SŬLĀSŬT TŪL KŪTŪŪB.*

A TREATISE

ON THE

MOMENTOUS CONTROVERSY REGARDING SALVATION PENDING BETWEEN CHRISTIANS AND MAHOMMEDANS :

IN WHICH

THE CURRENT UNFOUNDED TRADITIONS OF THE MAHOMMEDANS ARE REFUTED UPON A MULTITUDE OF PASSAGES

OF THE OLD TESTAMENT, THE NEW TESTAMENT, AND THE KORAN,

AND THE

ORIGINAL TRUTH OF GOD IS SUBMITTED TO THE ENQUIRER.

INSCRIBED

TO

The Erudite Mahommedans of Hindostan,

BY

WILLIAM ROBERTSON AIKMAN.

Madras—Anno Domini 1866 : *Hejra* 1283.

* The Three Books.

SULASUT TUL KUTUUB

رسالہ

ثلثۃ الکتب

جو عیسیوں اور محمدیوں میں جاری ہیں

بحثِ اہمِ نجات کے بابمیں اور جسمیں روایاتِ عام و بے دلیلِ محمدیان

توریت و انجیل و قرآن کے بہت منتخبات سے

فاش ہو کر رد کئے گئے ہیں

اور کلامِ اصلی اللہ روبروئے طالبِ حق گذرانا گیا ہے

بطور ہدیہ

علما و فضلائے محمدیانِ ہند کی خدمت میں

ولیم ہبرتسن ایکن سے

گذرانا گیا۔

۱۲۸۳ ہجری اور ۱۸۶۶ عیسوی

دار الحکومت مدراس میں

چھاپا گیا

اطلاع نامہ

جانا چاہئے کہ اِس رسالیکے دیباچے اور پہلے باب مین لکھا گیا ہی کہ یہ کُتب جنکی تعلیم یہاں ازمایش کی جاویگی سو توریت و اِنجیل و قرآن ہین ناظرِ محمدّی یقیناً عجیب جانیگا کہ مقاماتِ مذکورہ مین ذکرِ زبور نہین ہی وجہ اسکا یہی کہ وہ کتابِ مقدس اور دوسرے انبیائے عبرانی پر نازل ہوے سو کُتب داخلِ توریت ہین کیونکہ یہود اپنے کُتب کے مجموعہ مقدسہ کو لقبِ عام کے سبب یکھا توراہ✤ ملقب کئے ہین پس محمدّی پر یہ ظاہر ہوویگا کہ اِس رسالے مین مندرج ہی سو بحث ملاحظہ کرنے سے واضح ہوگا کہ کتابِ زبور کے بہت سے منتخبات بطور شہادت اُسمین گذارے گئے ہین

✤ یعنی تعلیم یا شریعت اُس سے لفظِ توریت نکلا ہی۔

دنیا میں بہت سے مذہب ہیں پر فقط ایک ہی جو از طرف الہی ہی علاوہ بہت سے کتب موجود ہیں جو
راہ نجات کو فاش کرنے کا دعوی کرتے ہیں لیکن انمیں سے فقط ایک ہو سکتی ہے کہ فی الحقیقت اس راہ کو
دکھلاوے مذہب میں بھی بہت سے فرقے ہیں اور انکے بتان بیشمار انمیں فقط تین خدائے واحد ولا شریک
کی عبادت کرتے ہیں یعنے عبرانی و عیسوی و محمدی یہ فرقے بالاتفاق خدائے واحد ولا شریک کی عبادت
کا دعوی کرتے ہیں۔ شاید سمجھا جاوے کہ اسکی بندگی مقبول ہے باہمیں متفق ہوں خصوصاً راہ نجات پر ایکدل
ہو ویں پر یوں نہیں ہے غرض انکے تفاوتیں قطبین کے سے بھی جدے جدے ہیں۔ ان تفاوتوں کا سبب یہی ہے
کہ دنیا میں تین کتاب جو آسمانی ہونے کا دعوی کرتے ہیں سو موجود ہیں یعنے توریت و انجیل و قرآن انمیں سے
عبرانیاں فقط پہلی کتاب کے الہام کو قبول کرکے باقی دو کتبیں رد کرتے ہیں عیسویاں پہلے دو کتاب کو قبول کرکے
صرف آخر کتیں رد کرتے ہیں پر محمدیاں فقط کتاب اخیر سے معتقد ہیں اگرچہ وے پہلے دو کتاب کے الہام کا
اعتراف کرتے ہیں تاہم سمجھتے ہیں کہ یے کتب کتاب اخیر سے بہت روز کے آگے منسوخ ہو گئے ہیں اللہ تعالی نجات

انسان کے لئے فقط الٰہی راہ مقرر کرنے سے ظاہر ہے کہ فریقین کو مذہب رد و باطل ہوں بلکہ اندیشہ ہے کہ دو فرقے ہوگئے
یہاں اُن میں سے کسی ایک پر ہو تو ٹھہرا اُنکے بغیر ہم کہیں کہ اُنکی بہتری نیکی و خوبی ابدی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ حق
پر لائے جاویں پر جس وقت کہ کسی قوم کی ایمانی و عادتی سے ہووے قبول کرتے ہیں کتاب و کتب سے نکلتی تو ظاہر
ہے کہ جبتک کہ کتاب یا کتب جو اُنکو فریب دیتے ہیں و تشریح کر خدا کے کلام کے خلاف ثابت نہ کئے جاویں تب تک اُنکو
اُن ہواؤں سے باز رکھنا ممکن نہ ہوگا لہٰذا ہم اِس رسالے میں دریافت کئے جانے کے لئے نیچے آنیوالے سوالِ اہم کو ٹھہرانا
مناسب جانتے یعنے اُن مذہبوں کو جنکو کسی باطل ہے بلکہ نجاتِ روح کی خاطر کونسی کتاب بنی آدم کی ہادی حقیقی ہے
اِس سوال کو حل کرنے بلکہ نجات کی حقیقتِ اصلی کو ٹھہرانیکے لئے رسالہ ثلثۃ الکتب تصنیف کیا گیا ہے

۲- اِسطرح کے مقدمہ اہم کی دریافت کرنے میں ہر ایک ذی فہم معلوم کریگا کہ حجت صرف سچوتی و شہادت
کے مطابق کی جاوے خودغرض و متعصب اشخاص کے روایاتِ بے سند و گفتارِ بیہودہ ہوشیاری تمام رفع کی
جاوے بلکہ کچھ بھی جو سندِ الٰہی یا دلیلِ معتبر سے ثابت نہ ہو سو داخل نہ ہونے پاوے اِس غرض و رعایت کو ٹھہرانیکی
خاطر مصنف حجت کو شروع کرنیکے قبل اپنی اور ناظرِ محمدی کی ہدایت کے لئے چند قواعدِ ذیل دستور ٹھہرانا
مناسب جانا امید کہ وہ اُن سب قاعدے کے موافق حجت کیا کرتا ہے پایا جاوے پس التماس کرتا ہے کہ حقیقت
سچوتیاں و دلایل صرف بے شمار نہیں بلکہ قابل کرنیوالے و قطعی ہوں تو لائق نہیں کہ کوئی فریقکے تعصب و دلسوزی کے
خلاف ہونیکے باعث پوشیدہ رکھے جاویں کیونکہ اِسطرح کے دریافتوں سے ارادہ یہی ہے کہ ہم اُن تعصبوں و سہووں
کو جو ضلالت سے روح میں پیدا ہو کر جہالت سے قیام پائے ہیں شکست فنا و دور کریں پس ہمارے ناظرینِ محمدی کو
معلوم ہووے کہ مصنف دلسوزی قوم پر نظر رکھکر خدا کے کلام کو بہت آتا ہے بلکہ جہاں کہیں ضلالت دیکھا پایا
اُس سے مقابلہ کرتا نہ اِس ارادے سے کہ دوسروں کے دلکو رنج پہنچاوے مگر اِسلئے کہ ضلالت مضر ہے بلکہ نیست

اُسکی خوبی روحانی کے خلاف پائی جاتی ہے بیشک تیرِ محبت اپنی صحبت کے وقت کبھی کبھی پڑھنے والے کے دلسے
جا لگیگی پر امید مصنف یہی ہے کہ وہ اپنی مہربانی سے یاد رکھیگا کہ کبھی قصداً اُسکے دلپر نہیں چلائی گئی مگر عوضِ
ضلالت پر اور خدا چاہے تو یقیناً اُسی کے دلپر لگیگی

۳ اگر اِس رسالے میں مندرج ہیں سو دلایل یا کوئی دلیل کامل نہ ہو یا اُنکو
اُستوار کرنیکے لئے گذاری گئی سند معتبر و معقول نہ نظر آوے تو ناظرِ محمدی یا اُسکے مرشدوں کو حق ہے کہ رد کرنا
مشکل نہ ہوگا کیونکہ ضلالت ہمیشہ حقیر ہے بلکہ اکثر جیسی حقیر ویسی قابلِ رد ہی اور بعد ہر چند دراز روبرو ہے کلامِ الٰہ
نہیں ٹھہر سکتی لہذا اگر پڑھتے وقت اِس رسالے کی کسی جگہ میں کوئی لفظ بے انصاف و عداوت سے یا بے حقیقت
و طرفداری سے لکھا گیا ہی سو پایا جاوے تو مصنف سب سے جنکے دل پر رنج پہنچیگا کہتا کہ وے بہ لیاقت و صفات
تمام اُسکو حقارت و لعنت ہونیکے لایق بتلا دیں پر ایک محمدی جانے کہ رسالۂ ثلثۃ الکتب اگرچہ حجم میں خفیف
نہو تو اپنے ردِ خاص کی دعوت کرتا ہی

۴ تا نیا کہا جاے کہ وہ کتاب جو الہامِ الٰہی سے دی گئی ہے اور وہ
مذہب جو خدا سے افشا ہوا ہی سو جواہرات بلکہ خزانۂ شاہی سے بیش بہا ہے پر ایسی نعمتِ عظمیٰ رکھنے کے
باعث متصرف کو لازم ہی کہ اپنی تمام قدرتِ معقول و منقول سے اُسکی حفاظت کرے کیونکہ اُس مذہب کے بابمیں
جو اُسکے پیروانِ خاص سے حفاظت کے لایق نہ سمجھا جاوے سو غیر لوگ کیا کہینگے البتہ اُسکی تضییع کے لایق
نہیں کہ اُسپر نظر رکھے کوئی ذی فہم اُس سے کیا کم سمجھ سکتا غرض اگر کوئی مذہب معتبر و حقیقی ہو تو اُسکا بہا کائنات
سے بڑھکر ہی کیونکہ ہماری زندگی بلکہ زندگی ابدی اُسی سے ہی اور یہ باعث انسان اور شیاطین کے حکمتوں سے
ہوشیاری تمام محفوظ رکھا جاوے برعکس اُسکے اگر معتبر و حقیقی نہو تو ہمارے قدموں تلے ہی سو مٹی سے کم بہا ہی

بلکہ زہر سے بھی مہلک تر ہی کیونکہ روحِ انسان کو نجات کے مقدمہ اہم میں فریب دیکر زیادہ غضب میں گرفتار کرتا ہی
پس یہاں کیا وجہ معقول ہی کہ یہ ایک مذہبِ ناحق ظاہر کیا جاوے کیا سبب جو ایسے ہیں فاش ہوکر نامعتبر و مضر ثابت
نہ کئے جاویں اور وہ جو بنیادوں کو توڑکر انکی زرگی کو مٹی میں ملا دیتا کیا خالق و خلقت کی خدمت کو
بوفاداری تمام نہ بجالاتا ازین باعث اگر اِس رسالے سے ثبتی پاتا ہی سو مذہب مصنف جسے سر کیا معتبر
و حقیقی ہو تو محمدیان متفق ہوکر فصاحت و بلاغت بلکہ حجت و حقیقت کے زور سے اسکی بطلان کو ثابت کریں
پس ایک محمدی جانا چاہیے کہ رسالۂ ثلثۃ الکتب اگر باطل ہو تو صرف اپنے ردِ خاص کی دعوت نہیں بلکہ
دعوی بھی کرتا ہی

۵ اِس رسالے کو اقوامِ ہند کے ایک قومِ فہیم کی دریافت کے لئے گذرانے میں مصنف اس قوم
کے قابل و فاضل صاحبوں سے یہہ التماس کرتا ہی کہ وہ اور سب خدا ترس انگریز بہت تامل سے سمجھیں کہ محمدیان صرف
آپ معتقد ہیں سو کتاب کے مضامین سے انجان نہیں رہتے ہیں بلکہ توریت و انجیل کے مطالب سے بھی چشم پوشی
اختیار کرتے ہیں سچ ہی کہ بہت سے محمدیان اس کتاب کے مضامین سے جس پر وے اعتقاد رکھتے اور اپنے ارواح کو
خطر میں ڈالتے ہیں بالکل واقف نہیں ہیں اگرچہ وہ کتاب چند سال سے ترجمہ ہوکر زبانِ ہندی میں لکھی جاتی
ہی تا بر خواندگان بہت کم نظر آتے ہیں حتی کہ اکثر محمدیان وے حسین کو قبولتی اور اسکو رد کرتی سو بالکل
نہیں جانتے یا اُن اُس فرقے میں بہت تھوڑے پہچانتے ہیں کہ محمد مصطفے عیسیوں میں مروج ہیں سو کتبِ مقدسہ کو
کسقدر قبولتا ہی لہذا مصنف ان سے انجان لوگ کی اطلاع کے لئے یہاں قرآن کے چند منتخبات کو امثال
کے سی لکھا دخل کرنا مناسب جانا اتا اگر محمدیان قرآن کے اقرار و سے بالکل واقف نہیں ہیں تو نیز کتبِ
مقدسہ کے مضامین سے بھی آگاہی نہیں رکھتے ہیں حق ہی کہ ان انگریزی مکتبوں کے سوا جہاں چند شاگردان توریت

و انجیل کو دوسری کتب کی طرح دیکھا پڑھتے ہیں باقی محمدیاں سمجھے گئے کتب بار اٹھا کر پڑھنے کے لائق نہیں ہیں پس وے بچپن سے
سکھلائے گئے تھے سو روایات کی نا راستی کو تحقیق کرنے کی خاطر واسطہ بالکل رکھتے نہیں ہیں ہم خصوصاً نیچے آنیوالے
دو باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں اول وہ روایت عام جو اُنمیں جاری ہے کہ زبور توریت کو منسوخ کرنے
نازل ہوئی انجیل زبور کو و قرآن انجیل کو دوم وہ تصورِ باطل وے بے دلیل کہ کتبِ مقدسہ یہود و عیسیوں کے
ہاتھ سے تبدیل ہو کر نامعتبر ٹھہرے ہیں اگر وے اُن کتب کے مطالب سے آگاہ ہوتے تو ایسے خیالاتِ طفلی
کو ایک لحظہ نہ آنے دیتے مگر جبتک کہ وے کتبِ مذکور سے انجان ہیں تب تک اعتراض کے سوائے ہر ایک سہو کو
اختیار کرینگے کیونکہ کلام اللہ کیا ہے سو تحقیق کرنیکے لئے اُنکو واسطہ بالکل نہیں ہے جبتک تاریکی میں ٹہلتے رہینگے
بلکہ مرنیکے وقت بھی تاریکی میں گرفتار ہو کر مقامِ ابدیت میں داخل ہوونگے تاکہ وے دار العدالتِ الٰہی
جہاں خوشخبری نجات کام نہیں آتی بلکہ اُمیدِ رحم منقطع ہے افروختہ ساخت کو پہنچیں محمدیونکی یہہ حالت لائقِ
افسوس ہونیکے باعث رسالہ ثلثۃ الکتب اُنکو قرآن سے دوسرا توریت و انجیل سے چند دلایل گذارتا ہے
جن سے گو کہ نادر نظر آتا ہے تاہم معلوم ہوگا کہ قرآن بائبل عیسیونکی معتبری کو ثابت کرتا ہے بلکہ محمد مصطفےٰ
خود نجاتِ عیسےٰ مسیح پر گواہ ہیں پس ناظرِ محمدی جاننا چاہئے کہ رسالہ ثلثۃ الکتب ان دعووں کو خوب ثابت
کریگا نہیں تو ہر ایک صاحبِ منصف مزاج کی حقارت کو قبول کریگا۔

۶ یہاں اور ایک بات لایقِ ذکر ہے اور وہ حقوقِ انسان بلکہ آدم زاد سے آدم
زاد کو لازم ہے سو انصاف کے باہمی ہے چنانچہ مختاری قلب حقوقِ انسان میں عزیز تر ہے جسکے ساتھ
مختاری جسم کا مقابلہ ہو کر ہیچ معلوم ہوتی ہے اگر یہہ نعمت بجبر چھینی جاوے تو روحِ انسان کیلئے صرف
محکومی کا میں باقی رہیگی کیونکہ اگر روح اسکی عقل و دانش کے بغیر کارِ ضلالت میں مجبور کی جاوے تو اپنی حقارت

خاص میں گرفتار ہوتی ہی بلکہ خدا کے حضور میں زیادہ جوابدہ ٹھہرتی ہی جو اس سے آدمی اپنے ہمجنس پر کر سکتا ہی مضرتوں میں کوئی شک نہیں ہی اما ہندوان بلکہ چند مسلمانان ہیں جو وقت کہ انکے اقارب اور دوستان کلام الہ کو تحقیق کرنا شروع کرتے ہیں تو انکو روکنے کے لئے بدسختی و بے مروتی تمام ستاتے ہیں اس سے زیادہ ظلم و ستم نہیں ہی بلکہ کچھ بھی چیز آخرکار اس سے زیادہ لا حاصل و نکمی نہیں ہو سکتی وہ زبردست ہی سو اس سے معلوم ہوتا ہی کہ روز قیامت کوئی اپنے ہمجنس کا جوابدہ نہیں ہو سکیگا نہ خدا کو اسکی روح کی خاطر کفارہ دے سکیگا چونکہ روز قیامت کوئی اپنے بھائی کے واسطے جوابدہ نہ ہو سکیگا بلکہ ہو سکے تو وہ کبھی راضی نہ ہووے حیات میں اسکو دلیل و حق شناسی و حقیقت کے خلاف مجبور کرنا کیسا بڑا ظلم ہی ایسی تعدی و زبردستی پر لعنت ہو یہہ بت پرست کی علامت صحیح ہو سکتی ہی پر محمدی جو خدا کی پہچانت کا فخر کرتا ہی بلکہ تخت سماوی کو دیکھکر اسکے بیٹھنے والے کو عادل سمجھتا ہی سو وہ اس سے دور ہووے وہ جو اسطرح قاعدہ انصاف کے خلاف کرتا ہی کیا وہ سمجھتا ہی کہ آپ خود خدا کی عدل سے بچیگا علاوہ اپنے ہمجنس سے اس حق عزیز کو چھین لینے سے بہ نفر گویا تمام دل میں بلکہ کہتا ہی کہ خداے عادل نہیں دیکھیگا بلکہ حاکم جہان اسکا بدلہ نہیں لیگا کیا۔

اما لائق لحاظ ہی کہ تواریخ و تجربہ بالاتفاق دکھلاتے ہیں کہ کلام الہ اور قدرت روح القدس کے تعرض کرنے کے لئے ظلم و زبردستی کفایت نہیں کرتی ہی کلیسیا٭ مسیحی کے ابتدا میں شہنشاہان روم

٭ لفظ کلیسیہ یونانی سخن ایکلیسیا سے نکلا ہی اور عموماً عبادتگاہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہی پر معنی اصلی امت مسیح ہی پس ناظر خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ اس کتاب میں لفظ مذکور کبھی عبادتگاہ کی خاطر نہیں بلکہ ہمیشہ اہل انجیل کی معنی پر مستعمل ہی۔

اُسپر گئے سو کثرتِ ظلم و زبردستی کی طرف ہم ایک لحظہ متوجہ ہو ویں پس کیا دیکھتے ہیں کہ ہزارہا بلکہ لاکھوں عیسویان بُت پرستوں کی عداوت سے بعذابِ شدید ہلاک ہوتے گئے تھے مگر دوسرے ایسا جلد نمود ہوئے کہ اُنکے ہلاک کرنیوالوں کی سنگدلی و خصومت اُنکو نیست و نابود کرنے کے لئے کفایت نہ کی یہانتک کہ آخر کلیسے میں یہہ معما ٹھہرا بلکہ اُس سے اعدائے کلیسیہ کی ندامت نکلتی تھی یعنی خونِ شہدا موجب ترقی کلیسیہ ہے پس ستانیوالوں کو معلوم ہوا چاہئے کہ کتابِ ثلثۃ الکتب اُنکو یہہ عبرت دینے آئی ہے کہ وے یقیناً خدا سے اپنے ظلم و تعدی کا بدلہ پاوینگے مگر اِسی اثنا میں اُنکی عداوت کلام اللہ و قدرتِ روح القدس کو روکنے نپاویگی۔

۷۔ انصرام میں مصنف محمدیانِ باربک بین کے روبرو نیچے آنیوالی بات کو جو اُنکی فکر و تامل کے لایق ہے سو گذارا چاہتا ہے یعنے جیسا دنیا میں شناخت سے قدرت میسر آتی ویسا ہی کارہائے روحانی میں بھی ثابت ہوتی ہے پس کارہائے دنیوی میں ایک لحظہ اُسکی قدرت پر نظر رکھیں مثلاً جس وقت کہ شناخت سے ولایتی جہازراں اپنے تیز رو دخانی جہاز میں بیٹھکر تھوڑے عرصے میں دنیا کے اطراف چلے جاتے ہیں ملاحان اپنے کم قسموں کو بدقتِ تمام اپنے کنارے پر مارتے ہیں سو تو جو نمیں ڈھکیلے رہتے ہیں در حالیکہ شناخت سے اہلِ انگلستان بذریعہ تارِ برقی صدہا کوس بلکہ دریا کے اندر ہزارہا میل تک ایک آن کی آن میں پیغام بھیجتے ہیں اکثر گروہ ہنود ابتک سمجھے کرنا نہیں جانتے ہیں شناخت سے بھی ستارگان میں راہ میں نول سیر کیا ہو جاتے اور عجائباتِ برجِ سماوی تلاش کئے جاکر پہچانے جاتے ہیں اسیطور سے کلامِ الہام کی شناخت سے یہود کی بت پرستی و مکرِ اماموں و دروغِ انبیائے ناحق مفہوم ہوتا ہے بلکہ خدا کے فضل و کرم سے روحِ

* روح القدس تثلیث المقدس کی تیسری ذاتِ پاک ہے اور وہ وہی ہے جو انبیا پر کلام کو نازل کیا بلکہ اپنی قدرتِ الہیہ سے اُس کلام کو دلِ انسان میں موثر کرتا ہے

انسان بخشائشِ عصیان و نعمتِ حیاتِ ابدی کو حاصل کرتی ہی پر اللہ تعالیٰ روحِ انسانکی نجات کے لئے جو نبیوں
و انبیاے عبرانی و عیسے مسیح کے وسیلے سے افشا کیا ہی سو تعلیمات کے بابمیں محمدیان کبھو جہالت اختیار کرتے
ہیں خدا نخواستہ کہ آئندہ ایسا ہی ہو مبادا کہ وے خود اختیار کئے سو جہالتکے باعث زیادہ غضب میں
گرفتار ہو جاویں پس سارے محمدیان جنکے ہاتھو نمیں رسالۂ تثلیثۃ الکتب آویگا جاننا چاہئے کہ یہہ کتاب کسی کو
ایسی ترغیب نہیں دیتی ہی کہ اُسکے مسئلے کو اندھے پنے سے قبول کرے پر کتاب ہذٰا کو رو و ستانہ پیامبر کے رکھا
محمدیوں سے مجوز ہو کہتی ہی کہ وے نجات کے مقدمے کے بابمیں اللہ تعالیٰ افشا کیا ہی سو ہر ایک حقیقت
کو بصحتِ تمام تحقیق کریں تا ایسا کرنے سے وے عیسویوں و محمدیوں میں جاری ہی سو حجت کا انفصال
کرنیکے لئے شہادتِ معقول جو انکو آگے کبھی میسر نہ آئی تھی پاوینگے۔ اور خدا کے فضل سے نجات کی نعمتِ عظمیٰ
سے محروم نہ ہوویں

اب رسالۂ تثلیثۃ الکتب کے ناظرین کو حفاظت و شفقتِ ایزدِ تعالیٰ پر سونپکر مصنف بعجز و نیاز
و بجبرِ تمام انکے لئے روح القدس کی تائید✝ و ہدایت کا منتظر رہتا ہی کیونکہ فقط اُسیکی تائید سے کلامِ اللہ روحِ
انسانکی نجات کے لئے موثر کیا جاتا ہی۔

✝ قدرتِ روح القدس کے بغیر کسی کا دل ملایم ہو کر ہدایتِ توبہ و نعمتِ ایمان نہیں پاتا۔

پہلا باب

نجاتِ اصلی الٰہی کی بے تبدیلی اور بے ثباتی کی علامتِ قطعی کے بیان میں اور محمدیوں میں جاری
ہے سو رد اس کا کہ ✠ تعلیماتِ توریت قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں باطل ثابت ہونے کے باب میں

خدائے واحد و لاشریک کی عبادت کرنے والے فرقوں کے تین کتاب ہیں یعنی توریت و انجیل و قرآن
اُن میں سے ہر ایک کتاب کا یہی دعویٰ ہے کہ میں خلق اللہ کو معبودِ حقیقی کی حقیقت بلکہ وہ راہِ نجات کی معرفت
سے خدا گنہگاروں کو بخشکر بہشت میں داخل کرتا ہے سو دکھلاتی ہوں۔ توریت عبرانیوں کی کتاب ہے
انجیل معہ توریت کتابِ عیسویان ہے اور قرآن مسلمانوں کی۔ اُن فرقوں میں سے ہر ایک فرقہ بجرأت تمام
مباحثہ کرکے کہتا ہے کہ اپنی کتاب حق ہے بلکہ الہامِ الٰہی سے دی گئی تھی پر اُن کتب میں سے ایک کتاب دوسری
کے ساتھ عینِ اختلاف رکھنے کے باعث واضح ہے کہ وے سب الہامِ الٰہی سے نہیں ہو سکتے کیونکہ
اللہ تعالیٰ مبدائے مختلفات نہیں بلکہ چشمۂ فضل و کرم ہے پس یہ مقدمہ انسانکی روحِ لایزال کی نجات سے

✠ یہ تعلیمات زبور و کتبِ انبیا و انجیل سے قایم و استوار کیے جانے سے ظاہر ہے کہ اُنکے
منسوخ ہونیکے باب میں محمدیان کرتے ہیں سو دعویٰ صرف اُنکے باعث ہو سکتا ہے

منسوب ہونیکے باعث ہم اُمید رکھتے ہیں کہ نیچے آنیوالے سوال کی دریافت محمدیوں کو دلکش ہوگی یعنے اُن
کُتب میں سے کونسی کتاب باطل بلکہ نجاتِ روح کی خاطر کونسی کتاب بنی آدم کی ہادیٔ حقیقی ہے۔

اِس سوال کے جوابِ راست پر لکھو کہا خلق اللہ کی خوبی ابدی متعلق ہونے
سے مباحثہ بعجز و نیاز آغاز کیا جاوے یہہ مقدمہ ایسا سنجیدہ ہے کہ اُس سے غافل ہو کر بیہودہ گوئی کرنا بالکل
مُناسب نہیں اور وہ جو حماقت کو کام فرما کر یہہ جھگڑا ایسے سوال سے آخرش دیکھیگا کہ خود اپنی روح کی مضرت
و تباہیٔ ابدی اختیار کیا ہی غرض اگر خدا کا گناہ کرنا مقامِ خوف و خطر ہے اور خدا تعالیٰ بے نجات گنہگاروں
کا انصاف کرکے فتویٔ شدید ٹھہرایگا اور شریروں کی خاطر اسفل السافلین تیار ہے جسمیں وے یقیناً سزائے
بے نہایت پاوینگے اور گرفتار تاریکی ہونگے اور آفتابِ اُمید کا شعاع کبھی اُنکے دل پر نہ پڑیگا اور ابد تک نالہ
و زاری اور دانت چابنے کے سواے اور کچھہ باقی نہیں رہیگا پس یقین ہے کہ اوپر ٹھہرائی سوال پر جھگڑا
کرنا بالکل غیر مُناسب ہے بلکہ بجز ہوشیاری تمام دریافت کرنے و شوقِ دل سے ہدایت چاہنے کے دوسری
کوئی حرکت بجا نہیں اے پروردگار ہر ایک حقیقت جو میری سمجھہ میں نہیں آتی ہے تو سکھلا تیرے روح القدس
کی تجلی سے مجھے روشن دل بنا بلکہ رازِ نجات کو مجھہ پر ظاہر کرکے دمِ اخیر تک راہِ راست پر ہدایت کر۔

حجّتِ بیفائدہ کو روکنے بلکہ اوپر ٹھہرائی سوال کا جوابِ راست حاصل کرنے
کے لئے ہر ایک طالبِ فہیم معلوم کریگا کہ جُستیوں کی ہدایت کے لئے نیچے آنیوالے تین قاعدے کو ٹھہرانا لازم ملزوم
ہے۔

۱ نجات کے مُقدمہ اہم میں شہادتِ معتبر یا دلیلِ معقول کے بغیر کوئی بات قبول نہ کی جاویگی
۲ شہاداتِ الٰہی کامل ہونے کے باعث علانیہ ظاہر ہو کر دلائل قطعی ٹھہرائے جاوینگے۔

۳۔ نجات کے مقدمہ اہم میں تعلیم بے سند بلکہ مذکورشہ ذات الٰہی سے اختلاف رکھتی ہی سو تعلیم جھوٹی اور ساختہ انسان ٹھہرائی جائیگی۔

ہمکو یقین ہی کہ ثلثۃ الکتب کا ہر ایک ملاحظہ ہوشیار ان قواعد معقول کے مطابق دریافت کرنے راضی ہوگا بلکہ یاد رکھیگا کہ چند روز کے بعد ہم سبکو تخت الٰہ کے روبرو حاضر ہونا پڑیگا صرف اسلئے نہیں کہ اپنے جسمانی گناہوں کے جوابدار ہوں بلکہ خدا ہمکو دیا ہے سو آگہی کے قابوونکی جو ترقی دیویں وے جو اسکو دیتے گئے تھے سو ان قابوؤں کی حقارت کرکے کلام الٰہ کے عوض روایات انسان کو اختیار کیا ہی بلکہ خدا کی ہر ایک عبرت کے برعکس روشنی سے تاریکی کو و حیات ابدی سے موت کو قبول کیا ہی سو اسرور اپنے کو مقام خوفناک میں دیکھیگا وہ شخص یقیناً اپنی غروری و عناد کا ثمرہ تلخ بکثرت پاویگا بلکہ دوزخ میں اپنے رفیقوں سے زیادہ اعتراف کریگا کہ میں عمداً و قصداً اپنا خون اپنی گردن پر لیا ہوں

اب ہم اوپر ٹھہرے سو قواعد کے بموجب مقالات مفصل جو ہر ایک محمدی حق شناس کو معاً قبول کرنا پڑیگا سو گذارکر بحث کتب شروع کرینگے ہیم ان مقالوں میں سے ہر ایک پر ایک وجہ معقول بتلاکر ان سبکو فرقان کہلاتی ہی سو کتاب سے ثابت کرینگے پس وے سات مقالے نیچے مذکور ہوئے ہیں

اعیسیوں او محمدیاں بالاتفاق اعتراف کرتے ہیں کہ کتب موسوی ✠ کلام الٰہی ہیں پس وے کتب مناظرہ میں سب سے قدیم ہونے کے باعث بضرور نجات اصلی الٰہ انمیں مشتمل رہا چاہیئے۔

ا دلیل یہہ ہی کہ بنی آدم جیسے ان دنوں میں عاصی ہیں ویسے ابتدا سے گنہگار و محتاج نجات تھے لہذا انبیا

✠ توریت کے پنج کتب اولی کتب موسوی ہیں

میں کلام کو فاش کرنے سے خدا کا ارادہ جیسا اب ہی ویسا ہی ابتدا میں تھا یعنے کہ ارواح انسان راہ نجات پر

ہدایت پاویں پس معلوم ہوتا ہی کہ کتب موسوی میں نجات اصلی الہ مندرج ہی

۲ کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات اصلی الہ نہ تبدیل پا سکتی نہ منسوخ ہو سکتی

۲ دلیل یہہ ہی کہ ارادۂ الہی لا تغیر ہی خدا اپنے سارے ارادات کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہرا کر انکو تبدیل

کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص نہیں لیتا ہی پس وہ کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات

اصلی کو دانائی کامل کے مطابق ٹھہرا کر اسکو تبدیل یا منسوخ کرنے سے اپنی دانائی کی کاملیت پر الزام نقص لیگا

۳ کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات اصلی الہ قابل تبدیل نہ ہونے سے نبی برحق کی علامت

قطعی یہی ہی کہ وہ اس نجات سے متفق ہو۔

۳ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی لہذا اگر کوئی

شخص الہام الہی سے ذکر نجات کرے تو اسکی شہادت البتہ کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات اصلی الہ

سے موافقت رکھیگی

۴ کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات اصلی الہ قابل تبدیل نہ ہونے سے نبی ناحق کی علامت کامل یہی

ہی کہ اسکی تعلیم اس نجات سے مختلف ہو۔

۴ دلیل یہہ ہی کہ جو کچھ خدا سے نازل ہوتا ہی بضرور اسکے کلام سے موافقت رکھتا ہی پس واضح ہی

کہ اگر کوئی شخص الہام کا دعوی کرے اور اسکی تعلیم کتب موسوی میں فاش ہوی ہی سو نجات اصلی الہ سے

مختلف ہو تو علامت ناحق رکھتی ہی بلکہ جعلی ثابت ہونے کے لئے اور کوئی دلیل ضرور نہیں ہی۔

۵ عہد موسے سے انبیا کے دو جدے جدے فرقے ہوے ہیں جو مقدمۂ نجات میں الہام الہی سے تعلیم کرنیکا دعوی

گئے ہیں یعنے عبرانی و اعرابی

۵ دلیل یہہ ہی کہ اُن دو فرقوں کے تحریرات آج کے روز تک موجود ہیں چنانچہ فرقہ اول کی کتب توریت و انجیل کہلاتے ہیں و فرقہ دوم کی کتاب قرآن ملقب ہی اُن کتب کو آزمائش کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ مقدمہ نجات میں یہ دو فرقے الہامِ الہی سے تعلیم کرنے کا دعوی کرتے ہیں

۶ اُن دو فرقوں میں پہلا یعنے انبیائے عبرانی کتبِ موسوی میں فرما ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے عین متفق ہیں لہذا وے سب کے سب الہامِ الہی کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۷ دلیل یہہ ہی کہ انکے تحریرات کو کتبِ موسوی کے ساتھہ مقابلہ کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ وے اُن کتب سے موافقت رکھتے ہیں علاوہ اُن انبیا کے کتب سب کو میسر ہونے کے باعث طالبِ حق بار اُنھا کر پڑھنے سے اس سچوئی کو تحقیق کر سکتا ہی پس انبیائے عبرانی کتبِ موسوی میں فرما ہوی ہی سو نجات اصلی الہ سے موافقتِ کامل رہنے کے باعث خوب ثابت ہوتا ہی کہ وے سب کے سب الہام کی علامتِ قطعی رکھتے ہیں

۷ فرقہ ثانی کا نبی عربستان کتبِ موسوی میں فرما ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے صرف متفق نہیں بلکہ گستاخی سے تمام انکار کرتا ہی لہذا الہامِ الہی کی علامتِ صحیح بالکل نہیں رکھتا ہی۔

۷ دلیل یہہ ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کو سرسری آزمائش کرنے سے ظاہر ہی کہ نجات باب میں اُسکی تعلیم تعلیماتِ موسے سے بالکل مختلف ہی پس فرقان کتبِ موسوی میں فرما ہوی ہی سو نجاتِ اصلی الہ سے اختلافِ کامل رکھنے کے باعث واضح ہی کہ محمد مصطفی نبی عربستان بلاالہام ہی اگر صاف پوچھے تو نبی ناحق۔

اوپر تحریر کئے گئے سو سات مقالات ایسے سلیس اور قابلِ فہم ہیں کہ ہر ایک بچہ بھی انکو سمجھہ سکتا بلکہ ممکن نہیں کہ کوئی شخص باجو اس اُن سے منکر ہو جاوے انکو اتنے اختصار سے لکھنے کا

سبب یہی ہی کہ پڑھنے والا دیکھتے ہی بآسانی تمام قایل ہو جاوے۔ اب محمدیوں کی تعلیم کی خاطر ہم اُن
سات مقالوں میں سے ہر ایک کو قرآن کے مضامین سے ثابت کرینگے۔

ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ موسےٰ جو کلامِ الہ کا پہلا لکھنے والا ہی سو
پیدایشِ عالم کے بعد ۲۵۰۹ ویں سال میں بحکمِ الہٰی بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر دریائے قلزم میں سے بیابانِ عرب
میں رہبری کیا۔ اُسی سال اللہ تعالیٰ اُسکو کوہِ طور پر آنیکا حکم کیا وہاں ابر و جلال کے بیچ حضورِ خدا میں چالیس
دن تک رہا۔ اُس عرصے میں اللہ تعالیٰ اُسکی پیغمبری کو پوری کرنے بلکہ مقصد الکتاب انصرام کو پہنچانیکے لئے جیسا
مناسب جانا ویسا سکھلایا۔ یہ سبب اس نعمت کے وہ کتابِ ابتدائے کائنات یعنی کتابِ پیدایش کو لکھنے لایق
ہو گیا۔ وہ شخصِ اول تھا جو روح القدس کے الہام سے کلامِ الہ کو مرقوم کیا۔ مگر اُسکے کتب سے خوب
واضح ہی کہ وہ پیغمبرِ اول نہیں تھا کتابِ پیدایش دکھلاتی ہی کہ اُسکے عہد کے آگے نوح و اسحاق و یعقوب
خدا کے نام سے پیشگوئی کئے تھے پر اُنھوں کے پیشگوئیاں عہدِ موسےٰ تلک نہ لکھے گئے تھے پس زمانہ موسےٰ
کے قبل کوئی تحریراتِ آسمانی نہیں تھے۔ علاوہ کتبِ موسوی میں مذکور ہیں پیغمبروں کے آگے ہم دوسرے
کسی نبی کے بابت خبر نہیں رکھتے ہیں یہود جو عہدِ محمد کے قبل ۲۰۰۰ برس توریت کو بلکہ عیسائیوں جو زمانہ محمد کے
آگے ۶۰۰ برس انجیل کو رکھتے تھے موسےٰ کے پیشتر کوئی کلامِ الہ کا لکھنے والا تھا سو نہیں قبول کرتے ہیں اور
محمد بھی قرآن کے اکثر مقاموں میں اعتراف کرتا ہی کہ اپنے عہد کے قبل کلامِ الہ انہیں فرقوں میں مروج تھا چنانچہ
وہ یہود پر نبوت کے دعوے کو رد کرنے کے باعث بہ سختی تمام حرف ہر کر فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں
کہتا ہی یعنے اُنمیں سے جنکو کتاب دی گئی تھی بہت سے ہیں جو چاہتے ہیں کہ تم ایمان لانے بعد پھر بے ایمان کریں
اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے یقینا گو کہ تو اُن لوگ کو جنہیں کتاب دی گئی تھی سب طرح کے نشانیاں

بتلاوے تاہم وے نہ تیرا قبلہ قبول کرینگے نہ تو انکا قبلہ قبول کریگا۔ اسی بابت پر دوسرے کئی آیات موجود
ہیں مگر ان اعترافوں سے در گذر کر کے یقین ہی کہ فرقان کتب موسوی کے بہت منتخبات سے بنایا گیا ہی بلکہ
ظاہر ہی کہ محمد ان منتخبوں کے وسیلے سے اپنے تیں اطراف تھے نادان عربوں میں پیغمبر کے سے رکھا دکھلاتا تھا
چنانچہ موسےٰ کو وہ طور پر غیب ہوا سو وقت بنی اسرائل بچھڑا بنانے و پرستش کرنے میں گئے سو گناہ کا بیان کر کے
وہ فرقان کے ۲۰ ویں سورہ میں یوں کہتا ہی یعنے ہم تجھہ سے بیان کرتے ہیں ای محمد مقدمات جو قبل گذر گئے
تھے بلکہ ہم تجھے ہمارے یہاں سے ایک نصیحت دیئے ہیں ظاہر ہی کہ یہہ فقرہ صرف فریب دینے کی خاطر تصنیف
ہوا تھا کیونکہ کچھہ بچھڑے کا ماجرا بلکہ اور بہت سے منتخبات بھی کتب موسوی سے لے لیا تھا۔ سوائے اسکے یہہ بات
بھی خوب دیکھنے کے لائق ہی کہ محمد عہد موسے کے قبل کسی کتاب آسمانی سے آیات کو انتخاب نہیں کر سکتا ہی بلکہ
کتب موسوی میں جو کو ہیں سو پیغمبروں کے سوائے دوسرے کسی نبی کا ذکر نہیں کر سکتا۔ فرقان کا سرسری پڑھنے
والا بھی تاڑ لیگا کہ ادریس و نوح انبیائے اول ہیں جنکے باب میں محمد ذکر کرتا ہی پس یوں کہا جاوے کہ موسے پیغمبر اصلی
ہی جس سے آغاز آگہی الہی پہنچتی ہی نہ کہ وہ خود پہلا نبی تھا مگر اسکے کتب پہلے ہیں جنہیں اسکے عہد کے آگے نازل
ہوئے تھے سو نبوت کے باتیں لکھے گئے ہیں پس ہم اسبات کو ٹھہراتے ہیں کہ اوپر بتلائی گئی معنی کے موافق موسے
ساری نبوت کا اصل بزرگ ہی۔

موسے کا اسکا تواریخ دان اور ساری نبوت کا اصل بزرگ ہونے سے ہم دیکھتے ہیں
کہ فرقان میں وہ بہ عزت تمام مذکور ہوا ہی فی الحقیقت فرقان کتب موسوی کے منتخبات سے نصف بنایا جاتا
بلکہ اسکے دہمکیاں بھی موسے کے حقارت کرنیوالوں پر آئے سو بلیات کے ذکر سے مستحکم ہونے سے اگر محمد موسے
کا ادب نہ کرتا تو حیرت ہوتی تا۔ الغرض نادان عربوں میں محمد پیغمبر خدا ہونیکا دعوی کر کے بلکہ خدا موسے کے ہاتھہ سے

نازل کیا تھا سو بلیات رے عبدا ہمیشہ انکو قرانیکے وسطے بتلانے سے ضرور ہوا کہ وہ موسےٰ کی تعریف کرے
چنانچہ فرقان کے ۷ ویں سورہ میں موسےٰ کے بابمیں یوں لکھا ہوا ہی یعنے مذکور حواریوں کے بعد ہم موسےٰ کو ہمارے
نشانیوں کے ساتھہ فرعون اور اُسکے شہزادوں کے پاس بھیجے ہیں اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے
اللہ تعالےٰ کہا اے موسےٰ میں اپنے کاموں سے بلکہ تیرے ساتھہ کلام کرنے سے تجھے سب آدمیوں سے زیادہ قبول
کیا ہوں جو کچھہ کہ میں لاتا ہوں اُسکو قبول کر اور تو بھی شاکرینمیں کا ایک ہو۔ ۱۹ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی
موسےٰ کو قرآن میں یاد رکھہ کیونکہ وہ صادق و رسول نبی بلکہ حواری اور نبی بھی تھا اُسی طرح بلکہ اوپر
مذکور ہوا ہی سو وجہ سے محمدؐ موسےٰ کو خدا کا شارع قرار دیکر فرقان کے بہت سے آیاتمیں وہی شارع خدا
سے حاصل کیا کتوب شریعت کی فضیلت پر شاہدی دیتا ہی چنانچہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا
ہی یعنے کہہ موسےٰ لایا کتاب جو آدمیوں کے وسطے نور و ہدایت ہی اور جو تم (یعنے یہود) کاغذوں پر
لکھکر بعض باتوں کو مشہور کرتے اور بعض چھپا رکھتے ہیں سو کون نازل کیا اور تم محمدؐ سے وہی جو نہ
تم نہ تمھارے باپ دادے جانتے سکھلائے گئے ہیں کہہ خدا اُسکو نازل کیا۔ فرقان کے دوسرے سورہ میں بھی
لکھا ہوا ہی جبکہ ہم موسےٰ کو کتاب توریت جو نیکی و بدی کے درمیان امتیاز کرنیوالی ہی عطا کئے کہ شاید
تم ہدایت پاؤ وین مگر محمدؐ کتاب توریت کی فضیلت پر صرف شاہدی نہیں دیتا بلکہ وہ کتاب رحم و شفقت
الہ کو بتلانے کی خاطر نازل ہوی تھی سو قرار کرتا ہی لہذا معلوم ہوا کہ اُسمیں نجات اصلی الہ مندرج ہی۔
کیونکہ جب سو فت کہا گیا کہ کتاب توریت انزلہ براے ہدایت و رحم خدا سے افشا ہوی تھی وہ بات ایسی ہی جیسا
کہا گیا کہ اُسمیں نجات اصلی الہ مشتمل ہی۔ اس بات کے ثبوت میں دیکھا چاہئے کہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی
یعنے ہم بھی موسےٰ کو کتاب توریت دئے ہیں جو رستہ چلنے والوں کا قاعدہ کامل ہی اور سب ضروری باتونکا

فرمان بھی ہی بلکہ ہدایت و رحم ہی تاکہ بنی اسرائیل اپنے خداوند کا وصال یاد کریں۔ فرقان کے ۲۸ ویں سورہ میں یوں
لکھا ہوا ہی اور ہم نے موسے کو وہ اگلے پیڑیوں کو تباہ کئے بعد کتاب توریت دئیے تاکہ آدمیوں کے دل کو روشن
کرے بلکہ ہدایت و رحم کے واسطے کہ شاید وے تامل کریں۔ قرآن کے ان سارے آیات سے صاف معلوم ہوگا کہ
محمد قبول کرتا تھا کہ موسے خدا کا بندۂ حقیقی تھا بلکہ خدا اسکو دیا تھا کتاب توریت صرف فرمانبرداری کے لئے
نہیں بلکہ راہِ رحم و شفقت پر ہدایت کرنے کی خاطر تھی جن اقراروں سے واضح ہی کہ محمد ہمارے پہلے مقالے میں ٹھہرائی
گئی ہی سو بات کو یعنی کہ کتبِ موسوی میں نجاتِ اصلی الٰہ مندرج ہی بخوبی تمام تقویت دیتا ہی پس ہر ایک محمدی
جاننا چاہیے کہ اگر وہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب کا معتقد ہو تو لازم ہی کہ اس کتاب کی تعلیم کے موافق یہہ ایمان
لاوے کہ موسے صرف خدا کا پیغمبرِ حقیقی نہیں بلکہ اسکے کتب میں نجاتِ اصلی الٰہ مندرج ہی۔

یہاں تک نے تین باتیں بتلائے گئے ہیں اول یہہ کہ موسے نبوت کا اصلِ بزرگ
ہی جسکے کتب سے تمام علمِ حقیقت آغاز ہوتا ہی دوم یہہ کہ اسکو خدا سے دی گئی تھی سو کتاب توریت نجاتِ اصلی
الٰہ کی آشکار ہوالی ہی سیوم یہہ کہ محمد فرقان میں ان سچوتیوں کا مقر ہو کر ظاہری طور سے موسے کا تابعداری
کرتا ہی پس ناظرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہیے کہ فرقان بہت سے آیاتمیں اقرار کرتا ہی کہ کلامِ خدا جو انبیاے
صادق سے پہنچا ہی سو متبدل نہیں ہو سکتا چنانچہ فرقان کے ۶ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تیرے آگے پیغمبر لوگ
جھٹلائے گئے تھے لیکن وے اپنے خود جھوٹے ٹھہرنے اور ستائے جانے پر صبوری کئے یہاں تک کہ ہماری کمک انکو
پہنچی کیونکہ کوئی بھی نہیں جو خدا کے کلمات کو بدلا سکتا ہی۔ اسی سورہ میں دوسری ایک آیت یہہ ہی یعنے تیرے
خداوند کے کلمات حقیقت و انصاف میں کامل ہیں کوئی نہیں ہی جو اسکے کلمات کو بدلا سکے وہ سنتا اور
جانتا ہی۔ ۱۰ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی کلماتِ خدا میں تغیر و تبدل نہیں ہی۔ ۱۸ ویں سورہ میں بھی یوں

لکھا ہوا ہی یعنے تیرے خداوند کی کتاب سے وہ جو تجھے افشا ہوا ہی سو پڑھ کوئی نہین جسکو قدرت ہی کہ اُسکے
کلمات کو بدلا سکے یہان چار صاف صاف اعتراف موجود مین پہلا یہہ کہ نبی خدا فرمان الہی کو فاش کئے بعد
کوئی اُس فرمان کو نہین بدلا سکتا دوسرا یہہ کہ کلام خدا کامل ہی بلکہ کامل ہونے سے کبھی نہین بدلتا تیسرا یہہ
عدم تبدل کلام خدا کی صفت اصلی ہی چوتھا یہہ کہ کلام خدا تعلیم انسان کے لئے دیا گیا ہی نہ کہ بدلنے کے لئے
اُن سارے اقراروں سے یہہ بات ثابت ہوی ہی کہ کتب موسوی مین الہام الہی سے افشا ہوی ہی سو نجات
اصلی لا متبدل ہونے کے پیشتر آفتاب و مہتاب فانی ہوا چاہئے پس ظاہر ہی کہ ہم اپنے دوسرے مقالے مین ٹھہرائے
سو بات یعنے کتب موسوی مین افشا ہوی ہی سو نجات اصلی لا تبدیل اسکی منسوخ ہو سکتی فرقان سے صاف
صاف ثابت ہوتی ہی۔

ناظر محمدی ثانیاً بڑی ہوشیاری سے نیچے آنیوالے دو باتوں پر لحاظ رکھا چاہئے اول
یہہ کہ محمد معجزات تمام خود ہمارے تینوین مقالے مین مذکور ہی سو علامت نبی برحق رکھنے کا دعوی کیا کرتا دوم
یہہ کہ ہمیشہ اُسکو فکر و اندیشہ تھا تاکہ آپ ہمارے چوتھے مقالے مین ذکر ہوی ہی سو علامت نبوت ناحق رکھتا تھا سو
نہ سمجھا جاوے کہہ سکتے ہین کہ یہہ فکر و اندیشہ اُن جاہل عربوں کی مخالفت سے جو اسپر ایمان لا کر ستاتے تھے سو
نہین تھا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ وے کلام خدا سے آگاہ نہ ہو کر اسکے دعوئی ناحق کو تفتیش کرنیکی قدرت
نہ رکھتے تھے مگر یہہ فکر و اندیشہ مخالفت یہود سے تھا جو صرف اسپر ایمان نہ لائے بلکہ بہ نفرت تمام اسکے
دعوے کی حقارت کرتے تھے اسکو خوب معلوم تھا کہ وے زمانہ موسے سے کلام خدا کے محافظ ہو کر اسکو
باآسانی تمام فاش کر سکتے تھے۔ فی الحقیقت وے مدام فیشاہی کرتے آئے تھے از باعث وہ اُن سے اپنا کینہ
اور بغض پیدا کیا کہ زبیر سماہی سو دوسرے کسی فرقے سے نہ رکھتا تھا۔ لہذا ہم فرقان سے اکثر مقام مومنین رکھتے آئے

کہ جسوقت محمدؐ قومِ مذکور کے بابمیں دعویٰ کرتا ہی تو بدشتی تمام ملامت کرتا کیونکہ وے اُسکے وسیلے سے پہنچی تھی سو
تعلیم پر ایمان نہ لائے باوجودیکہ وہ بحرارتِ تمام دعویٰ کرتا تھا کہ وہی تعلیم موسیٰ اور دوسرے انبیا وانکی
نازل ہوا تھا سو کلام کو تقویت دیتی تھی وہ کیسی سرگرمی سے اُس دعوے کو ٹھہراتا تھا بلکہ اُسکو ٹھہرانے
سے اپنے تئیں ہمارے چوتھے مقالے میں مذکور ہی سو علامتِ نبوت ناحق سے بچانے کی خاطر کوشش کرتا تھا سو
ابکان دھر کر سنو چنانچہ فرقان کے دوسرے سوبمیں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اے بنی اسرائیل میری مہربانی جس
میں تمکو سربلند کیا یاد رکھو اور میرے ساتھ تمہارا عہد ادا کرو اور میں اپنا عہد تم سے بجالاونگا اور میری
تعظیم کرو اور میں نازل کیا ہوں سو وحی پر جو تم رکھتے ہیں سو کلام کو اثبات کرتی ہی ایمان لاو اور منکروں میں
سے پہلے مت ہوؤ۔ اُسی سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اور جسوقت کہ اللہ تعالیٰ سے اُنکو ایک کتاب آئی جو وے رکھتے
تھے سو کتاب کو اثبات کرتی تھی اگرچہ وے پیشتر منکروں کے خلاف فتح کی خاطر دعا مانگتے تھے تاہم جب وے کتاب
جسکو وے خدا کی کتاب جانتے اُنکے پاس آئی تو ایمان نہ لائے۔ اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے جسوقت کہ کوئی
اُنسے کہتا ہی کہ خدا نے نازل کیا سو کلام پر ایمان لاؤ تب کہتے ہیں کہ ہم اپنے پر نازل ہوا ہی سو کلام پر ایمان لاتے
ہیں اور جو اُسکے بعد نازل ہوا ہی سو رد کرتے باوجودیکہ وہ حق ہی بلکہ وے رکھتے ہیں سو کتاب کو اثبات کرتا
ہی۔ اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے کہہ جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہی کیونکہ وہ خدا کے حکم سے تیرے دل پر
قرآن کو اگلے افشا ہوا تھا سو کلام کو اثبات کرنے کے لئے نازل کیا بلکہ ایمانداروں کی خاطر ہدایت و خوشخبری ہی
جو کوئی خدا کا یا اُسکے فرشتوں کا یا اُسکے حواریوں کا دشمن ہی یقیناً خدا بھی منکروں کا دشمن ہی۔ اُسی سورہ میں
اور ایک آیت یہہ ہی یعنے اور جسوقت کہ وے رکھتے تھے سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے اُنکے پاس خدا کی طرف
سے حواری آیا اُنمیں سے تھوڑے جنکو کتاب دی گئی تھی کتاب اللہ کو نجانے سر کھا اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینکدیتے

تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے خدا کے سوائے کوئی خدا نہیں وہ زندہ و قایم بالذات ہے وہ کتاب
قرآن کو معہ حقیقت اسکے آگے ہوئی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے تجھہ پر نازل کیا ہے کیونکہ وہ آگے ہی توریت
و انجیل کو ہدایت انسان کے لئے نازل کیا تھا اور وہ فرقان† بھی نازل کیا ہے ۴ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا
ہوا ہے اے لوگو جنکو کتاب دی گئی ہے ہمسے نازل کئے سو وحی پر جو تم رکھتے ہیں سو کتاب کو اثبات کرتی ہے
ایمان لاو پیشتر اسکے کہ ہم تمہارے صورتوں کو ضایع کرکے گدی کے سر پیچھا بناویں ۶ ویں سورہ میں بھی اور ایک
آیت ہے یعنے یہہ کتاب جو ہم اسکے آگے ہوئی تھی سو کتاب کو اثبات کرنے کے لئے نازل کئے ہیں سو مبارک ہے
اور تجھے دی گئی ہے تاکہ تو دار الحکومت مکہ اور اسکے اطراف ہیں سو لوگ میں وعظ کرے ۱۰ ویں سورہ میں
بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہہ قرآن خدا کے سوائے کسی سے تصنیف نہیں ہو سکتا مگر اسکے پیشتر ہوئی تھی سو
وحی کا اثبات کرنیوالا بلکہ کتاب کا بیان کرنیوالا ہے اسمیں کچھہ شک نہیں بلکہ خداوند خلایق سے نازل ہے
۱۲ ویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے قرآن کو ایجاد نقل نہیں ہے مگر اسکے آگے فاش ہوئی تھی سو
کتاب کا اثبات کرنیوالا ہے اور یہہ ایک بابت ضروری کا بیان کرنیوالا بلکہ ایمانداروں کے لئے ہادی اور
رحم کرنیوالا ہے ان سارے آیات سے واضح ہوگا کہ قرآن کتب مقدس کو منسوخ کرنے کا دعوی نہ کرکے قایم
و اثبات کرنے کا دعوی کرتا ہے پس یہہ دو باتیں یعنے قایم کرنا اور منسوخ کرنا باہم یکدیگر مقابل ہونے سے
ظاہر ہے کہ اگر قرآن کتب مقدس کا قایم کرنیوالا ہے تو انکا منسوخ کرنیوالا نہیں ہو سکتا برعکس اسکے اگر
قرآن فی الحقیقت کتب مذکور کا منسوخ کرنیوالا ہو تو انکا قایم و اثبات کرنیوالا ہونا غیر ممکن ہے
ہم اوپر تحریر کئے ہوئے سارے آیات فرقان کو اس ارادے سے انتخاب کئے ہیں تاکہ

† لفظ فرقان کی معنی ہے یعنے نیکی و بدی میں فرق بتلانے والی کتاب۔

محمد مصطفیٰ اپنی تعلیم و دعوی تعلیمات موسیٰ و انبیاے عبرانی کے خلاف ثابت نہ ہونے کے لئے کسقدر فکر و اندیشہ رکھتا
تھا سو ناظرِ محمدی کو خوب واضح ہو ویسا ہی اسکو قرآن کی بہت آیات سے ظاہر کرکے ہم یہہ دعویٰ کرتے ہیں کہ محمد کا یہہ
فکر و اندیشہ ہمارے تیسرے اور چوتھے مقالوں میں مذکور ہوئی ہے سو بات کو ثابت کرتا ہے یعنے نبی برحق کی علامت
ضروری یہی ہے کہ کتب موسوی میں فرما ہوئی ہے سو نجات اصلی الٰہ سے متفق ہو برعکس اسکے نبی ناحق کی علامت
کامل یہی ہے کہ نجات مذکور سے مختلف ہے آیندہ اگر ضرور جانے میں یہہ نظر آوے کہ محمد کتب موسوی میں فرما ہوئی
ہی سو نجات اصلی الٰہ کے خلاف تعلیم کرتا ہے تو ہمکو بصفوت تمام اسکو نبی ناحق فاش کرنا ضرور ہوگا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئیے کہ فرقان محمد اور اسکے اگلے ہوے تھے سو انبیاؤں کے درمیان ایک
تفاوت لائق لحاظ دکھلاتا ہے چنانچہ بتلاتا ہے کہ پیش از زمانہ محمد سارے انبیاے برحق ایک قوم مخصوص سے پیدا
کئے گئے تھے بلکہ نعمت نبوت قوم مذکور کو دنیا کے باقی اقوام کے برعکس مستثنیٰ آئی تھی اسیواسطے قرآن کے پانچویں
سورۃ میں لکھا ہوا ہے خیال کر جسوقت موسیٰ نے اپنے لوگ سے کہا اے میرے لوگو خدا کی تمپر کیا عنایات یاد رکھو
چونکہ وہ تمہارے بیچ میں پیغمبران مقرر کیا اور تمھیں بادشاہان بھی تعین کیا اور یہی نعمت جو دنیا میں کسی دوسری
قوم کو نہیں دیا تمہیں عطا کیا۔ انبیاے عبرانی کے حق میں قرآن کا اظہار ویسا ہی ہے محمد کے بابمیں بیان میں فرق کرتا ہے
غرض اسکا ذکر اگلے ہوے تھے سو پیغمبروں کی جماعت عمدہ کی بہ نسبت نہیں کرسکتا چنانچہ ۹ ویں سورۃ میں یوں لکھا ہوا
ہے یعنے اب ہماری خاص گروہ سے تمکو حواری آیا ہے۔ اور ۱۰ ویں سورۃ میں بھی یوں ہی لکھا ہوا ہے کیا لوگوں کے آدمیوں کو
عجب ہی کہ ہم انہیں سے ایک آدمیکو اپنی مرضی بتلاتے ہیں ۱۶ ویں سورۃ میں بھی لکھا ہوا ہی ایک روز ہم ہر ایک قوم میں
انہیں سے ایک گواہ پیدا کرینگے اور تجھے ای محمد ہم ان عربوں کے خلاف گواہ کے لئے لاوینگے۔ ان علیحدہ علیحدہ آیات
سے خوب معلوم ہوگا کہ ہم اپنے پانچویں مقالے میں لکھ چکے ہیں سو بات فرقان سے ثابت ہوتی ہے یعنے عہد موسیٰ سے

سے انبیا کے دو جُدے جُدے فرقے ہوئے ہیں جو خدائے واحد و لاشریک کے نام پر تعلیم کرنیکا دعویٰ کئے ہیں

ناظرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ انبیا کے اُن دو فرقوں میں سے فرقہ عبرانی کے بابمیں

قرآن اقرار کرتا ہی کہ وہ موسے سے عین موافقت رکھتا ہی کیونکہ اُس کتاب میں لکھا گیا ہی کہ محمدؐ اُن سب کو قبول

کرتا ہی بلکہ اُنمیں کچھ فرق نہ لاکر آپ بھی سب پر ایمان لاتا ہی پس خوب واضح ہی کہ اگر انبیائے مذکور سے اُسمیں موافقت نہ رکھتے

تو محمدؐ سا عاقل شخص ایسا کبھی نہ کرتا چنانچہ سیپارہ فرقان کے دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور

اُس پر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اُس پر جو ابراہیم پر و اسمٰعیل پر و اسحاق پر و یعقوب پر و بنی اسرائیل پر

نازل ہوا اور اُسپر جو موسےؑ و عیسیٰ کو دیا گیا تھا اور اُسپر جو اُنکے خداوند سے پیغمبروں کو پہنچا تھا ایمان لاتے ہیں

ہم اُنمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم خدا پر سونپتے ہیں اُسی سورہ میں اور ایک آیت یہہ ہی یعنے پیغمبر اپنے خداوند سے

نازل ہوئی سو وحی پر ایمان لاتا ہی اور مومنان بھی اُسپر ایمان لاتے ہیں اُنمیں سے ہر ایک خداوند پر اور اُسکے فرشتوں

پر اور اُسکے کُتبِ مقدسہ پر اور اُسکے انبیاؤں پر ایمان لاتا ہی ہم اُسکے انبیاؤں میں کچھ فرق نہیں کرتے ہیں

تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہو کہ ہم خدا پر اور اُسپر جو ہم پر نازل ہوا ہی ایمان لاتے ہیں اور اُسپر جو

ابراہیم و اسمٰعیل پر و اسحاق پر و یعقوب و بنی اسرائیل پر نازل ہوا اور اُسپر جو اُنکے خداوند سے موسےؑ و عیسیٰ و پیغمبروں

کو دیا گیا تھا ایمان لاتے ہیں ہم اُنمیں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسپر سونپتے ہیں پس فرقان انبیائے عبرانی کے بابمیں

و نیز موسےؑ سے اور اُسمیں عین موافقت رکھتے ہیں سو قبول نے سے ہمکو لازم ہی کہ یہاں ایک لحظہ توقف کر کے یہہ سوال

کریں کہ موسےؑ اور اُسکے پیچھے ہوئے تھے سو انبیا کس بابت پر متفق ہوتے ہیں کوئی بھی اُنکے کُتب کو ملاحظہ کرنے سے

معلوم کر سکتا کہ سوالِ مذکور کا یہی جواب ہی یعنے اُنکی موافقت خدا ابتدا سے مقرر کیا تھا نجات اصلی پر ہی یعنے

وہ نجات جو از راہِ کفارہ و خون بہنے کے ہی لہذا کُلِ انبیا کُتبِ موسوی میں فاش ہوئی ہی سو نجاتِ اصلی الہٰی پر متفق

ہونے سے ظاہر ہے کہ ہمارے چھٹویں مقالے میں لکھی گئی ہیں سو بات کہ وے سب کے سب نبوت حقیقی کی علامت قطعی رکھتے
ہیں ثابت ہے۔

ناظر محمدی آخر کس لحاظ کیا چاہیئے کہ فرقان انبیائے عبرانی کی آیتیں معتبری کو قبول کر کے کہتا کہ محمد بھی پیغمبر
حقیقی ہے اور اُسکی کتاب اللہ تعالے کی طرف سے وحی مخصوص ہے چنانچہ فرقان کے ۱۱ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے
یعنے یہہ کتاب جسکے آیات ضلالت سے محفوظ ہیں بلکہ تفصیلوار بیان کئے جاتے ہیں خدائے دانا و بینا سے وحی ہے فرقان
کے ۲۶ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہے یہہ کتاب یقیناً خداوند خلایق سے وحی ہے جو فرشتۂ ایماندار تیرے دل پر نازل کیا
کہ تو عربی زبان فصیح میں تیرے لوگوں کو وعظ کرنیوالا ہووے چونکہ محمد کتاب فرقان کے بابمیں دعوے کرتا ہے کہ
وحی حقیقی ہے ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ وہ کتاب الہام الہی کی علامت صحیح رکھتی ہے کیا عوض موت و نجات کے بابمیں جو موسیٰ
اور اُسکے پیچھے ہوئے تھے رسولوں کی شہادت کو تقویت دیتی ہے کیا جیسا آگے بتلایا گیا کہ مسیح سے اور انبیائے عبرانی
کی موافقت یہی ہے کہ وے سب کے سب خدا کی طرف سے افشا ہوئی تھیں سو نجات اصلی پر یعنے وہ نجات جو از راہ
کفارہ و خون بہنے کے ہے شہادت متحد دیتے ہیں مگر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی کہ نجات از راہ
کفارہ و خون بہنے کے کہیں نہ پاوینگے الغرض اُسمیں ایک امر متفرق یعنے محمد پر ایمان لا کر خیر خیرات اور نیکی کرنا
بتلائی گئی ہے ہر کوئی بھی بلا اعتنا کر فرقان کو پڑھنے سے دیکھہ سکتا ہے کہ محمد کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو
نجات اصلی اُسسے علاوہ کامل رکھتا ہے یعنے ان امور سے بالکل مختلف ہونیکا باعث خوب ثابت ہوا کہ محمد الہام
الہی کی علامت ضروری نہیں رکھتا ہے ہاں فرقان خود اُسکے اختلاف پر گواہ ہو کر ثابت کرتا ہے کہ نبی عربستان بشر
لا الہام تھا اگر صاف پوچھے تو نبی نا حق کیسا بیچ میں داخل ہوئے ہیں سارے آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
ہمارے سات مقالہ اصلی جو کلام انبیائے عبرانی کو حق ٹھہراتے ہیں بلکہ فرقان کو ناحق ثابت کرتے ہیں سو کتاب احبر سے

مُبدّل ہو گئے ہیں۔

فُرقان کے اُن سارے قایل کرنیوالے اقراروں کو جنکے ساتھ اور بھی بہت سے لکھے جا سکتے ہیں سو
دکھلا کر ہم محمدیوں میں مروج ہی سو خیال باطل کی بابت کہ توریت میں فرشا ہوئی ہی سو بنجات اعلیٰ الفرقان سے
منسوخ ہو گئی ہی سو کیا سمجھینگے اسباب میں گذاری گئی ہی سو ہماری شہادت کے بعد کسیکو شک نہیں ہو سکتا ہی کہ خیال
مذکور صرف محمدیاں فرقان کے مضامین سے آگاہی نہ رکھنے کے سبب سے ہوتا ہی کیا ہر ایک طالب حق شناس کو
معلوم نہ ہوگا کہ محمدؐ عبرانی کتب مقدس کو منسوخ کرنیکا دعویٰ نہ کرکے اپنی امت میں سرگرمی تمام سے انکو ٹھہرایا
چاہتا تھا کہ کتب مذکور اپنی نبوت کے شہود تھے بلکہ آپ انکے مطلب کو تقویت دینے اور قایم و استوار کرنے کے لئے
بھیجا گیا تھا اسکو کلام خدا سے آگاہ نہ ہونے کے باعث جاہل عربوں کے تسلیم کرنا بہت سہل تھا اور محمدؐ ایسا
کرنے میں کبھی غفلت نکرتا تھا مگر واضح ہی کہ انکی جہالت اسکی کامیابی کا سبب تھی کیونکہ اگر وے کتب مذکور کے
مضامین سے آگاہی رکھتے تو معاً پہچان لیتے کہ محمدؐ جو ان کتب کو قایم کرنا کہتا تھا سو فی الواقع انکو انکار کرتا تھا
الغرض محمدؐ اپنے بے سند دعوے کو تقویت دینے کی خاطر دوسرا کوئی واسطہ نہ رکھنے سے جیسا کہ پیشگوئی کرنا یا معجزے دکھلانا
کتب مقدس کی قدامت و الہام کو غنیمت جانکر اپنے لاعلم وطنیوں کے تئیں زیردست کرنے کے لئے انہیں کتب کی طرف
رجوع کیا کرتا تھا ان سارے خیالات سے ہم دیباچے میں ذکر کر گئی ہی سو بات کو دہرا کر کہتے ہیں کہ اگر محمدیاں توریت
کے مضامین سے آگاہی رکھتے تو ایک لحظہ بھی اس غلط عقیدے کو آنے نہ دیتے کہ کلام غیر متبدل الٰہ فرقان سے منسوخ
ہو گیا ہی۔

اس باب کے مضمون سے صاف مفہوم ہوگا کہ محمدیوں میں جاری ہی سو تصور کہ انبیاؤں میں سے ہر ایک نبی نہایت
متفرق کو مشہور کرنے بلکہ اپنی شہادت کے مطابق ایک امت کو ٹھہرانے بھیجا گیا سو بالکل باطل ہی کیونکہ نجات

انسانکی خاطر بندبستِ فردوس سے فقط الٰہی ایک راہ ٹھہرائے جانے کے باعث ہدایتِ انسان کے لئے فقط الٰہی ایک ہی تہا تو
انبیا کے وسیلے سے اِفشا ہوئی ہے۔ محمدیوں وا داری تمام محمدیوں کو خبر دیتے ہیں کہ اگر وے کوشش کر کے کتبِ مقدسہ میں شروع
سے آخر تک ملاحظہ کریں تو سوائے اسکے کہ الٰہی ایک راہِ نجات دوسری کسی طور کی نہیں دکھلا سکینگے اگر محمدیاں اللہ کے
کلام کو ازمائت کریں کہ کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی کے سوائے دوسری کسی راہِ نجات کو بتلا سکیں تو یہ
بات وے نجاتِ اصلی منسوخ ہونے کے بابت کہتے ہیں سو دعوے پر دلیل کافی ہوگی چونکہ دوسری راہِ نجات کو ظاہر
کرنا بالکل غیر ممکن ہے تو واضح ہے کہ خدا تعالےٰ کتبِ موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی کو خواہ تبدیل یا منسوخ
کرنے کبھی اختیار نہیں کیا ہے لہٰذا کتبِ مقدسہ منسوخ ہونے کے بابت محمدیوں میں جاری ہے سو روایتِ عام صرف
ہر ایک بیفہم کے عقل کے سزاوار نہیں ہے بلکہ طفلی اور بے نہایت حقارت کے لائق ہے تس پر ہم نیچے آنیوالی عبرت پہنچانا
مناسب جانتے ہیں کہ اگر محمدیاں اوپر دکھلائی گئی شہادتِ معتبرہ کے برعکس غیر مستند منتخب ایسی روایت بے
دلیل کی حمایت کریں تو انکے ارواح پر یہہ گناہ البتہ ٹھہریگا کہ وے جان بوجھکر نور سے تاریکی کو بلکہ حیاتِ ابدی
سے موت کو اختیار کئے ہیں جس گناہ کا یقینی نتیجہ یہی ہے کہ وے ابدالاباد زیادہ غضبِ الٰہی میں گرفتار ہونگے

دوسرا باب

توریت و قرآن ہر دو اصلیتِ انجیل پر شہادت دیتے اور محمد مصطفیٰ خود
نجاتِ مسیح پر گواہ ٹھہرتے اور انجیل قرآن سے منسوخ نہ ہونیکے ثبوت کا بیان

اب تک جاری ہے سو تعجب خصوصاً انجیل سے نسبت رکھکر صرف توریت سے منسوب ہوئی ہے اسلئے ہم کو اعتماد ہے کہ بابِ
سابق میں گذاری گئی ہے سو بشہادتِ قرآن یہہ بات ثابت ہوتی ہے کہ محمد دعویٰ نہ کیا چاہتا ہے بلکہ کبھی نہ کیا ہے کہ اپنی
کتاب توریت کو منسوخ کرنے بھیجی گئی تھی یہہ روایت بے دلیل خواہ جاہل محمدیوں سے ہے جو اُس کتاب سے جسپر وے اعتماد
رکھتے بالکل واقف نہیں ہیں یا امامانِ غرضمند سے ہے جو اپنے فایدے کے واسطے دل انسان کو حقیقتِ توریت سے باز
رکھا چاہتے ہیں علاوہ فرقہ محمدی اپنے تئیں توریت و انجیل کے دعویٰ راست سے بچانیکی خاطر وجہ معقول نہ رکھنے سے
اُس روایت کو پناہ کافی سمجھتا ہے پر جب اُس روز ہولناک میں روحیں مردے ادنیٰ و اعلیٰ تختِ الٰہ کے روبرو کھڑے ہونگے تو پناہ کو ان
کچھ کام نہ آویگی پہر کیفیت ایسے جانے بوجھے اندھے اشخاص کو جو نجاتِ الٰہ کی حقارت کرتے ہیں سو حاکمِ حقیقی کے فتوے پر
سپرد کرکے اِسبات میں ہم فرقان کے خاص اقراروں سے ثابت کرینگے کہ وہی کتاب عیسویونکی راستی میں بڑی شہادت
دیتی ہے بلکہ محمد مصطفیٰ خود نجاتِ عیسیٰ مسیح پر گواہ ہے اللہ تعالیٰ اپنی فضل و کرم سے اُس محمدی کو جو اپنی روح کی نجات

کے بابمیں فکرمند ہی سو اِس مقدمۂ اہم کی دریافت سے فایدہ بخشے۔

باب اول حقیقتِ توریت فرقان سے منسوخ نہیں ہوی ہے سو اب اگر ہم مباحثے کی

طرف ہم متوجہ ہوکر پوچھتے ہیں کہ توریت انجیل کی اصلیت کے بابمیں کچھ شہادت دیتی ہے کہ نہیں اِس سوال کا جواب بہ تحقیق
کرنیکے لئے اولاً ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ لفظ انجیل جو زبانِ عربی میں عیسویونکی کتاب مقدس کی خاطر استعمال کرتے
ہیں سو یونانی لفظِ ایونجلیان سے نکلا ہی اغلب ہے کہ یہہ لفظ اصلاً عمدہ مسیح کی شہادت دینے والے تحریرات کے
واسطے لقب معقول گنا جا کر حواریوں سے ٹھہرایا گیا تھا اِس لفظ کی معنی خوشخبری ہے بلکہ اُس فرشتے کی سُنادی
سے مشتق ہے جو شہر بیت اللحم کے چرواہوں کو تولدِ مسیح کی خبر پہنچایا چنانچہ لوقا کے دوسرے باب کی ۸ ویں آیت
میں لکھا ہوا ہی اور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے گلّے کی نگہبانی کرتے تھے۔
اور دیکھو خداوند کا فرشتہ اُترا اور خدا کا نور اُنکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے۔ اور فرشتہ اُن سے کہا
کہ ہراسان مت ہو دیکھو خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر ہوویگی میں تمہارے پاس لے آیا ہوں کیونکہ آج کے روز
داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے ہارا جو مسیح خداوند ہی پیدا ہوا۔ اِس مختصر بیان کے بعد ناظرِ محمدی توریت
اصلِ انجیل کے بابمیں کیا شاہدی دیتی ہے سو سُنا چاہئے چنانچہ اشعیہ کے ۵۲ ویں باب کی ۷ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا
ہی یعنی پہاڑوں پر اُسکے قدم کیسے خوش نما ہیں جو خوشخبری لاتا ہی جو صلح مشہور کرتا ہی جو خوبی کی خوشخبری پہنچاتا
ہی جو نجات مشہور کرتا ہی جو صیہون ✠ سے کہتا ہی کہ تیرا خدا سلطنت کرتا ہی اِس آیت میں عیسیٰ مسیح کی انجیل یعنی
اُسکی خوشخبری کے بابمیں توریت کی شہادت صاف و خوشنما نظر آتی ہی پس دیکھو کہ انجیل کی اصلیت کے بابمیں
اوپر تحریر کی ہوی شہادت سے فرقان بھی نیچے آنیوالی آیت میں موافقت رکھتا ہی چنانچہ ۵ ویں سورہ میں

✠ لفظ صیہون توریت کے اکثر مقاموں میں کلیسیہ مسیحی کی معنی پر مستعمل ہی۔

یوں لکھا ہوا ہی یعنے ہم بھی عیسے فرزند مریم کو اسکے عہد کے آگے دی گئی شہادت کو ثابت کرنے کے لیے پیغمبروں
کے قدموں پر چلوائے اور ہم نے اسکو انجیل جسمیں ہدایت و نور سمائے ہیں اسکے آگے دی گئی بھی شہادت کو ثابت کرنے
کی خاطر دیئے بلکہ انکے لئے جو خدا ترس ہیں ہدایت و نصیحت ہی تاکہ وے جو انجیل پاتے ہیں خدا نے اسمیں کیا لکھا
انفصال کریں اور جو کوئی خدا نے اسمیں فرشتا کیا ہے کچھ انفصال نکریگا گنہگار ہی ۔ ان علحدے علحدے آیات
سے ظاہر ہی کہ توریت و فرقان یکدیگر موافقت کرکے انجیل کی اصلیت کو قبول کرتے ہیں

ناظر محمدی انجیل کی اصلیت توریت و فرقان کی شہادت متفق کو دیکھا پانا بالحاظ کیا
چاہیے کہ اس کتاب مقدس کے مطلب کے واسطے پیچھے آنیوالے اشخاص جو ابدا ہیں آئیں اور یحیی جو آمد خوشخبری کے
باتمیں خبر پہنچایا اور عیسی مسیح جو خود خوشخبری کا مظہر ہی سوم حواریان جو اسکے گواہان بلکہ انجیل کے کاتب ہیں
پس ان تینوں میں سے ہر ایک پر موجود ہی شہادت الہی کو بہ اختصار تمام آزمائش کر ہم مباحثے کے اس حصے کو
واگذاشت کرینگے ۔

اول یحیی کے باتمیں انجیل گذارتی ہی سو شہادت نہایت عزت بخش ہی جب وقت کہ اسکا باپ ذکریا بیت
المقدس میں خدمت الہی بجالاتا تھا فرشتہ خدا اسکو دکھائی دیکر پیچھے آنیوالے وعدے کی سنا دینی کہا چنانچہ
لوقا کے پہلے باب کی ۱۳ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی فرشتہ اسکو کہا اے ذکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوئی
اور تیری جورو الیسبات تجھ سے ایک بیٹا جنیگی اور تو اسکا نام یحیی رکھیگا ۔ اور تیرے تئیں خوشی و خرمی ہوویگی
اور سب لوگ اسکے تولد سے خوشحال ہووینگے کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہوویگا اور نہ انگور کا شیرا اور نہ کوئی
نشہ کی شراب پیگا اور وہ اپنی ماں کے پیٹ سے ہی روح القدس سے بھرپور ہوویگا اور بنی اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند انکے

✣ خدا قوم یہود کو اقوام دنیا میں سے چن لینے کے باعث اکثر آپکو خداوند انکا خدا کہلاتا ہی

خدا کی طرف پھرائیگا۔ اور وہ اُسکے آگے الیاس کی روح اور قدرت سے چلیگا کہ باپ کے دلوں کو بیٹوں کی طرف
پھیرے اور نافرمانبرداروں کو راستگوں کی عقل کو رغبت دلاوے تاکہ خداوند کے لئے ایک کمربستہ قوم کو
تیار کرے۔ لوقا کے ۷ ویں باب کی ۲۸ ویں آیت میں بھی لکھا ہوا ہے کیونکہ میں یعنے عیسیٰ تم سے کہتا ہوں کہ عورتوں
سے پیدا ہوئے سو لوگوں میں یحییٰ سے کوئی پیغمبر بڑھکر نہیں ہے۔ یحییٰ کے حق میں انجیل کی شہادت اِس طرح پر ہے۔ پس اب
فرقان کیا کہتا ہے۔ محمدؐ نے یحییٰ کی پیدائش کے بابت جبرائیل کی سناونی کو انجیل سے حوالہ کیا ہے مگر غلطی سے بلکہ
اصلی غرض باتوں کو بھی چھوڑ دیا ہے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے اور جس وقت وہ (یعنے
ذکریا) اپنی خلوت میں دعا مانگتا کھڑا تھا فرشتگان اسکو بلائے کہ یقیناً خدا تجھے یحییٰ نام فرزند دینے کا وعدہ
کیا ہے اور وہ خدا سے ہے سو کلام ✠ کا گواہ ہوگا۔ وہ عزتمند و پرہیزگار بلکہ انبیائے حقیقی سے ہے۔ ہمکو آزمانا
یہ بھی کہ محمدؐ جاہل عربوں کی تعلیم کے لئے انجیل میں لکھے ہوئے ہیں سو جبرائیل کے اصلی باتوں کو نہ بدلا کر حوالہ کرے مگر شاید
کرنا اسکو پسند نہ آیا کیونکہ یحییٰ کی پیدائش کے بابت جو سناونی میں کہا گیا تھا کہ یحییٰ اسرائیل کے خداوند
خدا کے سامنے جاویگا تاکہ خداوند کے واسطے ایک گروہ کمربستہ تیار کرے۔ اگر اِس بات کا ذکر ہوتا تو عیسیٰ
مسیح کا مرتبہ ثابت ٹھہرایا جاتا اسواسطے محمدؐ نے افضل جانا کہ جبرائیل کی بات کے عوض اپنی بات کو داخل کرے
بہرکیف فرقان میں لکھی ہوئی دو سو آیتیں راست کو قبول کرکے ہم دیکھتے ہیں کہ انجیل و فرقان سے یحییٰ نبی کے
بابت شہادت معتبر نکلتی ہے۔ پس ہم ان دو گواہ سے یہ بات ٹھہراتے ہیں کہ یحییٰ ایسا شخص نہیں ہے جو بے وجہ گستاخی
سے خدا کے نامپر جھوٹی شہادت گذارے۔ از بسکہ ہم اسکو گواہ راست لکھتے ہیں

اگر یحییٰ کی پیدائش کے بابت سناونی کرنیوالے فرشتے کی شہادت خاطر خواہ ہے تو نیز درست ہو

✠ لفظ کلام فرزند خدا کے خطابوں میں سے خطاب اصلی ہے۔

پیدایش مسیح کے حق مین بہی فرشتے کی گواہی بھی خاطر خواہ ہی چنانچہ لوقا کے پہلے باب کی ۳۰ وین آیت مین یون لکھا
ہوا ہی اور فرشتہ نے اُس سے کہا اے مریم مت ڈر کیونکہ تجھپر اللہ مہربان ہوا ہی اور دیکھ کہ تو حاملہ ہو کر بچہ جنیگی اور
اُسکا نام عیسے رکھیگی وہ بزرگ ہوویگا اور اللہ تعالے کا فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اُسکے باپ* داؤد کا تخت
اُسے دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے پر بادشاہی کریگا اور اُسکی سلطنت کا کچھ انتہا نہ ہوگا تب مریم فرشتے سے
کہی یہہ کسطرح ہوگا کیونکہ مین مرد کو نہین جانتی تب فرشتہ نے اُسکو جواب دیا کہ روح القدس تجھپر اُتریگا اور اللہ تعالے کی
قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اِسلئے وہ مقدس جو تجھسے پیدا ہوگا سو خدا کا فرزند کہلاویگا متی کے تیسرے باب کی
۱۶ وین آیت مین بہی لکھا ہوا ہی اور عیسے اصطباغ پاکر پانی سے باہر آیا کہ یکایک اُسکے واسطے آسمان کے دروازے
کھل گئے اور وہ خدا کی روح کو کبوتر کی مانند اُترتی ہوی اور اپنے پر آتی ہوی دیکھا اور آسمان سے ایک آواز
آئی یہہ میرا پیارا فرزند ہی جس سے مین بہت راضی ہون مسیح کے باب مین انجیل کی شہادت یہہ ہی پس فرقان اِبن
کیا کہتا ہی مسیح کی پیدایش کے باب مین محمدؐ انجیل مین لکھی ہوی ہی سو منادی کو حوالہ کرتا ہی مگر نہ اُتنی عزت سے بلکہ
شافی کی فرزندیت و مرتبہ الوہیت کو بالکل چھپا رکھتا ہی چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ مین یون لکھا ہوا ہی
یعنی فرشتگان کہے اے مریم یقیناً اللہ تعالی تجھے خوشخبری بھیجتا ہی کہ ایک کلام جو خدا سے ہی جنیگی اُسکا نام عیسے
مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اِس دنیا مین اور عالم بقا مین عزتمند ہی بلکہ اللہ تعالے کے حضور کے نزدیک پہنچے ہیں
سو لوگون مین سے ایک ہی وہ جہولے مین بلکہ جوان ہونے بعد آدمیون سے ہدایت کریگا اور نیکون مین سے ایک
ہوگا اُسی جاے مین یون لکھا ہوا ہی یعنی اللہ تعالے اُسکو کتاب و علم و توریت و انجیل سکھلاویگا اور اُسکو بنی اسرائیل
پر اپنا پیغمبر متعین کریگا۔ فرقان کے ۴ وین سورہ مین بہی یون لکھا ہوا ہی یعنی یقیناً عیسے مسیح فرزند مریم خدا کا

* مسیح سلسلۂ داؤد مین ہونے سے یہان داؤد اُسکا باپ کہلایا ہی۔

پیغمبر ہی اور اسکا کلام ہی جسکو آپ شکمِ مریم میں پہنچایا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی ہی اگر محمد فرقان میں جبرائیل
مریم کو بولے سو اصلی باتوں کو نہ بدلا کر انکے عوض اپنی بات کو دخل نہ کرتا تو البتہ ہم اسکے بڑے احسانمند ہوتے مگر اسنے ایسا کام
اُسکو فایدہ بخش نہ ہوتا کیونکہ اگر وہ مسیح کے مرتبۂ الوہیت کا ذکر کرتا تو وہی کر عیسویوں کے سارے مسایل کو ثابت
کرنے سے اپنے مسایل کتین ناحق ٹھہراتا اِسلئے وہ لازم جانا کہ اپنے کلمات کو فرشتہ خدا کے کلمات کی جاے میں دخل
کرے پھر کیفیت مسیح کی پیدایش کے بابمیں اِن آیتنا راستکو جیسا لکھی ہوی ہے ویسا ہی قبول کرینگے پس ہر ایک شخص
وقائع کی اِن جدی جدی منتخبات کو بغور ملاحظہ کرنے سے قایل ہوگا کہ محمدؐ پیچھے آنیوالے باتونکا صاف صاف اقرار کرتا ہے
اوّل یہہ کہ مسیح خدا سے نکلا تھا سو کلام ہی دوم یہہ کہ وہ خدا کے حضور کے نزدیک پہنچتا ہی سوم یہہ کہ وہ ایک ہی جسکو
خدا نے توریت و انجیل سکھلایا چہارم یہہ کہ وہ پیغمبروں میں سے پیغمبرِ بزرگ ہی بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلی تھی ان
سارے اقراروں کے بعد یہہ بات کو ٹھہرانا لازم پڑتا ہی کہ یہاں مذکور ہوی ہے سو ذاتِ مقدس یعنے مسیح جھوٹی نہیں
ہو سکتی کیونکہ آپ خدا کا کلام ہونے اور خدا ہی سے سکھلایا جانے بلکہ خدا کا پیغمبرِ بزرگ و خدا سے نکلی ہی روح
روح ہونے سے بالکل غیر ممکن تھا کہ وہ خدا کی خوشنودی و عزت کے خلاف شہادت گذارے ازیں باعث جیسا
یحییٰ کے بابمیں لکھنا لازم ہوا ویسا ہی مسیح کو بھی گواہِ راست و معتبر لکھنا ضرور پڑتا ہے

یہاں بیانِ مسیح کو موقوف کر کے اسکے حواریونکی طرف رجوع ہوتے
ہیں انکے الہام کے بابمیں بھی دلیلِ معتبر و معقول ضرور ہی پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ کتبِ مقدس انکے بابمیں کیا شہادت
دیتے ہیں کتابِ اعمال کے پہلے باب کی ۷ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے اور مسیح اُسنے (یعنے حواریوں سے) کہا تمہارا
کام نہیں کہ تم اُن وقتوں اور موسموں کو جنہیں باپ اپنے اختیار میں رکھا ہی جانو لیکن جب روح القدس تمپر آویگا تو تم
قدرت پاوگے اور یروشلم اور سارے یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کے حد تک میرے گواہ ہوگے یہہ کہنے کے بعد دو

باب کی پہلی آیت میں لکھا ہوا ہے جب عید پنتیکوست کا دن آچکا وے یعنی حواریاں سب ایک دل ہو کے اکٹھے تھے اور
اچانک ایک آسمان سے آواز آئی جیسا بڑی آندھی چلی اور اُس سے سارا گھر جہاں وے بیٹھتے تھے بھر گیا اور اُنکو آگ
کی سی منقسم زبانیں دکھائی دئیے اور اُن میں سے ہر ایک پر بیٹھی تب وے روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانوں
میں جیسا روح انکو تلفظ بخشا بولنے لگے حواریوں کے باب میں انجیل کا ذکر یوں ہی ہے پر فرقان اِس بات پر کیا کہتا
ہے وے انجیل سے موافقت رکھتے حواریوں کو شہود اللہ قبول کرتا ہے چنانچہ تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے
جب عیسیٰ انکی بے ایمانی دیکھا تب پوچھا کہ کون خدا کے واسطے ہمارے مددگار ہونگے حواریاں جواب دئیے کہ ہم
خدا کے واسطے مددگار رہینگے ہم خدا پر ایمان لاتے ہیں تو بھی شہادت دے کہ ہم ایماندار حقیقی ہیں اے بار تعالیٰ
ہم تیرے سے نازل ہوئی ہے سو بات پر ایمان لاتے ہیں اور تیرے حواری کی پیروی کئے ہیں پس ہمارے نام بھی
اُنکی گواہی دینے والوں کے ساتھ لکھ فرقان کے ۵ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہے جب تو کہ میں عیسیٰ کے
حواریوں کو حکم کیا کہ مجھ پر اور میرے قاصد پر ایمان لاؤ وے جواب دئیے ہم ایمان لاتے ہیں اور تو شہادت دے
کہ ہم تیرا اطاعت رکھتے ہیں اگرچہ فرقان کے بیچ آیات اِس بات کو پوشیدہ رکھتے ہیں کہ حواریاں روح القدس سے نعمتِ الہام
اور معجزے بتلانے کی قدرت پائے تھے تاہم قبول کرتے ہیں کہ حواریاں خدا کے خدمتگذار و بندگانِ ایماندار تھے بلکہ
مسیح کے شہودِ معتبر بھی ٹھہرتے ہیں باعث اسکے ہمکو یحیی و مسیح کے باب میں لکھنا ضرور تھا ویسا ہی حواریوں
کو بھی شہود درست لکھنا ضرور پڑتا ہے پس شہادتِ کتبِ مقدس اور فرقان سے یہ بات ٹھہرتی ہے کہ یحیی
و عیسیٰ مسیح و حواریوں کے مسائل خدا تعالیٰ کی حقیقتِ لا تنزل سے ہیں

چونکہ یحیی و عیسیٰ مسیح و حواریوں کے باب میں کتبِ مقدس اور فرقان کی
شہادت ایسی ہے خاطرِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ عاصیوں کے لئے اِس دریافت سے کوئی بات بھی اہم

نہ ہو سکتی یعنی ہے شہود یعنیہ اللہ تعالیٰ کے نام پر گواہی دیتے ہیں آؤ اگلے یحییٰ کے بابمیں ہم پوچھتے ہیں کہ
جس وقت وہ دنیا میں خدا کی جانب سے گواہ ہو کر آیا تب گواہی دی یا تھا اُسکی شہادت دو صورت پر تھی
اول اپنے پر دوم عیسیٰ مسیح کے حقمیں اپنے بابمیں وہ اشعیہ نبی ۷ صدی کے قبل کیا تھا پیشگوئی کے مطابق
شہادت دیا چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۱۹ اوین آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور یحییٰ کی گواہی یہ تھی
کہ جب یہودیاں یروشلم سے اماموں اور لیویوں کو بھیجے کہ اُس سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور منکر نہ کیا
بلکہ صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں تب وے اُس سے پوچھے پھر کیا تو الیاس ہے وہ کہا کہ میں نہیں ہوں وے کہے
کیا تو وہ نبی ہے جواب دیا کہ نہیں تب وے اُس سے کہے کہ تو کون ہے کہ تا کہ ہمکو بھیجے سو لوگوں کو ہم جواب
دیویں تو اپنے بابمیں کیا کہتا ہے وہ کہا کہ جیسا اشعیہ پیغمبر کہا میں ایک شخص کی آواز ہوں جو بیابان میں
پکارتا ہے کہ خداوند کی راہ کو سیدھی کرو اُس شہادت کو بہو شبا زنی تمام دیکھنے سے معلوم ہوتا
ہے کہ جبرائیل کی سناونی کے ساتھ جو پیدایش یحییٰ کے بابمیں کر رہا ہے کیا تمام عربی موافقت رکھتی ہے اگر
ناظر اُس سناونی کی طرف پھر رجوع ہووے تو معلوم کریگا کہ اُسمیں کہا گیا تھا کہ یحییٰ بنی اسرائیل کے خداوند
خدا کے آگے جانے والا ہووے نہ فقط واعظ کے آگے پیغمبر کے بلکہ خداوند کے تا کہ اُسکے ظہور کے بابمیں
خبر پہنچانے سے دل انسان کو مستعد کر کے خداوند کی راہ کو سیدھی کرے جس وقت لوگ یحییٰ سے اُسکے
بابمیں پوچھے اُسکا جواب سلیم تو اُس طور پر تھا لیکن جب مسیح کے حقمیں شہادت دینا ضرور پڑا تو اُسکی گواہی
کیسی عمدگی سے تھی چنانچہ یوحنا کے پہلے باب کی ۲۹ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے دوسرے دن یحییٰ
عیسیٰ کو اپنے پاس آتا ہوا دیکھکر کہا کہ دیکھو یہ خدا کا حلوان ہے جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لیجاتا ہے یہ
وہی ہے جسکے حقمیں میں کہا کہ ایک شخص میرے پیچھے آتا ہے جو مرتبے میں مجھسے آگے ہے اسلئے کہ وہ مجھسے

پہلا تھا اور میں اسکو نہیں جانتا تھا لیکن وہ اسرائیل پر ظاہر ہونیکے واسطے میں پانی سے اصطباغ دیتا ہوا آیا
ہوں اور یحییٰ گواہی دیا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان سے اُترکر اسپر بیٹھی اور میں اسکو نہیں جانتا تھا
لیکن جو مجھے پانی سے اصطباغ دینے کے واسطے بھیجا وہی مجھکو کہا کہ جسپر تو دیکھے کہ روح نازل ہوکر اسپر بیٹھے
وہی شخص ہے جو روح القدس سے اصطباغ دیتا ہے اور میں دیکھا اور گواہی دیا کہ یہہ خدا کا فرزند ہے سوا اسکے متی
کے تیسرے باب کی اور آیتوں میں بھی یحییٰ نے ذکر کی جسکو مسیح پر یوں شہادت دیتا ہے یعنے سچ ہے کہ میں تمھارے توبہ
کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آنیوالا ہے سو مجھ سے بزرگتر ہے کہ میں اسکے جوتیاں
اٹھانے کے لایق نہیں ہوں وہ تمھارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ اسکے ہاتھ میں ایک پنکھا ہے اور وہ
اپنے کھلیان کو خوب چھانیگا اور اپنے گیہوں کو کوٹھوں میں جمع کرکر بھوسے کو نہیں بجھنے والی انگار سے جلاویگا اور
یوحنا کے پہلے باب کی ۲۹ ویں آیت میں بھی لکھا ہوا ہے یعنے دوسرے دن یحییٰ اور دو اسکے شاگردوں میں سے کھڑے تھے
اور وہ عیسے کو چلتا ہوا نگاہ کرکے کہا کہ دیکھو خدا کا حلوان ہے اِن تمام آیات سے یحییٰ عیسے مسیح کے باب میں کیا
سمجھا تھا سو خوب مفہوم ہوتا ہے کہ یحییٰ اسکو پیغمبر سمجھا ہاں بلکہ نبی سے بڑھکر جانا الغرض یحییٰ اپنے ساتھنے تھی

* اصطباغ لینے کے وقت عیسے پر آسمان سے ظاہر ہوتا تھا جیسا یحییٰ بیان کرتا ہے۔

† یہہ خطاب اسبات سے منسوب ہے کہ خدا موسیٰ کے ہاتھ سے مقرر کیا تھا کہ اپنی مہربانی
وبرکت بنی اسرائیل پر ہونے کے لئے وے ہر روز صبح وشام بلکہ ہمیشہ ایک
حلوان بے عیب کی قربانی کریں سو یہ قربانیاں صرف خدا وعدہ کیا تھا سو قربانی
مسیح کے نمونے تھے اسلئے یحییٰ خطاب مذکور کو مسیح سے نسبت دیکر کہتا ہے
کہ دیکھو یہہ خدا کا حلوان ہے۔

نوشتاتِ الٰہی میں اللہ سے وعدہ کیا گیا تھا سو مسیح کو جو عصیان کا کفارہ دینے والا و عاصیوں کا راستباز ٹھہرانے
والا و دنیا کا شافی بزرگ ہی سو پہچانتا تھا۔

یحییٰ کی شہادت کس طور پر تھی سو خوب آزمائش کرکے ہم بتاتا گیا عیسےٰ مسیح کیا
گواہی دیا تھا سو تحقیق کرنا مناسب جانتے ہیں انجیل کے ہر ایک پڑھنے والے کو صاف معلوم ہوگا کہ مسیح اپنے حقیر
بلکہ اس کفارے کے کار بزرگ کے باعث جسکا انصرام کامل کرنے کے لئے آسمان پر سے اترا تھا شہادت دیا کرتا تھا سو
اختصار کی خاطر ہم یہہ سوال کرتے ہیں کیا عیسےٰ مسیح اپنے کو صرف نبی خدا اعتراف کیا یا فرزند خدا مشہور ہوکر کر خود
عزت الٰہی ہونے کے لائق دعوی کیا۔ وہ صرف خود فرزند الٰہ ہونیکا دعوی کیا بولنا کافی نہیں ہی کیونکہ کوئی
کسی طور سے بلکہ سنجیدگی تمام اثبات کو ٹھہرانے کے بغیر کبھی گستاخی نہ کیا چنانچہ آپ اور ایزد تعالےٰ کے درمیان
تھی نسبت کا ذکر کرنے میں فی الحقیقت یہی کہا کرتا تھا۔ الوہیت میں اپنے مرتبہ فرزندیت و یکتائی پدر کو
روز بروز علانیہ ثابت کرتا تھا۔ چونکہ وہ دشمنوں سے اسیر ہوکر یہود کے سردار امام کی بارگاہ میں کھڑا تھا تو
سردار امام کے روبرو اس بات کا اعتراف کیا۔ علاوہ اسکا انکار کرکر یہود کی خوشنودی کرنے سے موت کو عزیز تر
جانا ہاں دمِ واپسین کے وقت میں بھی اسکا اقرار کرکے مر گیا۔ پس پیچھے آنیوالے آیات میں وہ کس طور پر نہ الوہیت
بلکہ ایزد تعالےٰ سے اپنی ہمتائی کو ثابت کرتا تھا سو بکان دھر کر سنو۔ چنانچہ متی کے ۱۱ ویں باب کی ۲۵ ویں
آیت میں وہ پدر سے مخاطب ہوکر کہتا ہی اے باپ خداوند آسمان و زمین کے میں تیرا شکر کرتا ہوں کیونکہ تو اُن
چیزوں کو عقلمند و دانا لوگوں سے چھپایا ہی اور لڑکوں پر ظاہر کیا ہی درست ہی اے باپ اسواسطے کہ
تیری نظر میں یوں ہی پسند آیا۔ تمام چیزاں میرے باپ سے مجھے حوالے کئے گئے ہیں اور سوائے باپ کے کوئی بیٹے
کو نہیں پہچانتا ہی اور کوئی باپ کو نہیں جانتا ہی سوائے بیٹے کے اور اس شخص کے جس پر وہ بیٹا باپ کو ظاہر کیا

چاہتا ہی۔ متی کے ۱۶ ویں باب کی ۱۷ ویں آیت میں بھی وہ اپنے حقمین پطرس نامی حواری کو پہنچی تھی سو
پہچانت کی تعریف کرکر نیچے لکھے سیر کہا کہتا ہی یعنے تب وہ اُنکو (یعنے حواریوں کو) کہا کہ مَیں کون ہوں سو
تم کیا کہتے ہو۔ شمعون پطرس جواب دیا کہ تو مسیح جیتے خدا کا بیٹا ہی پھر عیسے اُس سے کہا کہ ای شمعون بن
یونا مبارک ہی تو اسلئے کہ جسم و لہو یہہ بات تجھے ظاہر نہیں کئے بلکہ آسمان پر ہی سو میرا باپ بتایا ہی۔ یوحنا کے
تیسرے باب کی ۱۶ ویں آیت میں بھی آپ زمین پر آنیکا باعث نیچے آنیوالے باتوں سے مشہور کرتا ہی یعنے خدا
دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا ایکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہووے بلکہ ہمیشہ
کی حیات پاوے۔ کیونکہ خدا اپنے بیٹے کو دنیا میں نہیں بھیجا کہ دنیا پر فتوی دیوے بلکہ اسلئے کہ دنیا اُسکے وسیلے
سے نجات پاوے۔ وہ جو اُسپر ایمان لاتا ہی سو اُسپر فتوی نہیں دیا جائیگا پر وہ جو ایمان نہیں لاتا ہی سو آگے ہی
اُسپر فتوی ہو چکا اسلئے کہ وہ خدا کے ایکلوتے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لاتا ہی۔ اُسی باب کی ۳۶ ویں آیت میں وہ یوں
کہتا ہی وہ جو بیٹے پر ایمان لاتا ہی ہمیشہ کی حیات اُسکی ہی اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا ہی سو حیات کو نہیں
دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اُسپر رہتا ہی۔ اُسی انجیل کے ۵ ویں باب کی ۲۲ ویں آیت میں وہ نیچے لکھے سیر کہا بیٹا
کے برابر دعوی عزت کرتا ہی یعنے باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپ دیا ہی تا کہ
سب طرح کہ باپ کو عزت دیتے ہیں ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیویں جو کوئی کہ بیٹے کو عزت نہیں دیتا ہی سو
باپ کو جنے اُسکو بھیجا ہی عزت نہیں دیتا۔ اُسی باب کی ۲۵ ویں آیت میں وہ روح انسان کو نئے جنم کی نعمت
عطا کرنے کے لئے رکھتا ہی سو قدرت کے بابمیں یوں کہتا ہی یعنے میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ گھڑی
آتی ہی بلکہ ابھی ہی کہ مُردے خدا کے بیٹے کی آواز سُنینگے اور جو سُنینگے سو جئینگے۔ یوحنا کے ۸ ویں باب کی ۵۴ ویں
آیت میں بھی ہونیکے سوال بے ادب کے جواب میں وہ کہتا ہی اگر میں اپنے کو بزرگی دیوں تو میری بزرگی کچھ نہیں

ہی میرا باپ جسے تم کہتے ہو کہ ہمارا خدا ہی سو مجھے بزرگی دیتا ہی اُسی انجیل کے ۱۰ ویں باب کی ۲۹ ویں آیت میں وہ اپنے
قدرت سے محفوظ رکھتا ہی سو اشخاص کی سلامتی کے بیان میں یوں کہتا ہی یعنے میری بکریاں میری آواز سنتی ہیں اور میں
اُنکو جانتا ہوں اور وے میرے پیچھے چلتی ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہونگے اور
کوئی اُنکو میرے ہاتھ سے نہیں چھین لیگا میرا باپ جس نے اُنکو مجھے دیا ہی سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے ہاتھ سے
چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا ہی میں اور باپ ایک ہیں اُسی انجیل کے ۱۴ ویں باب کی ۹ ویں آیت میں جس وقت کہ
فلپوس نام حواری یہہ درخواست کیا کہ ای خداوند ہمکو باپ اپنی دکھلا کہ یہہ ہمکو بس ہی تب وے اسطرح اُسکو جواب دیا
کہ ای فلپوس میں اتنی مدت سے تیرے ساتھہ ہوں اور تو ابتک مجھے نہیں جانتا ہی کیا وہ جو مجھے دیکھا ہی باپ کو دیکھا
ہی پھر تو اسطرح کہتا کہ باپ کو تئیں ہمکو دکھلا ۱۷ ویں باب میں بھی وہ اپنے اور پدر کے کنہہ و جلال کی یکتائی کا مکرر
دوہرا دوہرا کر شہادت متواتر دیتا ہی چنانچہ پہلی آیت میں یوں لکھا ہوا ہی ای باپ وقت پہنچا ہی اپنے بیٹے کو
عزت دے کہ تیرا بیٹا بھی تجھکو عزت دیوے ۵ ویں آیت میں بھی وہ کہتا ہی ای باپ اُس بزرگی سے جو میں
دنیا کی پیدائش کے آگے تیرے ساتھہ رکھتا تھا مجھے اپنے ساتھہ بزرگ کر ۱۱ ویں آیت میں بھی یوں کہتا ہی میں
آیندہ دنیا میں نہیں ہوں لیکن یہے (یعنے حواریاں) دنیا میں ہیں اور میں تیرے نزدیک آتا ہوں ای باپ اقدس جنکو
تو نے میرے تئیں دیا سو اپنے نام سے نگاہ رکھہ تا کہ وے ایک ہوویں جیسا کہ ہم ایک ہیں غرض مسیح اپنی الوہیت کی حقیقت
کو کیسی گرمی و سنجیدگی سے مشہور کیا کرتا تھا سو اوسکے منتخبات انجیل کے بیشمار آیات میں سے فقط چند امثال
ہیں اگر ہم اُن سبکو گذاریں تو وقت کافی نہ ہوگا کیونکہ مسیح کی ساری تقریر و وعظ گویا اُنسے بھرے ہوئے ہیں نجات کے
اُس حقیقت عظیم پر شہادت دینے میں وہ کبھی ایک لحظہ پس و پیش نہ ہوا بلکہ جیسا حوالہ بھی لکھا علاوہ وہ موت شدید جو
اُسی شہادت کا ثمرہ تھی اُسکو ڈرا کر منکر نہیں کر سکتی تھی غرض اس حقیقت بزرگ کا گواہ ہو کر جیا بلکہ اُسکا شہید

بھی نکر مرگیا۔

شہادت عیسے مسیح جیسا ہماری اطلاع کی خاطر انجیل میں لکھی گئی ہے ویسا ہی ناظر کے روبرو گذارکر آخر کار حواریان مسیح ویسے شہادت کو تحقیق کرنا ہمارا کار ضروری ہے پس ہم اب پوچھتے ہیں کہ وے شہود الہامی کیا گواہی دیتے تھے مطلب انجیل پوری سرسری دیکھنے سے جوئندہ قایل ہوگا کہ وے ایک آواز ہوکر یہی شہادت دیتے ہیں کہ بزرگوں سے کئے گئے موعدے و موسیٰ کے خون آلودہ قربانیوں سے بتلائی گئی سو حقیقت و انبیائے عبرانی کے وسیلے سے نازل ہوئے پیشگوئیاں مسیح کے مجسم ہونے او مرنے اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانے سے پورے ہوگئے تھے بلکہ مسیح ہی ہے جو خدا تعالیٰ کا اکلوتا فرزند و شافی دنیا ہی اسکی موت او جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے بابمیں وے دیکھے ہوئے شاہدان تھے بلکہ ان سچے نبیوں کی گواہی دینے میں اپنے جان کو عزیز جانکر دم آخیر تک مشہور کئے چنانچہ ان بارہ میں سے اگیارہ اپنی شہادت پر جان دیئے باقی ایک حواری جلا وطن ہوکر جزیرہ پاتمس میں مرگیا جس حواریان الہامی کی شہادت معتبر ویسی ہی تھی وہ ایکہی ایک شخص سے منسوب ہوکر ذات عیسے مسیح پر قایم رہی۔

اوپر تحریر کئے ہوئے آیات سنجیدہ کے وسیلے سے جو ابدا ران انجیل کی شہادت متفق ناظر کے روبرو گذاری گئی ہے اور ممکن نہیں کہ طالب حق یہاں سے انجان رہے کہ یحیٰی و عیسے مسیح و حواریاں سب کے سب تعلیم کئے تھے کہ نجات انسان صرف فرزند خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہوتی ہے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ یحیٰی و عیسے مسیح و حواریاں اس طرح شہادت دینے سے موسیٰ کی تعلیم اصلی بلکہ اسکے پیچھے ہوئے سب انبیائے عبرانی کی تعلیم کے خلاف سکھلاتے تھے کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں کیونکہ ہمارے اگلے باب کے آخر میں قوم ہی سے سکھا موسیٰ و انبیائے توریت کی تعلیم وہی تعلیم ہے بلکہ کتب مقدس میں شروع سے آخر تک دوسری کوئی راہ نجات نہیں نظر آتی ہے موسیٰ و انبیائے

تو یہی سبب روح القدس کے الہام سے نجات انسان کے لئے فرزند خدا کی جسم داری و موت و کفارے کی پیشینگوئی کئی تھے
بلکہ ہدایت بنی اسرائیل کی خاطر ان یعقوب کو اپنے پیشگوئیوں میں سہو کیا کرتے تھے پس انکے اور حواریوں کے بیچ میں اتفاق
کامل ہے انبیاے توریت و حواریوں کے درمیان جہانتک ہو رہا ہے سو بعد ازین باب آئندہ میں حسب شافی دیا گئے گواہی
دینیوالے پیشگوئیوں کی موافقت پر شہادت دینا پڑیگا بصورت تمام ثابت کیا جاویگا پس اسجا یہہ بولنا
کافی ہے کہ وہ نجات جو جسم دار فرزند خدا کے کفارے و خون بہنے سے ہے اور جو ابتدا سے کتب منسوخ میں سہو ہوئی ہے
فرقانکی راہ نجات سے جو محمد پر ایمان لانے اور خیر خیرات و نیکی کرنے سے ہے عین اختلاف رکھتی ہے پس اگر یہی راہ اول
راست ہے تو بضرور راہ اخیر باطل ہوگی بلکہ اگر کفارہ مسیح روح اسکو حقدار بہشت بناتا ہے تو دین محمد نام جہنم میں
دوزخی کرواتا ہے۔

اب ناظر محمدی ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہیے کہ اسباب میں جو خدا تعالی ہوئی ہے سو شہادت کا کل سلسلہ
خاطر خواہ موجود ہے اسکی معرفت سے روح القدس اپنی عنایت سے اسکے دل کو قائل کرے اولاً بتلایا گیا
کہ فرقانکی نیچے آنیوالی آیت میں انجیل کی حقیقت پر پوشیدہ ہدایت دی گئی ہے عیسے فرزند مریم کو اسکے عہد
کے آگے دی گئی تھی سو شہادت کو اثبات کرنیکے لئے پیغمبر ... ہم اسکو انجیل جسمیں ہدایت و نور
سمایا ہے اسکے آگے دی گئی سو شہادت کو اثبات کرنے کی خاطر دی بلکہ انکے لئے جو خدا ترس ہیں ہدایت و نصیحت تا کہ
وے جو انجیل پاتے ہیں خدا اسمیں فرمایا کیا ہے ویسا انفصال کریں اور جو کوئی خدا اسمیں فرمایا کیا ہے ویسا انفصال نہ کریگا
سو گنہگار ہے آیت کے مضمون میں ناظر محمدی ان علیحدہ علیحدہ باتوں کو لحاظ کیا چاہیے اول یہہ کہ محمد کہتا ہے کہ
انجیل عیسے پر نازل ہوئی تھی سو کتاب توریت کو اثبات کرنے کے لئے اتری دوم یہہ کہ خدا سے ہدایت و نصیحت
ہے سوم یہہ کہ خدا اسمیں فرمایا کیا ہے ویسا لوگ عمل کریں چہارم یہہ کہ سب لوگ جو خدا اسمیں فرمایا کیا ہے ویسا عمل نہ کریں

گنہگار ہونگے انجیل کے بابہ محمد کا اظہارِ سنجیدہ یہی ثانیاً بتلایا گیا کہ جوابدارانِ انجیل یحیےٰ و عیسےٰ مسیح و حواریان
ہین بلکہ انکی تعلیم کیا تھی بصفوتِ تمام دکھلائی گئی ہے چنانچہ یحییٰ کے بابہ مین ٹھہرایا گیا کہ وہ ہمیشہ مدعی یہ تھا کہ عیسےٰ
مسیح حلوانِ خدا ہے جو عصیانِ دنیا کو اٹھا لیجاتا ہے اور عیسےٰ مسیح کے حق مین ثابت ہوا کہ وہ اپنے بابہ مین یہہ گواہی دیا
کرتا تھا کہ مین نہ اُسکو سہت کھتا ہون بلکہ نجاتِ انسان کے واسطے جان فدا کرنے کی خاطر آیا ہون اور حواریون کے
بابہ مین دکھلایا گیا کہ وے مسیح کی موت اور جی اٹھنے پر دیکھے ہوئے شاہد ہو کر یہہ گواہی دیا کرتے تھے کہ خدا نے بزرگون سے
کیا تھا سو وعدے و قربانیانِ موسی سے ظاہر ہوتی ہی حقیقت و انبیائے عبرانی کے پیشگوئیاں سب کفارۂ مسیح سے پورے
ہوگئے تھے بلکہ مسیح کی قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے زیر سما الغنی اولادِ آدم کے لئے دوسری کوئی نجات نہین ہے
اور دیکھو اِس شہادت کی معتبری و راستی کو ثابت کرنے کی خاطر وے اپنا جان بھی دریغ نہ کئے پس جوابدارانِ
انجیل کی شہادتِ متفق سے یہہ حقیقتِ اہم بخوبی ثابت ہوتی ہی یعنے نجاتِ انسان تمام و کمال موت و کفارۂ عیسےٰ
مسیح سے ٹھہرائی گئی ہی چونکہ محمد خود صرف اصلیتِ انجیل پر نہین بلکہ اُسکے جوابدارون کی راستی و معتبری پر
شاہدی دیتا ہی وہ مقدمہ جو ہمکو ثابت کرنا لازم تھا سو انصرام کو پہنچا ہی یعنے محمد مصطفےٰ خود اُس نجات
پر جو کفارہ و خون بہنے سے ہی بچائے گواہ ہے

اگر ناظرِ محمدی محمد کے بہ نسبت اِس سلسلۂ شہادت کو شروع سے آخر تک جانچیگا
تو معلوم کریگا کہ یقیناً نجاتِ مسیح سے انجام پاتی ہے کیونکہ محمد فرقان مین یحیےٰ و عیسےٰ مسیح و حواریون کی معتبری
پر شہادتِ عزت بخش گذارتا ہی اور یحیی پیشرو مسیح مقرر ہو کر اُسکے بابہ مین یہہ گواہی دیتا ہی کہ وہ فرزندِ الٰہی اور
حلوانِ خدا جو عصیانِ دنیا کو اٹھا لیجاتا ہی اور عیسےٰ مسیح خود شہادتِ یحیی کو تقویت دیکر کہتا ہی کہ ہان مین خدا کا
فرزند ہون بلکہ عصیانِ دنیا کی خاطر مین اپنا جان بخشتا ہون اور حواریانِ مسیح اپنے آقا کی موت اور جی اٹھنے اور

آسمان پر جانے پر دیکھے ہوئے شاہدان ہو کر بالاتفاق مشہور کرتے ہیں کہ اولادِ یعنی آدم کے واسطے فرزندِ خدا کی محبت و موت
و کفارے سے ہی سو نجات کے سوائے دوسری کوئی نجات نہیں ہے علاوہ یہ شاہدین بکمالِ مستی کی راستی و معتبری کو
ثابت کرنے کے لئے اپنے جانِ عزیز کو دریغ نہیں کئے پس ان کے ابتدا میں ٹھہرائی گئی ہے سو ماننے فرقانِ عیسویوں
کی معتبری میں شہادت دیتا ہے بلکہ محمد مصطفیٰ خود نجاتِ مسیح پر گواہ ہے بصفوتِ تمام ثابت ہو چکی ہے اس
مقدمے میں محمدؐ کا شکر نہیں لیکن حمد و شکر اُس خدائے اعظم کے لئے سزاوار ہے جو اپنی قدرتِ کامل سے مکاروں کو
اپنے مکرِ خاص سے گرفتار کیا کرتا ہے وہ وہی ہے جو تعین کیا کہ محمد نہ قصداً بلکہ سہواً اُس نجات پر جو فرزندِ خدا
کے کفارے و خون بہنے سے ہی سو گواہِ مخصوص ٹھہرے۔

آخرِ کار ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہیئے کہ جس قدر محمد نجاتِ مسیح پر گواہ ہے
اُس قدر اُسکے اعترافات فرقان میں ٹھہری ہے سو راہِ نجات کے خلاف ہیں کیونکہ فرقان میں بتلائی گئی سو راہِ
نجات اللہ تعالیٰ کے اکیلوتے فرزند کے خون بہنے سے نہیں ہے بلکہ محمد پر ایمان لانے و خیر خیرات و نیکی کرنے سے ہے
اگر صورتِ مقدم راست ہو تو بضرور صورتِ مؤخر ناراست ہو گی الغرض اگر راہِ انجیل خدا سے ہووے تو البتہ
فرقانی راہ آدمی سے ہوتا ہے پس دو مختلف راہِ نجات ہمارے روبرو ہونے کے باعث ہمکو نہایت ضرور ہے کہ
اُنکے درمیان انفصال کریں اُنمیں سے راہِ اول کتبِ مقدس سے پیدا ہو کر عہدِ موسیٰ سے زمانہ حواری یوحنا تک جو
انجیل کی کتابِ اخیر کا کاتب ہے کلِ انبیائے عبرانی سے نسبتی پائی سو ضرور بضرور ہے کہ ہم اُسکو قبول کریں سرِ عالم
راہِ دوم جو فرقان میں محمد مصطفیٰ سے بتلائی گئی ہے سو کتبِ مقدس کے سارے انبیا سے مختلف ہونے کے باعث ضرور
بضرور ہے کہ ہم اُسکو رد کریں کیونکہ محمد کا اظہار یہی ہے کہ توریت و انجیل خدا سے فقط نازل نہیں ہیں بلکہ اللہ
تعالیٰ روحِ انسان کو راہِ رحم و شفقت پر ہدایت کرنے کی خاطر اُن کتب کو مقرر کیا ہے چونکہ فرقان سے بتلائی گئی سو

راہ نجات کتب مقدسہ کی راست بالکل مخالف ہی ہر ایک جوئندہ عادل کو ظاہر ہوگا کہ اس کتاب کا مصنف لاالہام
تھا اگر صاف پوچھے تو تناسخ

اب ہم یہ ایک سوال اہل محمدی سے پوچھتے ہیں کہ اس بیہودہ روایت پر یعنی فرقان انجیل کو منسوخ کرنے
آیا اسکو کچھ بھی دلیل کہاں ہی کیا مسلمان ثابت نہ کرینگے کہ توریت و فرقان بالاتفاق انجیل کی اصلیت کو خوب ثابت کرتے
ہیں سوائے اسکے جو ابدار انجیل یعنی یحییٰ و مسیح و حواریان کا سب کے سب گواہی یہی دیتے ہیں کہ یسوع مسیح فرزند خدا کی
قربانی سے ہی سو نجات کے سوائے ان کے نئے دوسری کو نجات نہیں ہی پس انجیل کی سی کتاب فرقان سے منسوخ
ہونا کیا امکان ہی بہ نسبت فرقان محمدیہ نے کبھی یہ بھی دعویٰ نہیں کیا ہی اگر کرتا تو بھی ہم یہی سوال کرنا لازم جانتے
کہ خدا کا کلام غیر متبدل کتاب بے سند سے منسوخ ہو سکتا ہی کیا۔

تیسرا باب

کتب مقدسہ یہود و عیسویوں کے ہاتھ سے مبدل ہو گئے ہیں محمدیوں کی
روایت بالکل بے دلیل و باطل ثابت ہونے کے بیان میں.

کتب مقدسہ قرآن سے منسوخ ہو گئے ہیں۔ محمدیوں کی پہلی روایت بے دلیل کو خود محمد مصطفیٰ کی شہادت سے رد کر کے ہم اس قوم میں مروج ہی دوسری روایت ناحق کی طرف یعنی یہود و عیسویوں کے کتب مقدس مبدل ہو گئے ہیں رجوع ہوتے ہیں۔ اس روایت کے بابت ناظرین دیکھا جائے کہ وہ ایسی ہی کہ کوئی محمدی اسکو ثابت کرنے کے لئے کوشش نہیں کرتا ہی کیونکہ محمدیان خوب جانتے ہیں کہ اسپر دلائل گذارنا غیر ممکن ہے۔ وے اسطور سے کہنے کا سبب فقط یہی ہے کہ کتب مقدسہ کے دعوے کو دفع کرنیکے لئے دوسرا کوئی واسطہ نہیں ہے کہتے ہیں لیکن اپنے اظہار کو ثابت کرنے سے بالکل باز رہتے ہیں کیونکہ یہ زعم فاسد دوسرے سب دروغ کے سریکھا ثابت ہونا غیر ممکن ہی جس وقت کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ توریت و انجیل کس زمانے میں مبدل ہوے کس گروہ کے ہاتھ سے کس طور سے بلکہ کونسی آیات میں تب ان سوالات سے لاجواب ہو جاتے ہیں۔ الغرض محمدیان اپنی باقی رہ گئی ہی سوا ایکہی ایک وہ ہی جسکی معرفت سے وے آپکو توریت و انجیل کی حقیقت و دعوے سے بچاتے ہیں دلیل معتبر نہیں رکھتے ہیں وہ مذہب کسقدر نامعتبر ہی جو کتب مقدس کے مضمون

سے ناحق ٹھہر کر فقط روایت بے دلیل سے حمایت پا سکتا ہے جسوقت کہ ہم محمدیوں سے پوچھتے کہ تم کس سند پر جتاتے ہو کہ یہودو عیسویوں کے کتب مقدس مبتدل ہوگئے ہیں انہوں نے تھوڑے جوابدئیے کہ فرقان میں ایسا ہی چند اشارات نظر آتے ہیں مگر کو جھوٹی روایت کو مشہور کرنے کی خاطر محمدیوں کو دوسرا کوئی وجہ نہیں ہے لہذا محمد مصطفےٰ اس مقدمے میں بھی جوابدار رہنے سے پھر کتاب فرقان سے معاملہ رکھنا ہمکو ضرور ہوویگا پس ہم اسکو خدا کا کلام اور ان کی خدمت سمجھکر بغیر مسلمانوں کو پھر دریافت میں لانا مناسب جانتے ہیں ہمکو یقین ہے کہ نہ محمد صلعم سے نہ کوئی گواہ معتبر سے روایت مذکور کچھ تسلی پاویگا۔

اُمتِ محمدی محمد کو روایتِ مذکور کا جوابدار ٹھہرانے کے باعث

ناظرِ محمدی و لا لحاظ کیا چاہئے کہ محمدیان فرقان سے منسوب کرتے ہیں سو دعوی اس کتاب میں کہیں نہیں نظر آتا ہے از روئے ثبوت کے ہم اس مقدمے پر فرقان کے سارے آیاتِ مخصوص کو انتخاب کر کے یہاں داخل کرینگے چنانچہ دوسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے حق کو حماقت سے مت ڈھانپو نہ حق کو اپنی پہچانت کے خلاف پوشیدہ رکھو تیسرے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے ان لوگو جنکو کتب مقدس دئیے گئے ہیں تم حق کو حماقت سے کیوں ڈھانپتے اور جان بوجھکر حق کو پوشیدہ رکھتے ہو۔ اسی سورہ میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے اور ان میں یقیناً تھوڑے ہیں جو کتاب کو غلطی سے پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھیں جو وے پڑھتے کتاب میں ہے مگر کتاب میں نہیں ہے اور وے کہتے ہیں کہ یہ خدا سے ہے مگر خدا سے نہیں ہے اور اپنی پہچانت کے خلاف خدا کے بابت جھوٹھ بکتے ہیں۔ چوتھے سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہودیوں میں تھوڑے ہیں جو الفاظ کو اپنے مقامات سے بدلاتے اور کہتے ہیں کہ ہم سنتے ہیں اور نا فرمانبرداری کئے اور تو بھی ناسمجھکر سن اور ہم پر نظر رکھ یوں اپنے زبانوں سے حیران کرتے ہیں اور مذہبِ راست پر لعنت کرتے ہیں۔ پانچویں سورہ میں بھی یوں لکھا ہوا ہے یعنے وے کتب مقدس کے الفاظ کو انکے مقامات سے بدلاتے ہیں بلکہ وے پاتے ہیں نصیحت کا ایک حصہ

فراموش کیے ہیں اِس مقدمے سے منسوب ہیں سو فرقان کے سارے آیاتِ مخصوص ہیں اور اُنمیں سے ایک بھی اِس معنی
پر نہیں ہے کہ یہود و عیسویاں کتبِ مقدس کے مطالب کو تبدیل کیے ہیں اُن تمام منتخبات کے بابمیں اِس سے زیادہ نہیں
کہہ سکتے ہیں یعنے فریبندوں کو اُمتِ محمدؐ سے کئے زبانی جھگڑوں میں کتبِ مقدس کی حقیقت کو حماقت سے دبائے
بلکہ اسکے تھوڑے حصوں کو چھپانیکی کوشش کئے محمدؐ کی معنی صحیح یہی ہے سو خود آیات سے نظر آتی ہے کیونکہ وہ
اُن آیات میں یہود و عیسویوں پر یہہ تہمت نہیں کرتا ہے کہ وے کتبِ مقدس پر اپنا قلم چلاتے تھے مگر یہہ کہ وے اپنے بانوں
سے فریب بازی کرتے تھے محمدؐ یوں نہیں بولتا ہے کہ وے فریب دینے کے لئے کتبِ مقدس کو تبدیل کئے ہیں مگر یہہ کہ محمدؐ یوں
کو تو غریب دینے کی خاطر وے ایسا ویسا کہتے ہیں بلکہ یہ سبب ایسا کہنے کے زبانوں سے حیران کرتے تھے۔ اور پر تحریر ہوے
سو منتخبات سے ہر ایک بات پڑھنے والا معاً قایل ہوگا کہ یہود و عیسویاں محمدؐ یوں کو ایمانِ اسلام سے پھر کرتے
کے لئے کئے سو جھگڑوں پر محمدؐ نظر رکھکر صرف اُنکے پڑھنے اور کہنے اور جھوٹھ بکنے اور زبانوں سے حیران کرنے کے
بابمیں ذکر کرتا ہے یہود و عیسویاں ایسا جھگڑا کرنا اور اپنے قلم سے کتبِ مقدس کو تبدیل کرنا بالکل علیحدہ بات ہے غرض
ہم اِس بابمیں صاف صاف ثابت کرینگے کہ وے فریقوں کتبوں کو کے مضمونِ اصلی کو بہت عزیز جانکر اسکو بچا رکھنے
کی خاطر نہایت کوشش کیا کرتے تھے پس خلاف اُن بیہودہ لوگ کے جو بغیر سند و دلیل کے اپنی مرضی کے موافق
کہتے ہیں کہ کتبِ مقدس تبدیل ہوگئے ہیں فرقان خود گواہِ معتبر ہے کیونکہ اگر فرقان کے اُن آیات کی معنی حقیقی پر نظر
رکھکر ہم محمدؐ کی نیت کے خلاف شرح کریں تو اِس مقدمے کو فایدہ ہوگا کیا ہم جواب دیتے ہیں کہ نہیں ایک لحظہ ہم
قبول کرینگے کہ آیاتِ مذکور سکھلاتے ہیں کہ یہود و عیسویاں اپنے قلموں سے کتبِ مقدس کو تبدیل کئے ہیں خیر ویسا سکھلانے
سے کچھ ثابت ہوتا ہے کیا صرف فقد کو فریقوں سے بغض رکھنے کے باعث محمدؐ کا بہتان ہے اسلئے کہ وے بجرات
تمام اُسکے مسایل و دعوئی بے سند کے منکر رہتے تھے مگر شاید محمدؐ کچھ دلیل نہیں گذارتا ہے لہذا سوائے دشمنی کی افترا

پڑہنے کے اور کچھ نہیں ہے پس یہودی و عیسوی پہر سو بہتان کو سمجھا انکی حماقت یہہ بات بولنا کہ فرقان میں لکھا ہوا ہی سو
مطلق لاحاصل و عبث ہی یہاں ایک لحظہ توقف کر کر ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کیا چیز ہی وہ ایک کتاب ہی کہ اسکے مصنف
کے اظہار خیالات کے سوائے اپنے نزول پر کچھ بھی دلیل نہیں رکھتی ہے ہم فرقہ محمدی سے یہہ درخواست کرتے ہیں کہ
وے فرقان کے نزول پر ایک ہی دلیل معتبر گذرانیں بلکہ اسکے مصنف کے اظہار کے سوائے اسکی معتبری پر کچھ بھی شہادت
دکھلاویں ہمکو یقین ہی کہ وے ایسا نہیں کر سکتے ہیں کتاب فرقان ایک بشر کے ہاتھہ سے لکھی گئی تھی جس نے کہ گروہ کو خدا
بحکم مخصوص بنی اسرائیل سے بالکل جدا کر دیا تھا وہ معجزے کی معرفت سے کچھ نسبتی نہیں پاتا ہی بلکہ پیشگوئی بھی
نہیں رکھتا ہی اسکی عبارت کتب مقدس کی عبارت سے بالکل منفق ہی بلکہ اسکا مضمون موسی و انبیا و عیسی مسیح کے
مسائل کے خلاف ہی لہذا محمد کے اظہار بے دلیل کے سوائے اس کتاب کی معتبری کے باب میں جس پر مسلمان اپنے ارواح
لاثمون کو خطرہ میں ڈالتے ہیں دوسری کوئی سند نہیں ہی سوائے اسکے ہم اپنے اگلے بابوں میں ان دو باتوں کو بدرستی
تمام ثابت کر چکے اول یہہ فرقان توریت و انجیل کے الہام کو بلا شبہ اعتراف کرتا ہی دوم یہہ وہ ان کتب کے خلاف
تعلیم کر کے صاف صاف دکھلاتا ہی کہ اپنا اصل خدا سے نہیں ہی جب تک کہ کوئی محمدی اس رسالے کے مذکور بابوں کی دلایل
کو باطل نہ کریگا تب تک فرقان اہل کتاب کے عزیز ہیں جو ان دلایل سے بگڑ گیا ہی یعنی اپنے مصنف کی لاالہامی و ناراستی
پر گواہ مخصوص کے سے کھڑا رہیگا اگر کوئی محمدی سمجھے کہ آپ ان دلایل کو باطل کر سکتا ہی تو کوشش کرے
اور فوراً پہچان لیگا کہ انکو باطل کرنا غیر ممکن ہی مگر ہمکو فرقان پر بہت غلطی کا ناظر رہتا ہی اسلیئے کہ وہ دل
انسان کو کتب مقدس سے تمام و کمال برگشتہ کرنے کے لیئے بیہودہ اتنے والی جھوٹھ کو مشہور کرتا ہی چنانچہ ۹ ویں سورہ میں
یوں لکھا ہوا ہی یعنی یہود کہتے ہیں کہ عزیر فرزند خدا ہی اور عیسویان کہتے ہیں کہ مسیح فرزند خدا ہی یہہ آیت یہود پر
صرف بہتان بلکہ سراسر جھوٹھ ہی کیونکہ کوئی یہودی نہیں بولتا بلکہ کبھو نہ بولا ہوگا کہ عزیر فرزند خدا ہی اگر

کسی محمدی کو اِس بات پر شک ہو تو وہ پہلے ہندوی سے جسکے ساتھہ ملاقات کا اتفاق ہوگا دریافت کرے اور جلد ہی اِن باتوں کی جھو
ٹھہ پر دلیل وافر حاصل کریگا۔ فرقان کے ۵ ویں سورۃ میں بھی عیسویوں کے بیچ آنیوالی جھوٹی آیت لکھی ہوی ہے یعنے وے کافر ہیں
جو کہتے ہیں یقیناً المسیح فرزند مریم ہی یہہ تہمت جو محمد عیسویوں کے حقمیں ٹھہرایا چاہتا ہی بالکل جھوٹھہ ہی کیونکہ کوئی عیسوی
نہیں کہتا کہ المسیح فرزند مریم ہی مگر اگر ایسا بولے تو الوہیت سے پدر و روح القدس کو خارج کریگا۔ عیسوی یہ کہتے ہیں کہ الوہیت
میں تین ذات پاک موجود ہیں یعنے پدر و کلام ✠ و روح القدس اور ہر ایک ان میں ایک ہی کنہہ ہی جس وقت کہ مسیح کا ذکر کرتے ہیں تو کہتے ہیں
کہ وہ فی الحقیقت خدا کا فرزند ابدی ہی فرقان کی یہ بات نہیں ہی بلکہ کتب مقدس سے اسکے خلاف یہاں گذارے گئے سو
امثال کے بعد ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر محمد یہود و عیسویوں کے بابت یہہ کہتا ہوتا کہ وے اپنے قلم سے کتب مقدس کو تبدیل کیئے ہیں تو
ایسی شہادت نامعتبر بات کو ثابت کر سکتی ہے بیشک نہیں سکتی و حقیقت یہہ ہے کہ ایک قدردان سے حقارت کی جاوے گی اما
محمد کے حقمیں منصفی کریں تو اعتراف کرنا ضرور ہی کہ وہ فرقہ مذکور پر بھی ایسا بہتان نہیں کیا ہی یہہ کیفیت وہ کیا یا نہ کیا
سو ضروری بات نہیں ہی کیونکہ ہم آگے اُسکو اور اُسکے تحریرات کو شبہہ ہونا خوب ٹھہرا چکے ہیں بلکہ ہم یہہ سکھتے ہیں کہ ایسی شہادت
اُس سے ثابت ہوا ہی کہ محمدیان کتنی ہی کوشش زیادہ کرنے کے واسطے کریں تو روز قیامت تک کام نہ آویگی
محمدیوں کی اسنادِ فخری کو جسے وے دلیل کے سوا یہود و عیسویوں پر ناز
کرتے ہیں جھوٹی و لاحاصل ثابت کر کے اب ہم اس تجویز پر کہ کتب مقدس فرقہ مذکور سے مبدل نہیں ہوئے ہیں چند
قایل کرنیوالے دلایل گذارتے ہیں یہ دلایل ایسے معقول و منقول ہونگے کہ اگر آدمی دیوانہ یا متعصب نہ ہو تو انکو قبول
کرنا ضرور ہوگا۔

اولاً بہ نسبت یہود ناظر محمدی لحاظ کیا جاوے کہ محمد کہتا ہی کہ صرف میرے ساتھہ حسد پیدا کرنیکے باعث

✠ یعنے کلام جو زمانے کے کار فیاض کی خاطر جسمدار ہوا۔

جلال کو پھر حاصل کرے تب موسے اور سب نبیوں کی کتب سے شروع کر کر ان تمام کتابونکی جو باتان اپنے حق میں
کھولکر بیان کیا ہے اسی باب کی ۴۴ وین آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے وہ ان سے کہا جب وقت میں تمہارے ساتھ تھا
یہی باتان میں تم سے کہتا تھا کہ جو کچھ موسے کی شرع اور پیغمبروں کے کتابوں اور زبوروں میں میرے حق میں لکھا گیا ہے سو
کامل ہونا ضرور ہے تب انکے ذہن کو کھولا تا کہ کتابوں کو سمجھیں اور انسے کہا کہ اسی طور سے لکھا ہوا ہے اور اسی طرح
ضرور تھا کہ مسیح رنج کھینچے اور تیسرے دن مردوں میں سے اٹھے اور یروشلم سے لیکے تمام قوموں میں توبہ اور گناہوں کی
بخشش کی منادی اسکے نام سے کی جاوے سوائے اسکے مسیح مدام بلکہ سنجیدگی تمام مشہور کرتا تھا کہ توریت
کامل ہوتی تک اسکا ایک نقطہ یا ایک شوشہ ہرگز نہیں جاتا رہیگا کیونکہ آپ ہی کتاب و کتب انبیا کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ
پورے کرنے آیا تھا چنانچہ متی کے ۵ وین باب کی ۱۷ وین آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے یہہ گمان مت کرو کہ میں
توریت اور پیغمبروں کے کتابوں کو ضایع کرنیکے واسطے آیا ہوں میں مٹانے نہیں بلکہ کامل کرنے کے لئے آیا ہوں
کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جبتک آسمان و زمین آخر نہہووین توریت سب کامل ہوئی تک اسکا ایک نقطہ یا ایک
شوشہ ہرگز نہیں جاتا رہیگا ۔ اگر یہود کتب مقدس کو تبدیل کرکر جھوٹے بنائے ہوتے تو ممکن نہیں کہ عیسے مسیح ایسا کہتا کیونکہ
ایسا کہنے سے گویا وہ بولا ہوتا کہ میں بھی وسکے جھوٹھہ سو تمہہ کو پورا کرنے آیا ہوں الغرض عیسے مسیح کتب مقدس
کو تبدیل کرنیکے واسطے یہود پر کبھی تہمت نہیں کیا سو اس بات سے خوب ثابت ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ انکو تاکید کرتا
کہ تم کتب اپنے شاہد ہونے سے ویسے ہوشیاری تمام انکو تلاش کریں چنانچہ یوحنا کے ۵ وین باب کی ۳۹ وین
آیت میں یوں لکھا ہوا ہے یعنے تم کتابوں میں ڈھونڈھو کیونکہ گمان کرتے ہو کہ انمیں ہمارے لئے ہمیشہ کی حیات
ہے اور وہی ہیں جو میرے بابمیں گواہی دیتے ہیں پس یہود محمد سے حسد زیادہ کرنے اور دین اسلام سے بیزار ہونگے
بابمیں تم اور پر داخل کئے ہیں سو آیت فرقان سے بلکہ تعلیم و عادت عیسے مسیح سے بھی خوب ثابت ہوتا ہے کہ زمانہ

محمدؐ کے قبل کُتبِ مُقدس یہود کے ہاتھ سے مُبتدّل نہ ہوے تھے۔

اِس مُقدمے پر اور ایک دلیلِ اُستوار موجود ہی ناظرِ محمدی اُسپر ہوشیاری

تمام لحاظ رکھے یعنے عہدِ ابراہیم سے زمانۂ عیسے مسیح تک یہود اپنے تئیں دنیا کے دوسرے اقوام سے بزرگ جانتے تھے

بلکہ آجکے روز بھی اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں پس وے ایسا خیال کرینکا کیا سبب تھا بے شک البتہ اسلئے کہ اللہ تعالی اُنکے باپ

ابراہیم کو دُنیا کے اقوام سے چن لیکر اُس سے وعدہ کیا کہ مسیح تیرے نسل میں پیدا ہوگا سوائے اِسکے خدا اُسکی

اولاد کو اپنی بندگی پر تعین کر کر معبد و توریت و امامان و پیغمبران اُنہیں مقرر کیا علاوہ اُنکو اپنے بندے

ٹھہرا کر آپ اُنکا خدا کہلانا قبول کیا بلکہ اپنی عنایت سے اُنہیں سرفراز کر کر سب دشمنوں سے محفوظ رکھا اُن

سارے نعماتِ مخصوص کے باعث عبرانیان یہہ خیال کرتے تھے کہ دُنیا کے اقوام میں سے فقط آپ حقدارِ نجات

ہیں اسلئے دوسرے اقوام کو محقّر جانکر اپنے تئیں بزرگ سمجھتے تھے۔ اُنکی حماقت یہی تھی کہ خدا کی عنایتِ دنیوی

کو اُنکی نجاتِ روحانی سے شامل کرتے تھے سچ ہی کہ وے وہی قوم تھیں جسمیں مسیح پیدا ہونا تھا سو ٹھہرنے بلکہ

وہ موجود ہوے تک اُسکے ظاہر کرنے والے مذہب کے پیروان مقرر ہونے سے لازم تھا کہ خدا اُنکو سب اقوام کے اوپر

عنایتِ دنیوی اور نعماتِ مذہبی سے سرفراز کرے۔ مگر خدا تعالی صرف اُنکو نجات بخشنے کا وعدہ نہ اُسنے ابراہیم سے

کیا بہر کیف وے خدا کی عنایتِ دنیوی کو اُسکے ارادے پر نہیں بلکہ اپنی غروری کے مطابق تشریح کرنے سے

اپنے تئیں بزرگ جانکر دوسروں کی حقارت کرتے تھے۔ پس ایسی بد دماغی قوم رکھنے سے یہود جس چیز کو اپنے

حقوق و نعمات و نجات کی سند بزرگ جانتے تھے کیا توریت نہ تھی خدا کا ابراہیم کو چن لینا اور ہدایتِ دنیا بلکہ اُسکے عہد

اور وعدہ کرنا وہاں نہیں دیکھتے تھے کیا۔ اِسلئے کُتبِ مُقدس اُنکی نظر میں بہت عزیز ٹھہرے تھے۔ اُن کتب میں فرشتہ ہوا تھا

مذہبِ پاک کو پیارا جانتے تھے کیونکہ وے نفسانی ہو کر مذہبِ الہی سے ہمیشہ برگشتہ ہوتے تھے۔ مگر بد دماغی قوم

نے فقط اپنے تئیں حقدارِ نجات سمجھکر کتبِ مقدس کو نہایت عزیز رکھتے تھے۔ فرقان کے دوسرے سورہ میں یہود کے اِس زعمِ فاسد کے بابمیں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کہہ اگر خدا کے پاس محلِ اخری دوسرے لوگوں کے سوا خصوصاً تمھارے لئیے موجود ہی تو موت چاہو اگر تم سچ بولتے ہو۔ پس ناظر دیکھا چاہیئے کہ یہاں فکر ہوا ہی سو تصور کتبِ مقدس کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے اولادِ ابراہیم کتئیں اتنی بخشا یہاں تک کہ قومِ محمدی اُنپر کرتی ہی سو یہہ نا کچھ عجب وے اپنے کتبِ مقدس تبدیل نہ ہونے کی خاطر اُن کتب میں شمار ہے سارے الفاظ و حروف کو ہوشیاری تمام گن لیتے تھے پس اِس بات سے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ قبول کیا جاوے کہ عبرانیاں توریت کو اپنے نعماتِ دنیوی و نجاتِ ابدی کی سندِ بزرگ جانکر نہایت عزیز رکھتے تھے بلکہ عہدِ محمد کے قبل تبدیل کرنے اور نا معتبر ٹھہرانے کے لئے کچھ وجہ نہ رکھتے تھے۔

اب ناظر پر ظاہر ہوگا کہ اگر محمد یہود پر یہہ بہتان کیا چاہتا تھا کہ وے اپنے قلم سے کتبِ مقدس کو تبدیل کئے ہیں تو اُنکی مراد یہی تھی کہ آپ نمود ہونیکے بعد یہہ کارِ کفر انجام کو پہنچاتے ہیں فی التحریف وہ یوں کہتا ہی کہ خدا کی نظر میں مذہبِ راست اسلام ہی اور یہود اُس سے برگشتہ ہوئے جبتک کہ شناخت (یعنے شناختِ محمد و رسالتِ فرقان) اُنکو پہنچی اُسکے بعد جیسا وہ کہتا ہی وے حاسد ہو گئے پس اِس مقدمے کی طرف متوجہ ہو کر ہم فرقان میں موجود ہی سو شہادت کے موافق محمد کو پھر دریافت میں لاوینگے بہر کیف ہم نہیں بولتے ہیں کہ محمد نے یا اُسکی اُمت نے یہہ سیکھا ہو جو یہہ بہتان کیا ہی ہمکو یقین ہی کہ فرقان اِس بات کو نہیں دکھلاتا مگر محمدیاں وہ کتاب ایسا ہی دکھلاتی ہی سو چند ادعوی کرنے سے ہمکو ضرور ہی کہ یہہ بہتان کسقدر معتبر ہی سو ہوشیاری تمام تحقیق کریں۔

ناظرِ محمدی دیکھا چاہیے کہ فرقان چند مقامات میں تفصیلوار شہادت دیتا ہی کہ یہود محمد کے

دعوے اور وحیوں سے بے نہایت نفرت کرکے علانیہ حقارت کرتے تھے مگر فقط اسلام سے برگشتہ نہ ہوئے بلکہ اسکو ٹھٹھے و مسخری میں اڑایا کرتے تھے چنانچہ فرقان کے تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے کیا تو نے اُن لوگوں پر لحاظ نہیں کیا ہی جنکو کتب کا ایک حصہ دیا گیا تھا وے کتاب اللہ کی طرف دعوت کئے گئے کہ وہ اُنکے درمیان انفصال کرے تب بعض اُن میں کے اپنی پیٹھ پھیر کر بہت دور نکل گئے۔ ۵ ویں سورے میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے اے مومنان اُن لوگوں جنکو تمھارے آگے کتب مقدسہ دئے گئے تھے یا کافروں کو اپنے دوستوں کے لئے مت چنو جو تمھارے مذہب کا ٹھٹھہ و مسخری کرتے ہیں۔ تیسرے سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تو یقیناً دیکھیگا کہ مومنوں سے سخت تر عداوت رکھنے والے یہود ہیں پرستش پرست ہیں۔ کونسے الفاظ زیادہ صفائی سے ظاہر کرسکتے کہ کسقدر اولاد معرور ابراہیم اُس فرزند اسماعیل اور اسکے وحیوں سے نفرت رکھتی تھی محمدؐ اِس بات کو پوشیدہ نہیں رکھتا ہی کہ عبرانیاں اپنی چال سے ظاہر کیا کرتے تھے کہ اُن کے خیال میں اسلام لایق نہیں تھا کہ کوئی یہودی اُسپر غور کرے پس یہود محمدؐ اور اُسکے وحیوں سے اتنی حقارت رکھنے کے باوجود کیا اغلب تھا کہ وے ایسے شخص کی خاطر اپنے کتب مقدس کو تبدیل کریں اگر ہم یاد رکھیں کہ یہود بد دماغی قوم کے سبب سے توریت کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے لئے کیا شوق و ذوق رکھتے تھے بلکہ انکا فخر و امید نجات انہیں کتب کے ساتھ کسقدر متعلق تھی تو مرنا اقرار کرینگے کہ نہ آپ کتب مقدس کو تبدیل کریں نہ دوسرے کسیکو تبدیل کرنے دیویں اُن کتب سے وے سمجھتے تھے کہ دنیا کے سارے اقوام کے برعکس ہم حیات ابدی کے لئے مقرر ہیں۔ گو کہ یہہ گمان بالکل نادرست تھا تاہم انکو اپنی نظر خاص میں نہایت سربلند کرتا تھا ازین باعث اگر یہود محمدؐ کسے انسان کے لئے اپنے حقوق و نعمات کی سند بزرگ کو تبدیل ہونے دیتے تو نہایت عجب معلوم ہوتا۔ سوا اِسکے اللہ تعالیٰ انکو اپنے کلام کے باب میں حکم مخصوص کیا تھا کہ وے اُسمیں نہ افزود کریں نہ کچھ گھٹا دیویں چنانچہ موسے کے ہاتھ سے کتاب استثنا کے چوتھے باب کی دوسری آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے تم

تمکو علم کرتا ہوں سو کلام میں تم نہ افزود کروگے نہ کچھہ کم کروگے تا کہ تم خداوند اپنے خدا کے احکام جو میں تمھیں حکم کرتا ہوں بجا لاؤ۔ خدا ایسی عبارت سنجیدہ پانے بعد بلکہ محمد اور اسکے مسائل سے اتنی حقارت رکھنے کے باوجود کیا ممکن تھا کہ

یہود کتب مقدسہ کو تغیر کرنے سے تعصب مند ہو کر اپنے تئیں جوابدار ٹھہراویں اللہ کے کلام کو تغیر کر کے جو تمام انسان سے صادر ہوتے ہیں سو گناہوں سے گناہ کبیرہ ہی بلکہ اُسکی جوابداری نہایت خوفناک ہوویگی بہت ثابت و نیز کو معلوم ہوگا کہ ممکن نہیں کہ یہود یا دوسرا کوئی فرقہ ایک شخص کی خاطر جسکی تعلیم ناراستی و دعوی سراسر تہمت و مسخری کے انکے لئے اور کچھہ نہ تھا ایسا گناہ کیے۔ ان تمدنوں سے جو فرقان کو کتاب الہامی سمجھتے ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ اگر ان ہی میں کوئی فریبی لکھکر آپ خدا کا پیغمبر آخر و برگزیدہ ہونے کا دعوی کرے تو وے فرقانی عنصری کو قبول کرینگے کیا یا اسکے تبدیل پر کچھہ وجہ دیکھینگے کیا۔ مثلاً کئی سال کے قبل امریقہ ملک سے ایک نبی بار جوزف اسمتھ نام اسی بدستور کیا مارمن نامی ایک کتاب لکھکر اپنے تئیں پیغمبر زمانہ آخر مشہور کیا بلکہ مارمنت نامی ایک فرقہ جسکے اب ہزاران پیروان موجود ہیں جمع کیا پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ جوزف اسمتھ کا جمعیہ کو شہرت دینے سے محمدیاں فرقان کو تغیر کرنیکا وجہ رکھنے میں کیا۔ اگر نہیں تو محمد مصطفے و خاتم مشہور کرنے کے باعث یہود کیا واسطے اپنے کتب مقدسہ کو تبدیل کریں محمدیان اسکا سبب بتلایا چاہئے۔

ناظر محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر محمد کے موجود ہونیکے بعد یہود اپنے کتب مقدسہ کو تبدیل کیا چاہتے تو ایسا کرنا ممکن نہ تھا کیونکہ زمانہ مسیح سے خروج محمد تک جو ۶۰۰ سال کے ہیں کتب مقدسہ فقط یہود کے علاقے میں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ایک ملک کے عیسوی کی حفاظت میں تھے زمانہ مسیح کے پیشتر کتب عتیق بے شک علاقہ یہود میں تھے مگر عہد مسیح سے وے کتب ولایت ایشیا و افریقہ کے بہت سے ملک کے قوام کے ہاتھہ لگے تھے اسلئے یہود کو زیادہ قدرت نہ تھی کہ وے اپنی حرکت فاش ہونیکے بغیر ان کتب کو تبدیل کریں کیونکہ اگر وے ان میں موجود تھے سو نقول کو تبدیل کر کے جھوٹے ٹھہرا ہوتے تو دنیا کے علیحدہ علیحدہ اقوام عیسوی میں موجود تھے

سو نقول کو تبدیل کرنیکی قدرت نہ رکھتے ہوتے سوائے اِسکے اگر اُنمیں مروج تھے سو سارے نقول کو تبدیل کرتے تو ظاہر
ہی کر دیوے دخل کئے تھے سو آیاتِ تعلّقی ترسا اقوامِ مذکور میں مروج تھے سو نقول سے ظاہر ہو جاتے بلکہ یہ اقوام ہوویں
کی اِس شرارت کو فاش کرنا مناسب جانتے ہم محمدیانِ ہند سے پوچھتے ہیں کہ اگر تم فرقان کو کسی جلسہ میں تبدیل کیا چاہیں
بلکہ ہند میں ہی سو یہ ایک نقل کو چند مقامات میں فی الحقیقت تبدیل کر بیٹھو کیا تم فارسیوں اور عربوں میں بلکہ ولایت
ایشیا و افریقہ کے علیحدہ علیحدہ اقوامِ محمدی میں مروج ہیں سو نقول کو تبدیل کر سکوگے اگر نہیں تو وے اقوام آپ سکھتے ہیں
سو نقولِ صحیح سے ہند میں مروج ہیں سو نقول میں تم دخل کئے تھے سو آیاتِ تعلّقی کو پہچان سکینگے کیا اور وہی اقوام
محمدیانِ ہند کی اِس حرکتِ زبون کو فاش کرنا اپنی خدمتِ ضروری نہ جانینگے کیا ہم اِس سے زیادہ کہہ سکتے ہیں چنانچہ
اگر دنیا میں ہر سارے اقوامِ محمدی تبدّلِ فرقان پر متفق ہو ویں تو بھی یہ حرکت بجز فاش ہونے کے عمل میں لانا غیر
ممکن ہووے کیونکہ فرقان کے نقولِ صحیح زبانِ اصلی عربی میں ولایت کے اکثر اقوامِ عیسوی کے بڑے بڑے کتب خانوں میں محفوظ
رکھے جاتے ہیں جنکی معرفت سے محمدیان دخل کئے ہوئے سو آیاتِ تعلّقی جلد پہچانا جاویں پس اگر محمد مصطفےٰ یا محمدیان
ہم سے کہیں کہ محمد ہوئے بعد کتبِ مقدسہ یہود سے متبدّل ہوئے تھے تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ ہمارے پاس ہی اور کتابِ
ہی کے مطابق ہم اُنکو جواب دے سکتے ہیں کہ تم صرف دروغ گوئی کرتے ہو اور وے کتنی بھی چالاکی اِس سے کوشش
کریں تو اِس تہمت کو دفعہ نہ کر سکینگے کیونکہ یہود و عیسویوں میں مروج ہیں سو نقولِ توریت آج کے روز تک عینِ موافقت
رکھتے ہیں

اِس مقدمے پر بہت سی شہادت باقی ہے بلحاظِ محمدی ثانیاً لحاظ کیا چاہئے کہ کوئی شخص ایسی کتاب کو جو اپنے
دینی فخر کو شستی دیتی ہے تبدیل کرنیکا ارادہ نہیں رکھتا ہے پر فخرِ مذکور کی توڑنے والی کتاب کو تبدیل کرنے کے لئے البتہ ترغیب
عظیم معلوم ہوتی ہے اگر یہہ بات سچ ہو تو یہہ محمد مصطفےٰ کے باعث نہیں بلکہ بہ سبب ایسے ہے کہ کتبِ عتیق کو

تبدیل کرنیکی ترغیب پائے تھے کیونکہ حق یہ ہے کہ اگرچہ وے نبوتِ مسیح و محمدؐ کے منکر ہیں تاہم اُن کے کتب مسیح کی الوہیت و کفارہ
کی شہادت سے بھرے ہوئے ہیں لیکن فقرہ نبوتِ محمدؐ اُنمیں بالکل نہیں ہے یہ کیفیت ایسی اہم ہے کہ ہم اسکے بابمیں تھوڑا سا
بیان کرنا اپنی خدمتِ ضروری جانتے ہیں

قوم یہود اپنے باپ دادوں سے قتل ہوا تھا مسیح کے ساتھ کسقدر عداوت رکھتے ہیں
سو محمدیان خوب جانتے ہیں وے نہ فقط محمدؐ کے سبب سے اسکی الوہیت کا انکار کرتے ہیں بلکہ اسکو سب پیغمبروں میں فرزندہ عظیم
سمجھتے محمدؐ اگرچہ فرقان میں بھی اُسکی الوہیت کا انکار کرتا ہے تاہم اُس کتاب کے بہت سے آیات میں اُسکو اللہ تعالیٰ کا نبی بزرگ
اقرار کرتا ہے اور اُمتِ محمدؐ بھی اسکے مرتبۂ نبوت کا اعتراف کرتی ہے مگر یہود اِسبات کو صرف انکار نہیں کرتے بلکہ اُسکے نام
سے بھی نفرتِ کامل رکھتے ہیں اگرچہ اکثر محمدیان یہود کی اِس عداوت سے خوب واقف ہیں تاہم اُنمیں سے بہت کم نکلینگے جو اُسکے وجہ
کے بابمیں آگاہی کامل رکھتے ہیں پس لازم ہے کہ ہم اِسبات پر بھی تھوڑا سا بیان کریں چنانچہ ہزارہا سال سے نجاتِ دنیا کی
خاطر مسیح کا آنا وعدہ کیا گیا تھا بلکہ اسکے موجود ہونے کے لئے وہ انبیا نبی پیشگوئی کیا تھا سو وقت آپہنچا تھا اور
یہود روز بروز اُسکے ظہور کے منتظر تھے مگر وے ایک عظیم و شاندار دنیوی شہزادے کے منتظر تھے جو قومِ اسرائیل
کو شہنشاہِ روم کی تابعداری سے آزاد کر کے بے نہایت سربلند کرے یعنے ایک شہزادہ جو ہر ایک بابت میں حلیم و غریب و مجہول
عیسےٰ کا مقابل ہووے مسیح کی افلاسی و انکساری ذات یہود کے خیالِ مذکور سے عین خلاف تھی بلکہ وہ مشہور کرتا
تھا سو علاوہ جزی بخشش یا اِس قوم کے اماموں و حاکموں کی غروری و ریاکاری سے بالکل مقابلہ کرتے تھے اسلئے وے اُسکے
دعوئ مسیحائی سے بے نہایت نفرت کر کے عداوت و بغض سے بھر گئے اُسکو پکڑ کر فتوے لوائے اور مار ڈالے سوائے اسکے
وے بددعا مانگے کہ اِسکے خون کے سزاوار ہیں سو غضبِ الٰہی ہم پر اور ہماری اولاد پر ہووے اور خدا تعالیٰ اُس بددعا
کے مطابق انکو انکی بے ایمانی میں رکھ چھوڑنے سے وے آجکے روز تک اُسی سے اپنے دلوں کو سخت کر لیتے ہیں انہیں باعث

قوم یہود عیسیٰ مسیح کے نام سے نہایت دشمنی و حقارت رکھتے ہیں بلکہ یہہ عداوت ایسی شدید ہی کہ اسکو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ حالت بغیر قدرت غیبی ابلیس نہیں ہو سکتی پس لایق لحاظ ہی کہ عیسیٰ مسیح سے عداوت بے نہایت رکھنے کے باوجود یہود توریت کے مضمون اصلی کو کامل بحال رکھنے کے واسطے ایسا تیرا شوق رکھتے ہیں کہ اس کتاب کے بے شمار آیات کو جو عفوِ عصیان فقط کفارے و خون بہنے سے ہو سکتا ہی سو بتلاتے ہیں بلکہ اُنہی قسم کی آیات کو جو نجات انسان کے لئے مسیح کا عذاب و موت ظاہر کرتے ہیں سو توریت سے کبھی نہیں مٹا دئیے ہیں گو کہ صلیب کے ۹۰ برس قاتلان مسیح کے سو حرکات و کہے سو الفاظ جیسا اشعیاہ ۷۰۰ سال و داؤد ۱۰۰۰ سال کے قبل پیشگوئی کئے تھے توریت کے صحیفوں میں صاف صاف نظر آتے ہیں تاہم وے گستاخی کر کر ایک آیت کو بھی تبدیل نہ کئے ہیں کتاب اشعیہ کے ۵۳ ویں بابمیں اور زبور کے ۲۲ ویں قصیدے میں اور کتاب دانیال کے ۹ ویں بابمیں اور کتاب زکریا کے ۱۲ ویں بابمیں پیش پیشگوئیاں عجیب بلکہ کتب موسوی کے ان سارے آیات بے شمار جو نعمت عفوِ عصیان کو از راہ کفارہ و خون بہنے کے بتلاتے ہیں سو اب تک توریت میں موجود ہیں اِن نوادر جواہر کو اس بیان کو تمام کرکے ہم تمکو اور کیا زیادہ کہیں کتب مقدس کے مضمون اصلی کو کامل محفوظ رکھنے کے باعث ہم اولاد قاتلان مسیح کی ستایش کریں کیا نہیں نہیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی دانائی و قدرت کامل کی تعریف کرینگے کیونکہ وہ یہود کی عداوت کے برعکس خود انہیں کے وسیلے سے دنیا میں مشہور کیا تھا سو حقیقت اصلی نجات کو بحال رکھا ہی۔

تبدل توریت کے بابمیں محمدیان یہود پر کرتے ہیں سو بہتان کی آزمایش کرکے

ہم اسکی رد میں ہر ایک ہی ہوش کو قایل کرنیکے لئے دلیل کافی گذار چکے ہیں جبتک کہ محمدیان اُن دلایل کے خلاف وجہ معقول و منقول نہ بتلاویں تب تک اس بات پر زیادہ حجت کرنا ضرور نہیں کیونکہ ہم اس رسالہ کو بے سبب طول طویل نہ کیا چاہتے ہیں پس کوئی بھی کوئی محمدی شہادت معتبر گذار کر اس بحث کے دلایل کو باطل نہ کئے تک ہم قوم محمدی یہود

پر کرتی ہی سو یہہ بہتان کہ باہمیں ٹھہراتے ہیں کہ انفصال پا چکا ہی اب محمدیان عیسوین پر کرتے ہیں شروع اسی بہتان کی طرف متوجہ
ہو کر حجت کو شروع کرتے ہیں

ناظر محمدی دیکھے جہانتے کہ اگر یہہ بہتان توریت سے منسوب ہو تو ممکن نہیں کہ عیسویوں اپنی حرکت
ناشایستہ ہونیکے بغیر اسکو تغیر کر سکیں کیونکہ عیسویان آپ آپ توریت کے محافظ نہ تھے یہود جو مذہب میں انکے دشمن
جانی ہیں سو وہی کتاب رکھتے تھے پس اگر عیسویان شیء مروج تھے سو نقول کو تغیر کرتے تو یہود معاً پہچان لیکر اس شرارت
کو مشہور کرنا غنیمت جانکر کبھی در گذر نہ کرتے اور ہم یہہ سوال کرتے ہیں کہ توریت کو تبدیل کرنیکے باعث یہود عیسویوں کو
رسوا کرنیکی قدرت رکھتے ہیں کیا۔ وے بالکل نہیں رکھتے کیونکہ عیسویوں میں مروج ہیں سو نقول توریت یہود میں مروج
ہیں سو نقول سے عین موافقت رکھتے ہیں یہود کی توریت عبرانی کے مضامین اور علیحدہ علیحدہ اقوام عیسوی کے نقول
کے مطالب ایکسان ہونے سے یہود عیسویوں پر تہمت نہیں کر سکتے ہیں پس اس بہتان میں جیسا ہم نسبت یہود ٹھہرائے
ہیں ویسا ہی عیسویوں کی بابت ٹھہرانا ضرور پڑا کہ انکو اپنی حرکت ناشایستہ ہونے کے بغیر تبدیل توریت کرنا غیر ممکن
تھا۔ اگر یہہ کہیں کہ توریت نہیں مگر کتاب انجیل ہی کہ وے تبدیل کئے ہیں تو ہم یہہ سوال کرتے ہیں چونکہ مضامین انجیل مطالب توریت
سے عین موافقت رکھتے ہیں سو یہہ بات کیونکر ہو سکتی عیسویوں کا لاف و فخر ہی کہ انجیل کا ہر ایک مسئلہ توریت سے ثابت
ہوتا ہی بلکہ اگر کسیوقت انجیل کے مسایل کا انکار ہووے تو فی الفور حقایق و پیشگوئیان توریت کی طرف رجوع کر کر
جواب دیتے ہیں سوا اسکے ہم آگے ثابت کر چکے ہیں کہ محمد خود اقرار کرتا ہی کہ توریت و انجیل ہر دو الہام الہی سے دیئے
گئے ہیں اور ہمارے پہلے باب میں یہہ بھی بتلایا گیا ہی کہ الہام میں بالکل اختلاف نہیں آتا ہی کیونکہ خدا اپنے کلام کو جھٹلاتا
نہ تبدیل کرتا لہذا توریت و انجیل اصلاً از طرف الہ نزول پانے سے بضرور موافقت رکھیں پس اگر انجیل عیسویوں
کے ہاتھ سے متبدل ہوتی تو البتہ بسوفت توریت سے مختلف رہے کیونکہ اگرچہ کتب اصلاً از طرف الہ نزول پانے

سے متفق ہوتے تھے تو ظاہر ہی کہ وے پہنچے سب سے اگر ایک بھی تبدیل پاتی تو موافقتِ اصلی ضایع ہو کر بالکل بگڑ کر مختلف
رہتیں پس اگر عیسایوں یعنے جاہل محمدیان کہے سریکھا انجیل کو تبدیل کرتے تو واضح ہی کہ وہ کتاب ابتک توریت سے موافقت
نہ رکھے مگر نادر بات یہی ہی کہ آجکے روز بھی ان کتب کے درمیان موافقتِ کامل پائی جاتی ہی اور یہہ دلیلِ استوار ہی کہ
نہ یہہ نہ وہ کبھی تبدیل ہوئی تھی فخرِ توریت تھا کہ اِس بات کو دکھلاوے کہ عیسےٰ مسیح وقتِ مقرری پر جسمدار ہو کر آویگا
بلکہ اپنے عذاب و موت سے عصیانِ دنیا کی خاطر کفارہ دیگا اور فخرِ انجیل یہی ہی کہ اِسبات کو ظاہر کرے کہ عیسےٰ مسیح
جسمدار ہو کر آچکا ہی بلکہ اپنے عذاب و موت سے نجاتِ انسان کے لئے ابد تک کفارہ دے چکا ہی وہ شہادت
عیسایوں کی موجبِ خوشی و خرمی ہی وے فخر کرتے ہیں کہ خوشخبریِ انجیل مقرر ہو کر آغاز سے توریت میں ثبت ہوئی تھی سو نجات
اصلی اُسے عینِ موافقت رکھتی ہی الغرض توریت کا مسئلہ عمدہ یہی ہی کہ نجاتِ انسان وقتِ مقرر پر از راہِ کفارہ و خون
بہنے کے انصرام کو پہنچے اور انجیل کا مسئلہ بزرگ یہی ہی کہ نجاتِ انسان از راہِ کفارہ و خون بہنے کے انصرام کو پہنچی ہی

ناظرِ محمدی ثانیاً بغور دیکھا چاہئے کہ عیسےٰ مسیح کے آسمان پر جانے
کی تاریخ سے سنِ ہجری تک جو قریب ۶۰۰ سال کے ہی بہت سے قایل عیسایوں زندہ تھے جنکے تحریرات محفوظ ہو کر آجکے روز
تک موجود ہیں اُن تحریروں سے ثابت ہوتا ہی کہ عرصہ مذکور میں کلیسیاء مسیح † کا ایمان جیسا آجکے روز ہی ویسا ہی تھا۔
اور دیکھو کہ فرقان بھی مسیحوں پر صاف صاف شاہدی دیتا ہی لہٰذا صرف پہلے عیسویوں کی تحریروں سے نہیں
بلکہ شہادتِ محمد سے ثابت ہوتا ہی کہ عہدِ مسیح سے زمانہ ہجری تک کلیسیاے مسیحی کے مسایل جیسا اب ہیں ویسا ہی تھے
سارے مصنفانِ مذکور کے نام یہاں لکھنا ممکن نہیں کیونکہ اِس رسالے میں گنجایش بالکل نہیں ہی از بسکہ عیسائیم انہیں سے
بعضوں کا ذکر کرکے اکتفا کرینگے پہلا انہیں سے بارنبوس ہی جو حواری پولس کا رفیق اور ہمسفر تھا جسکے تحریر

† ناظر یاد رکھا چاہئے کہ لفظِ کلیسیا سے کلِ اُمتِ مسیح کی معنی نکلتی ہی۔

میں سے ایک مکتوب آجکے روز تک باقی ہے دوسرا ہرماس جسکا نام رومیونکے نبوت کے مکتوب میں حواری پولس سے مذکور ہوا
ہی تیسرا اگنیشیوس جو حواریوں کے دنوں میں زندہ رہنے سے اغلب ہے کہ انکو دیکھا و ہمکلام ہوا ہوگا۔ اسکی تاریخ
نام آوری ۱۰۷ عیسوی میں تھی چوتھا کلیمنٹ جسکا نام بھی فلپیون کے نبوت کے مکتوب میں پولس حواری سے مذکور ہوا
ہے اسکی تاریخ نام آوری ۹۶ عیسوی میں تھی پانچواں پالیکارپ جو حواریونکا مرید بھی تھا اسکے ایام نام آوری ۱۰۸
عیسوی میں تھے چھٹا پپیاس جو یوحنا حواری کے وعظ کا سامع بلکہ پالیکارپ کا رفیق تھا اسکی تاریخ نام آوری
۱۱۶ عیسوی میں تھی ساتواں جسٹن مارٹر جو پپیاس کے بعد بیس ۲۰ سال کے یعنے ۱۴۰ عیسوی میں نام آور ہوا آٹھواں ہجیسیپوس
جو جسٹن مارٹر کے بعد تیس ۳۰ سال کے یعنے ۱۷۰ عیسوی میں نام آور ہوا نواں ایرینیوس جو پالیکارپ کا مرید تھا اسکا عہد
نام آوری دوسری صدی کا آخیر ہے دسواں شہر اسکندریہ کا کلیمنٹ جو ایرینیوس کے بعد قریب دس ۱۰ سال
کے نام آور ہوا ان مصنفان نامور میں سے ہم دوسروں کا ذکر نہ کرینگے اتنا ہی کہینگے کہ ان سبکے تحریرات سے ثابت
ہو سکتا ہی کہ یہ مسایل یعنے تثلیث مع وحدت الٰہ اور الوہیت و فرزندیت مسیح اور نجات انسان از راہ قربانی و
خون بیٹے کے جیسا اب کلیسیا مسیح کے مسایل ہیں ویسا ہی انکے دنوں میں بھی اس کلیسیا کے مسایل تھے یہہ کیفیت ان پہلے
مصنفان عیسوی کے تحریرات سے درگذر کرکے ہم ناظر کو دوسری ایک بات سے آگاہ کرتے ہیں یعنے ۳۲۵ عیسوی
میں ایک بڑی مجلس جسمیں کلیسیا مسیحی کے ۳۱۸ بشپ حاضر تھے شہر نیسین میں جمع ہوئی تھی کہ اریوس نام ایک شخص جو بدعتی
ہوکر مسیح کی الوہیت کا انکار کرتا تھا علانیہ رسوا کرے وے مجلس عمدہ ایک نوشتے میں جو شہر نیس کا اعتقاد نامہ
کہلاتا ہی کلیسیا مسیحی کا ایمان صاف صاف لکھی اور یہہ اعتقاد نامہ ۳۸۱ عیسوی میں شہر قسطنطنیہ میں جمع ہوئی تھی
سو دوسری بڑی مجلس جسمیں کلیسیا کے ۱۵۰ بشپ جمع ہوئے تھے مقرر رہا سواے اسکے بابت مذکور ۴۳۱
عیسوی میں شہر افسس میں جمع ہوئی تھی تیسری بڑی مجلس میں بہی قایم و استوار ہو گیا پس دیکھو کہ یہہ اعتقادنامہ

جیسا کلیسیائے مسیحی کے پہلے بزرگوں سے لکھا گیا تھا آجکے روز بھی بصفوت تمام کلیسیائے مسیحی کا ایمان بتلاتا ہی بلکہ کلیسیائے
انگلستان کے علیحدہ علیحدہ محفلوں میں اتوار کے روز عبادتِ عام کے وقت پڑھا جاتا ہی ثابت ہو چکا کہ
کلیسیائے مسیحی کا ایمان جب مسیح کے آسمان پر جانیکے وقت تھا ویسا ہی اب بھی ہی فرقان بھی کئی آیات میں اِس بات پر
شہادت دیتا ہی چنانچہ ۴ ویں سورہ میں یوں لکھا ہوا ہی یعنی اَی لوگو جنکو کتبِ مقدسہ پہنچے ہیں اپنے مذہبی مسایل
سے تجاوز مت کرو بلکہ خدا کے بارہ میں سوائے حق کے مت بولو یقیناً عیسے مسیح فرزندِ مریم خدا کا حواری ہی اور
اُسکا کلام ہی جو وہ شکم مریم میں پہنچایا بلکہ ایک روح ہی جو خدا سے نکلتی ہی پس خدا پر اور اسکے رسولوں پر ایمان
لاؤ اور مت کہو کہ تین خدا ہیں اِس سے باز رہو تمہاری بہتری ہوگی خدا تعالی خدائے واحد ہی اُس سے دور
ہووے کہ وہ فرزند رکھے۔ اور ۵ ویں سورہ میں بھی لکھا ہوا ہی وے بے شک کافر ہیں جو کہتے کہ یقیناً خدا مسیح فرزند
مریم ہی کیونکہ مسیح خود کہا ہی بنی اسرایل خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا خداوند ہی جو کوئی شریک کرے خدا
اُسکو بہشت سے خارج کریگا اور اُسکا مقام نارِ جہنم ہوگا بلکہ گنہگار لوگ کو کوئی کمک دینے والا نہ ہوگا وے
یقیناً کافر ہیں جو کہتے کہ خدا تین میں تیسرا ہی کیونکہ سوائے خدائے واحد کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہی اگر وے ایسے
باتوں سے باز نہ رہیں تو اُنپر جو بے ایمان ہیں یقیناً عذابِ شدید پہنچایا جاویگا۔ ظاہر ہی کہ فرقان کے یہ منتخبات
عیسویوں کو رسوا کرنے کے لئے لکھے گئے ہیں اِسلئے کہ وے خدا کی تثلیث و وحدت اور عیسے مسیح کی الوہیت و فرزندیت
پر ایمان لاتے تھے یہ بسبب اِس ایمان کے محمدؐ انکو لعنت و ملامت کرنا مناسب جانا اور یہہ دلیلِ قطعی ہی کہ عہدِ محمدؐ کے
آگے کلیسیائے مسیحی کا ایمان ویسا ہی تھا پس جو نکہ وہی مسایل اُس وقت بھی عیسویوں کے مسایل ہیں بلکہ انجیل بصفوتِ
تمام بتلائے گئے ہیں واضح ہی کہ محمدؐ یوں میں جاری ہی سو جھوٹی روایت کے برعکس کتابِ انجیل کبھی تبدیل نہ ہوئی جیسا

٭ تثلیثِ الوہیت کی حقارت کرنیکے لئے محمدؐ اِسطرح کی بیہودہ گوئی کرتا ہی [illegible]
[illegible]

عہدِ حواریوں میں تھی ویسا اب بھی ہی بلکہ دنیا آخر ہوی تک ویسی رہیگی کیونکہ متی کے ۲۴ ویں باب کی ۳۵ ویں آیت میں
مسیح خود کہا ہی کہ آسمان و زمین ٹل جائینگے لیکن میری باتیں کبھی نہیں ٹلینگے۔

یہاں دخل ہوی ہی سو شہادت کے بعد ممکن نہیں کہ کوئی شبہ فہیم و تعجب

زیادہ قلیل طلب رہے اگر زیادہ ضرور ہو تو بہت سی باقی رہ جاتی ہی مگر اور ایک حقیقت مخصوص ہم اکتفا کرینگے وہ
سچ تو یہی ہی کہ کتبِ مقدس کی ایک نقل جو سنِ ہجری سے دو سو پچاس سال کے پیشتر لکھی گئی ہی اب تک شہرِ روم میں
باقی اور موجود ہی اور دوسری ایک نقل جو نقلِ مذکور کے برابر قدیم ہی بلکہ کوہِ طور کے راہب خانے سے لائی گئی
باقی رہتی ہی جسکا ایک حصہ شہرِ لیپسِک اور دوسرا حصہ شہرِ سنت پیٹرسبرگ میں محفوظ رکھا گیا ہی اور تیسری ایک
نقل جو سنِ ہجری سے دو سو سال کے قبل لکھی گئی تھی شہرِ لندن میں حفاظت سے رکھتے ہیں ان تحریراتِ قدیم باہدیگر
مقابل ہو کر آپس میں متفق ہیں بلکہ سنِ ہجری کے بعد مرقوم ہوئے ہیں سو نقول اور الحال عیسویوں میں مروج ہیں سو کتب
سے عینِ موافقت رکھتے ہیں یہ اِس حقیقت کی صحت کے بابمیں کوئی محمدی اُن کتب خانوں میں جہاں تحریراتِ مذکور رکھے
جاتے ہیں حاضر ہو کر جلد قایل ہو سکتا ہی اگر ناظر یہہ سوال کرے کہ اِتنے صدیوں تک کتب محفوظ رہنا کیونکر ممکن ہی تو اُسکا
جواب یہی ہی کہ یہ کتب صرف کاغذ پر نہیں بلکہ پوستین کے کاغذ پر جسکی خاصیت بہت سخت اور پایدار ہی لکھے ہوے ہیں
اور یہ پوستینی تحریرات چند قوموں میں منتقل ہو کر راہبانِ عیسوی سے بحفاظت تمام اپنے راہب خانوں میں محفوظ رکھے
گئے ہیں پس بغیر اعتراض کے ثابت ہو چکا ہی کہ یہود و عیسویوں کے کتبِ مقدس کسی وقت متغیر نہ ہو کر آج کے روز تک
اپنے مضمونِ اصلی پر برقرار ہیں ازیں باعث ناظر کو نہایت اہم ہی کہ ہم آگے ہی ظاہر کئے ہیں سو حقیقت کو یاد رکھے
کہ توریت و انجیل کے علیحدہ علیحدہ کتب بالاتفاق شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالی روحِ انسانکی خاطر مقرر کیا ہی سو
نجات صرف از راہِ قربانی و خون بہنے کے ہی اور دیکھو سمجھو ادھر اگر یہ بعض تمام کہتے ہیں کہ کل کتبِ مقدس میں

دوسری کوئی راہِ نجات نہیں نظر آتی ہے بلکہ اگر کوئی محمدی اِس بات سے منکر ہووے تو ہم اُس سے یہہ درخواست کرتے ہیں
کہ وہ خود اُن کتب میں راہِ ثانی دکھلاوے ہم قبول کرتے ہیں کہ احکامِ توریت کے باتوں میں احکامِ انجیل سے متفرق ہیں لیکن
نعمتِ نجات پر جو ابتدائے دنیا سے دنیا کے آخر تک فقط ایکہی طور سے مقرر ہوئی ہے کچھ بھی فرق نہیں پایا جاتا ہے
ضرور تھا کہ وعدہ کئے گئے مسیح کے عہدِ ظہور تک اُسکے ظاہر کرنے والے مذہب کے قواعد اُن قواعد سے جو اُسکے
عہدِ ظہور کے بعد قیام پاویں بہت سے باتوں میں مختلف ہوویں یہہ فرق جو البتہ توریت و انجیل کے احکام کے٭
درمیان ہے ہمسے علانیہ اعتراف کئے گئے ہیں مگر ناظر خوب لحاظ کیا چاہئے کہ توریت کے قواعد جو ہوویں سو ہوویں بات
یقین ہے کہ وہ کتاب و برملے یہہ ظاہر کرتی تھی سو نجات صِرف از راہِ قربانی و خون بہنے کے تھی نیز بدستور احکامِ
انجیل جو ہوویں سو ہوویں یہہ بات حق ہے کہ اُس کتاب میں دکھلائی گئی ہے سو نجات فقط قربانی و خون بہنے کی

٭ مثلاً توریت میں آمدِ مسیح کے دکھلانیوالے مذہب کی علامتِ ظاہری ختنہ ٹھہرائی گئی تھی
پر انجیل میں مذہبِ مسیح کا نشانِ علانیہ اصطباغ مقرر ہوئی تھی نیز بدستور مسیح کے
بتلانے والے مذہب کا فرض یہی تھا کہ لوگ آنیوالے شافیٔ الٰہی پر اپنا ایمان ثابت کرنے کے لئے قربانیٔ
خون آلودہ گذاریں مگر مذہبِ مسیح کا حکم یہی ہے کہ آج کا ہی سو شافیٔ الٰہی عصیانِ دنیا کی
خاطر سر انجام کیا ہی سو قربانی پر لوگ ایمان لاویں پس ہر ایک بشرِ کم فہم پر بھی ظاہر ہوگا
کہ اگر مسیح کی آمد و موت کے بعد رسمِ ختنہ اور قربانیانِ خون آلودہ کا گذارنا موقوف
نہ ہوتا تو اُن رسموں کو جاری رکھنے سے مذہبِ سابق کی شہادت کہ مسیح آنیوالا ہی البتہ قیام
پاتی پھر شافی آکر اپنے تئیں عصیانِ دنیا کے لئے فدا کئے بعد اگلی شہادت بالکل صحیح نہ رہتی
از بس باعث لازم و ملزوم تھا کہ عہدِ مسیح سے اُسکے دکھلانیوالے مذہب کے رسوم منقطع ہو جاویں

راہ سے ہی پس محمدیان ہمیشہ توریت و انجیل کے قواعد کے درمیان ہے سو فرقوں کے باہمین جھگڑا اگر نہ بالکل عبث ہے تو بھی
ہم اُن فرقوں کا علانیہ اقرار کرتے ہیں مگر خود اُن کتب کی سند و شہادت سے ہم ٹھہراتے ہیں کہ مذہب موسوی میں ابتدا
ہوئی ہی سو نجات جو پہلی کے بجز دوسری کوئی نجات ابتدائے دنیا سے نہیں ہوئی ہے بلکہ اسکے آخر تک نہیں ہوویگی
اگر محمدیان اپنی قوم کے فخر کی خاطر کل شہادات الٰہی کو رد کر کے ضلالت سے اپنے دل کو سخت کریں تو وے
جانیں کہ آپ بخبر بے نہایت تقصیر مند ٹھہرینگے یہہ حرکت نہیں کر سکتے ہیں کیونکہ کتب مقدس میں افشا ہوئی ہے سو نجات کا
انکار کرنے سے وے صرف خدا کو جھوٹا نہیں بناتے بلکہ اپنے مقدور بھر تثلیث الوہیت و فرزندیت مسیح و کفارہ
عصیان کے مسایل عمدہ کو اپنے پانوں تلے کھوندتے ہیں جناب الٰہی کے روبرو جو محبت سے نجات دنیا کی خاطر
اپنے اکلوتے فرزند کو بھی دریغ نہیں کیا اُس سے زیادہ ہتک و مضرت نہیں ہو سکتی ہے بلکہ آخر کار اسکے سبب سے
حقارت کرنے والوں کا انصاف بے نہایت شدید و خوفناک ہوویگا ہم بنام خدا بلکہ بہ شفقت تمام اپنے دوستان
محمدی کو اس مقدمہ سنجیدہ کے باب میں عبرت دیتے ہیں خدا روح القدس کی قدرت و تاثیر سے اس فرقے کے
بہت آدمیوں کو روشن دل کرے تاکہ وے اپنے گناہوں کے باعث فکرمند و بے قرار ہو کر بخواہش تمام غضب الٰہی
سے نجات چاہیں

اسباب کے مقدمہ اہم پر توجہ کرنے میں ہم اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاتے ہیں کہ عیلون ...
سے عہد محمد تک فرزند خدا کو کفارہ عصیان و اصل ایمان و سر ارکان و ابد الآباد ارواح جانتے تھے سوائے
اسکے انجیل جو رحمت الٰہ و کل نعمات روحانی پہ اپنی سند پر رکھتی ہے عیسی مسیح کی الوہیت و سرداری و موت
و کفارہ اور جی اٹھنے اور آسمان پر جانیکے باب میں شہادت کامل گذرانتی ہے بلکہ جو کچھ کہ وہ انکے خداوند و
شاہ کے حق میں بتلاتی تھی اوسکی ابتدا سے توریت کے کثرت گو نبوتوں میں ... ہوا تھا الغرض آدم بہشت میں گنہگار ...

خدا شافی کے بابمیں کیا سو عدہ جعلی سے کتاب مکاشفات تک ۱۴۱ سال ہوے تھے جنمیں سارے انبیا عیسے مسیح
پر شہادت متفق بھرتے آئے۔ لہذا عیسیوں انکے خداوند و شافی کے بابمیں شاہدی کامل رکھنے سے ممکن نہیں کہ
کسی شخص کے دعوے پر جو بیابان عرب میں سر بلند کر کے اپنے تیں خدا کا پیغمبر آخر و بزرگتر کہلاتا تھا سو لحاظ رکھیں
پس کیا امکان کہ وے بہ سبب محمد انجیل میں کلام کے ہر ایک تبدیل کرنیوالے پر لکھی ہوئی ہے سو لعنت غضب کو اپنے پر آنے دیویں
اگر محمدیان عیسے مسیح کی الوہیت کو باور نہیں کرتے ہیں کہیں کہ عیسیوں نے اپنے خداوند کو ذات الہی مشہور کرنیکے
لئے انجیل کو تبدیل کئے ہیں تو دیکھا چاہئے کہ جیسا انجیل الوہیت مسیح پر گواہی دیتی ہے ویسا ہی توریت بھی اس
بات پر شہادت گذارتی ہے۔ فی الحقیقت اس مقدمے میں وے عین موافقت رکھتے ہیں پس اگر مسیح کو ذات
الہی مشہور کرنیکی خاطر انجیل تبدیل ہوئی تھی تو نادر ہے کہ یہود کی توریت عیسویوں کی اس کتاب جعلی سے
عین متفق ہووے۔ محمدیان خوب جانتے ہیں کہ یہود مسیح سے نفرت کامل رکھکر اسکے دعوے کو ثابت دینے کی خاطر
توریت کو بھی نہ بدلاتے پس ہم پوچھتے ہیں کہ کتاب یہود مسیح کی الوہیت و قربانی کے بابمیں کیونکر کتاب عیسویوں
سے موافقت کامل رکھتی ہے۔ وے اسطرح متفق ہیں سو ہم باب آئندہ میں ثابت کرنیکا ارادہ رکھتے ہیں مگر اس اثنا
میں ہم ان لوگوں سے جو صدا کہتے ہیں کہ انجیل تبدیل ہوئی ہے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وے سوال مذکور کا جواب
پہنچاویں تہمت تبدیل انجیل کے بابمیں محمدیان عیسویوں پر کرتے ہیں سو بہتان کے خلاف ہمکو اور کچھ کہنا ضرور نہیں
جبتک کہ کوئی محمدی یہاں گذاری گئی ہے سو حجت کے رد میں دلیل معقول نہ لاوے۔ مگر ایسی دلیل بتلانا بالکل غیر
ممکن ہونے سے اگر اسکے واسطے منتظر رہیں تو اغلب ہے کہ روز قیامت تک دیر کرنا ضرور پڑیگا۔

اب کلام مختصر سے ہم تبدل کتب کے بابمیں اس مباحثے کو ختم کرینگے وہ کلام
یہی ہے کہ اگر مصنف یہود و عیسویوں پر ہوئی ہے سو تہمت کو نبی عربستان پر لیتا یا چاہتا تو محمدیان چاہئے کہ اس حرکت کو

کامل کرنے کے لئے بہت سے شاہدیاں موجود ہیں کیونکہ فرقان میں داخل ہوے ہیں جو توریت و انجیل کے منتخبوں میں سے ایک بھی نہیں ہے جو بصحت لکھا گیا ہے محمدؐ اپنا مقصد حاصل کرنے مرضی کے موافق سبکو تبدیل کرکے اُنکے مضمونکو بستہ کر دیا ہے بہرکیف اگر ہم اِس مقدمے میں بار شتی تمام بدلہ لیویں تو شاید محمدیان سمجھینگے کہ ہم محمدؐ سے عداوتِ ذاتی رکھتے ہیں ازین باعث ہم اِس بات سے باز رہتے ہیں غرض اُس روایتِ باطل کو جسکا رد اِس بابکا اصلِ اصول ہے شہادتِ معتبر کے موافق اسر جھوٹھ ٹھہرانا ہمکو کافی ہے مگر محمدیان کبھی نہ بھولیں کہ یہود و عیسویوں سے ہوی ہے سو تہمت محمدؐ مصطفٰے پر پلٹانے کے لئے ہم شہادتِ کامل رکھتے ہیں

چوتھا باب

انصافِ اللہ کے بیان میں بلکہ نجاتِ انسان کے لئے شریعتِ اقدس کو عصیان کا کفارہ عوض بخش

لازم و ملزوم تھا سو ثابت کرنے کے بیان میں

اگلے بابوں میں ہم اُن دو روایتِ باطل کو جنسے محمدیان کتبِ مقدس کی غفلت و حقارت کرکے اپنی حرکت
کو معذور رکھتے ہیں سو رد کر چکے ہیں روایاتِ مذکورۂ میں پہلی یہہ کہ توریت و انجیل کے حقایقِ لازوال قرآن
سے منسوخ ہوگئے ہیں دوسری یہہ کہ کتبِ مقدس یہود و عیسویوں کے ہاتھ سے تبدیل پاکر جھوٹھے ٹھہر گئے ہیں
انہیں دو روایتِ بے دلیل فرقۂ مذکور کے باپ دادوں کو فریب دیکر انکی ہلاکئی ابدی کی خاطر بہت روز سے ابلیس کے
کام آئے ہیں اب اگلے بابوں میں علانیہ رد کئے گئے ہیں بلکہ ممکن نہیں کہ شہادتِ معقول و منقول کے موافق پھر قایم کئے
جاویں بے شک اکثر لوگ ضداً انکو عزیز رکھا کرینگے کیونکہ جھوٹے مقدمات ہر پیچ پیشِ بنایت ایسا ہی ہوتا چلا
آیا ہے جیسا یوحنا کے ۳ باب میں لکھا ہوا ہے کہ لوگ اندھیرے کو نور سے عزیز تر رکھتے ہیں کیونکہ انکے افعال بد ہیں
اور جھوٹ پسند کرنیوالوں کو یہاں صاف صاف اطلاع دی جاتی ہے کہ وے کتبِ مقدس سے بیگانگی کرنے کے عذر
کے لئے کچھ وجہ نہ رکھنے سے بضرور روزِ قیامت انکا فتویٰ شدید تر ہوگا۔

آب ہم ایزدِ تعالیٰ کے انصافِ بلاتغیّر کی طرف رجوع ہوتے ہیں ہم اپنے ارادہ اصلی
کے موافق چاہتے تھے کہ اِس باب میں عیسیٰ مسیح کی اُلوہیت و جسمیت و موت پر موجود ہیں جو پیشگوئیاں توریت و انجیل کو حوالہ
کرکے اُنکی موافقتِ کامل کتیں ناظر کے روبرو گذاریں مگر خوب تامل کرنے سے ہم ذکرِ پیشگوئیاں بابِ آئندہ میں اور
انصافِ الٰہ کا بیان اِس باب میں کرنا مناسب جانتے کیونکہ اگر ناظرِ محمدی اول منصفی خدا سے خوب آگاہ ہو تو انبیا
کے پیشگوئیاں عمدہ جو اُس منصفی سے نسبتِ کامل رکھتے ہیں فہم میں آکر زیادہ قدر و منزلت پاوینگے الغرض یہ سارے
پیشگوئیاں انصافِ الٰہ کے مطابق لازم تھا سو کفارۂ عصیان سے منسوب ہونے کے باعث اگر اُس انصاف سے
آگہی نہ رکھیں تو پیشگوئیوں کا مطالعہ لاحاصل و بے نتیجہ ہوگا ازیں باعث ہم اپنے ارادہ اصلی کو بدلا کر مطلبِ مقصود
کو آغاز کرتے ہیں

اِس باب کے شروع میں نہایت ضروری ہے کہ ناظرِ محمدی ان دو باتوں کو دلنشین کرے اولاً یہ کہ پیشگوئیاں توریت
سے کہ ہوا ہی سو کفارۂ عصیان فقط انصافِ الٰہ بلاتغیّر ہونے کے باعث لابد تھا ثانیاً یہ کہ مقدمۂ انصافِ الٰہ ایسا
اہم ہی کہ نہ ایک بات میں کہہ سکتے ہیں نعمتِ نجات کی شناخت راست و اعتقادِ قلبی پر متعلق ہے حتیٰ کہ اُس شخص پر جو اپنی بد
دماغی و جہالت سے فریب پاکر سمجھیگا کہ آپ اِس مقدمۂ سنجیدہ سے روگرداں ہو سکتا ہی وہ شخص آخر کو دیکھیگا
کہ وے جو خدا کے انصاف کی حقارت کرکے اُسکی شریعتِ اقدس کے فتوے راست کے منکر ہوے ہیں سو نعمتِ الٰہی سے
بالکل محروم رہینگے آیندہ بھی وے خواہ مخواہ اُن باتوں پر غور و تامل کرینگے بلکہ ابد میں اُنکی شناخت کامل کی
خاطر فرصت بے انتہا پاوینگے پر وہاں اُنکی شناخت سوا اپنے پر لعنت و زیادہ عذاب کے لینے کے اور کچھ کام
نہ آویگی پس ہم اُن سب سے جو اب تک اِس مقدمۂ اہم کی طرف متوجہ نہ ہوے ہیں منت ہو کر کہتے ہیں کہ وے اپنی موت
اور حشر تک پر نظر رکھکر اُسکی خوب دریافت کریں مبادا غفلت و حقارت کو کام فرما کر عذابِ ابدی میں گرفتار ہو جاویں

اب ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ انصافِ الٰہ جسکا بیان ہم یہاں سے شروع کرتے
ہیں اُلوہیت کی صفتِ اصلی ہی بلکہ اُن سارے صفات میں جنسے ذاتِ الٰہ کی کاملیت ٹھہرتی ہی سو ایک ہی ہی پس اُسکی
شناختِ ربوبیت کی خاطر اولاً لازم ہی کہ ہم کاملیتِ مذکور پر لحاظ کریں لفظِ کاملیت ایسا ہی کہ جس کسی سے منسوب
ہو تو بہ نسبت اُسکے خیالِ عیب کو بالکل خارج کر دیتا ہی لہٰذا اگر بہ شبہ انصاف سے اُس لفظ کو ربط دیویں تو صرف
انسان سے نہیں بلکہ سارے مصنوعاتِ فہیم سے منسوب نہیں ہو سکتا کیونکہ وے سب کے سب علامتِ نقص رکھتے ہیں مگر
وجودِ قایم بالذاتِ الٰہ عیب سے بالکل پاک ہی بلکہ ہر ایک صفتِ اعلٰی میں کمال رکھتا ہی چنانچہ خدا دانائی و نیکی
و فیاضی و پاکی و حقیقت و وفا و رحم و محبت میں کامل ہی سو اسکے واضح ہوگا کہ انصاف میں بھی کامل ہی پس اُسکے
سارے صفاتِ اعلٰی و اولٰی بالاتفاق ذاتِ الٰہ کی کاملیت کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ اُسکے جلالِ حقیقی بھی ہیں مگر اِس مقدمہ
کی دریافتِ صحیح میں یاد رکھا جاوے کہ اُلوہیت کے صفاتِ مذکور اصلی و ذاتی ہونیکے باعث غیر ممکن ہی کہ ایک
لحظہ بھی خواہ موقوف ہوویں یا تغیر کئے جاویں جبتک کہ خدا قایم ہی وے صفات نیک عمل کرنے میں موقوف
ہو سکتے ہیں نہ کنارے ہو سکتے پس اگر انصاف الٰہ کے بابت میں فکرِ مخصوص کریں تو اُسکا خلاصہ نیچے لکھے سے یہ کہا ہوگا یعنے جبتک
کہ خدا قایم ہی وہ عدالت کرنے سے باز نہیں رہیگا۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر یہہ بات سچ ہو کہ جبتک خدا قایم ہی وہ عدالت
کرنے سے باز نہ رہیگا پس ظاہر ہی کہ رحم کرنے میں وہ کبھی اپنے انصاف کے خلاف نہ کریگا خصوصاً اگر انسان پر معاصی کے
بہ نسبت اِس مقدمے کا ذکر کریں تو حق ہی کہ اگرچہ خدا رحیم ہی تاہم اپنی انصاف کے خلاف کر کر اولادِ آدم کو اُنکے عصیان
کی سزا سے نجات نہیں دیگا سو جو اِس بات کے خلاف سمجھیگا فی الواقع حقیقتِ مذکور کو یعنے جبتک کہ خدا قایم ہی وہ
عدالت کرنے سے باز نہ رہیگا سو انکار کرتا ہی اما آدمیان جو سمجھیں سو سمجھیں یہہ حق ہی کہ اُلوہیت کے اُن سارے صفاتِ اعلٰی

جنپر خیالِ ناظر آگے ہی متوجہ کیا گیا ہی سو خدا کے پاس ایسی قدر عزیز ہی حتی کہ وہ اُنمیں سے کسی ایک کو عیب لگنے نہ دیگا
اگر ممکن ہو کہ خدا اپنے صفتوں میں سے کسی ایک کو عیب لگنے دیوے تو یہہ بات ایسی ہی جیسا وہ اپنی ذاتِ خاص کی کاملیت
کو ضایع کرے پس خدا کے انصاف کے بابمیں ہم یہہ ادعا کرتے ہیں کہ اُن سارے صفاتِ اعلی میں جنسے ذات الٰہی کاملیت ٹھہرتی ہی
صفتِ مخصوص ہونے کے باعث اُسکا عمل کسی وجہ سے موقوف نہیں ہو سکتا بلکہ اُسکے نتیجے سے خدا کسی مخلوق کو گزیر ہونے
نہ دیگا یہہ حقیقت اُن لوگ کی حماقت کو جو خدا کی اُس صفتِ بزرگ سے غفلت کرتے ہیں خوبی ظاہر کرتی ہی وہ
حماقت خصوصاً گروہِ محمدی سے منسوب ہی سو ہمکو تاسفِ تمام کہنا لازم پڑتا ہی کیونکہ یہہ فرقہ صفاتِ الٰہی کے
عینِ ہمسری کے برعکس صرف اُسکی رحمت پر لحاظ رکھکر اُسکے انصاف کی غور و تامل سے بالکل باز رہتا ہی یہہ کیفیت اُنکا
انصافِ الٰہی سے غفلت کرنا اُس انصاف کو نہ روکیگا نہ موقوف کر سکیگا پس روزِ قیامت جب وے اُسی انصاف سے
مقابلہ کئے جاوینگے تو اپنے تئیں مقامِ خوفناک میں دیکھینگے اِزینباعث ہم خدا کی جانب سے بخیر خواہی تمام اُنکو یاد
دلاتے ہیں کہ اگر جتنے تک الوہیت کی اِس صفتِ اعلی سے خدا غفلت کریں تو اُنکو خواہ مخواہ دوزخ میں ہلاک ہونا پڑیگا
ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اللہ تعالی کی پاکیزگی ذات سے ضرور تھا کہ خلقت پیدا ہوتے ہی آپ
اُنکا شارع بنے اِسکا وجہ ظاہر ہی کیونکہ خدا اپنی پاکیزگی کامل کے باعث بہ نفرتِ تمام گناہ سے عداوت رکھتا
ہی پس گناہ سے اِسقدر عداوت رکھنے کے باعث آپ مخلوق کو پیدا کرتے ہی عصیان سے باز رکھنے کے لئے شریعت کو
جاری کرنا لازم جانا غرض خدا مخلوق کو اپنی شریعت کے زیرِ حکم رکھنے کے سوا کبھی نہ پیدا کیا ہی بلکہ نہ پیدا کریگا

✤ اگر کوئی پوچھے کہ بنی آدم کیوں اسبات سے آگاہ نہ ہوئے ہیں تو ہم جواب دیتے ہیں
کہ خدا اُسکے بابمیں آدم کو آگاہی پہنچایا مگر اولادِ آدم محافظتِ حقیقت نہ کرنے سے دُنیا
میں مطلق نادانی میں گر گئی ہی جانا چاہئے کہ یہہ شناخت فقط کتبِ مقدسہ سے یہہ حاصل ہو سکتی ہی

ایسا ہوا کہ وہ آدم کو پیدا کرکے باغِ بہشت میں داخل کرتے ہیں اُسکو شریعت کے زیرِ حکم رکھا۔ یہہ شریعتِ الٰہی سب
باتوں سے سلیس و قابلِ فہم ہی اُسکو خواہ دس ہزار قواعد یا ایکہی قاعدے پر لکھہ سکتے ہیں لیکن بہتا دہی کہ دس ہزار
قواعد کے عوض ایکہی قاعدے سے تفصیلوار لکھی جاتی ہی اُسکا وجہ یہی ہی کہ اگر دس ہزار یا دس لاکھہ آئین پر لکھیں تو
بھی آخر شکئیے باتونکو واگذاشت کرنا پڑیگا مگر ایک قاعدے پر لکھیں تو سب کے سب مندرج ہونگے پس خدا آدم کو
باغِ بہشت میں داخل کیا اُس وقت ایکہی قاعدے پر شریعت کو عطا کرنا مناسب جانا چنانچہ اُس باغ کے سارے
جھاڑ اُسکو بتلا کر خواہش کے موافق کھانیکا حکم کیا بعدہ نیکی اور بدی کی پہچانت کا جھاڑ بتلا کر بولا
کہ تو اُسکا پھل مت کھا اگر کھائیگا تو یقیناً مر جائیگا اِس سے صاف صاف مفہوم ہوتا ہی کہ فرمانبرداری
کرنا عینِ شریعت ہی پس ثابت ہوچکا کہ فرمانبرداری کامل نہ کہ ناقص وہی شریعت ہی جو پروردگارِ حقیقی
اپنی خلایق کے واسطے مقرر کیا ہی۔

ثانیاً ناظر لحاظ کیا چاہئے کہ اگر شریعت کی محافظت کے واسطے فتوی نہ ہوتا تو شریعت
بالکل لا حاصل ٹھہرتی کیونکہ بغیر فتوے کے مخلوق اُسکی شکست کا مختار رہتا لازم باعث خداوند گناہ کو
روکنے کی خاطر شریعت کو جاری کرکر اُسکی محافظت کے لئے شکست دینیوالونپر فتوے شدید مقرر کرنا مناسب
جانا۔ پس فتوئے شریعت کو بخوبی سمجھنا نہایت اہم ہونیکے باعث ہم ناظر سے مجوز ہوکر التماس کرتے ہیں کہ
وہ بغور و تامّلِ تمام اُسکی دریافت کرے۔ آگے کہا گیا کہ صفاتِ الوہیت میں سے صفتِ پاکی تھی جسکے
باعث خداوند گناہ کو روکنے کے لئے شریعت کو ٹھہرانا لازم جانا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ خود خلایق میں قصد
الٰہی کو قایم کرنیکی خاطر شریعت کو ٹھہرایا ہی واضح ہی کہ وہ شریعت ادنیٰ چیز نہیں ہی جسکی بے عزتی گستاخانہ
کی جاوے لیکن اقدس و معزز بلکہ سارے خلایقِ فہیم کے پاس تعظیم و توقیر کے لایق ہی غرض شریعت قصدِ الٰہ کی

دکھلانے والی ہونے سے عزت بے انتہا رکھتی اور وہ جو اسکی حقارت کرتا ہے خدا کی حقارت کرتا ہے پس شریعت عزت بے انتہا رکھنے سے خدا
اسکی عزت کو ذری بھی بے عزتی سے محفوظ رکھنے کے لئے مقرر کیا ہے کہ اسکی شکست کے واسطے فتویٰ بھی بے انتہا ہووے یہہ
صرف وہی وجہہ ہے کہ گناہ کی سزا ابد الاباد ٹھہری ہے چنانچہ شریعت اقدس عزت بے انتہا رکھنے کے باعث اسکی شکست کا
بدلہ موت ابدی ہے جس سے مراد یہی ہے کہ روح دوزخ میں ابد الاباد اسیر ہو کر اپنی سعادت و امید و آرام سے بالکل
محروم رہجاوے پس فتوے مذہب سے علانیہ ثابت ہوتا ہے کہ ایزد تعالے کی شریعت غیر قابل شکست ہے نافرمانبردار
ہونا مقام خوفناک ہے اب ناظر محمدی خدا کی مراد کیا تھی صاف معلوم ہوگا جبکہ وہ آدم کو باغ بہشت میں رکھکر
فتوے شریعت کو ظاہر کرنے کی خاطر کہا جس روز تو اس پھل کو کھائیگا یقیناً مر جائیگا یہہ فتویٰ اللہ تعالی آغاز سے
توریت و انجیل کے انبیاؤں و حواریوں کے وسیلے سے بار بار مشتہر کرنے میں کمی نہ کیا چنانچہ کتاب حزقایل کے ۱۸ ویں باب کی
۴ ویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہے دیکھ سارے ارواح ہمارے ہیں جیسی روح پدر ہماری ہے ویسی ہی روح فرزند بھی ہماری
ہے اور وہ روح جو گنہہ کرتی ہے سو مر جائیگی اور رومیوں کے مکتوب کے ۶ ویں باب کی ۲۳ ویں آیت میں لکھا ہوا ہے
گناہ کا بدلہ موت ہے مگر خدا کی بخشش ہمارے خداوند عیسیٰ مسیح کی معرفت سے حیات ابدی ہے اور گلاتیوں کے مکتوب کے ۳
ویں باب کی ۱۰ ویں آیت میں لکھا ہوا ہے وے سب جو اعمال شرعی پر بھروسا کرتے یعنی ہیں کیونکہ لکھا گیا ہے کہ ملعون ہے ہر ایک شخص
جو کتاب شریعت میں لکھے ہیں سو سارے چیزوں پر قایم رہکر عمل نہیں کرتا ہے پس ناظر بہوشیاری تمام لحاظ رکھے کہ شریعت کا
یہہ فتوے مہیبت فقط بڑے شریر عاصیوں کی عدالت کرنے نہ چہ ذکر شریر معاصی کا بدلہ لینے ٹھہرا بلکہ ہر ایک بات کو جو گناہ کہلاتی
ہے سو گرفت کرنے کے لئے مقرر ہوا ہے چنانچہ اللہ تعالی آدم سے نہیں فرمایا تھا کہ جس روز تو اکثر نیک و بد کی پہچانت کے جھاڑ کا
پھل کھائیگا مر جائیگا اور نہ یہہ کہ جس روز تو دو بار کھائیگا مر جائیگا مگر یہہ کہا تھا کہ جس روز تو کھائیگا مر جائیگا۔ اسیطرح
حزقایل نے ہی نہیں کہتا ہے کہ وہ روح جو اکثر گناہ کرتی ہے مر جائیگی مگر یہہ کہتا ہے کہ وہ روح جو گناہ کرتی ہے مر جائیگی [illegible]

حواری پاؤل نہیں کہتا ہی کہ کثرتِ گناہ کا بدلہ موت ہی مگر گناہ کا بدلہ موت ہی پس ہم دیکھتے ہیں کہ گناہِ صغیرہ بھی شریعت
کے فتوئے کامل کے لایق ہوتا ہی کیونکہ گناہِ صغیرہ ویسا ہی ہزار گناہ کے برابر شریعت کی شکست کر کے شارع کی حقارت کرتا ہی
ازین باعث مکتوبِ حواری یعقوب کے دوسرے باب کی دسویں آیت میں یوں لکھا ہوا ہی یعنے جو کوئی ساری شریعت کو بجا لا کر
ایک ہی بات میں بھی خطا کریگا تو وہ سب باتوں کا تقصیر مند ہو گیا کیونکہ وہ جو حکم کیا کہ حرام مت کر وہی حکم کیا کہ خون
مت کر پس اگر تم حرام نہ کر کے قتل کروگے تو تم شریعت کے نافرمانبردار ہو گئے ہو۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ گناہ کے خلاف شریعت مقرر ہو کر بلکہ
اُسکی شکست کو روکنے کے واسطے فتوی تعین پا کر اُس فتوے درست کو عمل میں لانیکی خاطر انصافِ الٰہی ہوشیاری تمام
نگہبانی کرتا رہتا ہی کیونکہ اگر یہہ فتوی سختی تمام عمل میں نہ لایا جاوے تو نیچے آنیوالے تین برائیاں پیدا ہونگے پہلی یہہ کہ
شریعت مُحتقر ہو جایگی دوسری یہہ کہ خدا جو فتوے سے عاصیوں کو ڈراتا ہی جھوٹھا ٹھہریگا تیسری یہہ کہ گنہگار اُن خدا کی
مرضی و حکم کے خلاف کرنے میں حمایت پاوینگے پس خداوند زمین و آسمان کے بابمیں سمجھنا کہ وہ ایسے برائیوں کو جانے کیونکر ہونے
دیگا دلِ انسان سے ممکن ہی کہ یہہ سارے خیالات میں شمار باطل ہیں ہی خداوند اُس ملت سے ایسا باز رہتا کہ گناہ کے خلاف
اپنے غضبِ شدید کو دکھلانیکی خاطر کہتا ہی کہ میں اپنے قہر کی قسم کھایا ہوں کہ شریر ان میرے آرام میں داخل نہ ہونگے۔
دوسرے مقام میں بھی یوں لکھا ہوا ہی یعنے خداوند فرماتا ہی انتقام لینا میرا کام ہی میں خود بدلہ لیونگا۔ پس غرض شریعت
کو محفوظ رکھنے اور خدا کو جھوٹھا نہ ہونے دینے اور عاصیوں کو حمایت سے محروم رکھنے کی خاطر انصافِ الٰہی ہوشیاری
تمام نگہبانی کرتی رہتی بلکہ رحیم الرحیم اُسکی صفت ہم سر اور بیشک انصاف کے ساتھ الوہیت میں موجود ہی اور لحاظ
بھی اُسکو اپنے حق سے باز نہیں رکھ سکتا ہی وہ انصاف بآوازِ بلند شہرت دیکے یہہ کہتا ٹھہراتی ہی کہ شریعتِ اقدس کبھی
مُحتقر نہ ہوگی معبودِ حقیقی جھوٹھا ٹھہریگا نہ عاصی شوخ حمایت پاویگا۔ الغرض اللہ تعالی اپنی پاکی کامل کے باعث

جو گناہ سے نفرت نہایت رکھتی ہی سو تباہی نافرمانبردار کو مناسب جانتا ہی بلکہ خود شارع ہو کر بیچایا تا ہی کہ نیک بند و بست خلایق و بہتری کائنات کی خاطر عین لازم ہی کہ مجرمان ابدالآباد ہلاک ہو جاویں پس کون اُسکو روک سکتا ہی کون اِس قدر قادر ہی کہ انصافِ الٰہ کو اُسکے واجبی حق سے باز رکھ سکے پس اِس انصافِ بلا تغیر کے سبب سے روئے زمین میں سارے باشندگانِ پر معاصی فی الحقیقت مردگان گنے جاتے ہیں بلکہ یقین ہی کہ غضبِ خدا کی شدت سے ہر ایک عاصی لا علاج آخر ش آتشِ دوزخ کے سپرد کیا جائیگا پس محمدیان کیسی بیہودگی سے رحم کے اُمیدوار رہتے ہیں جبکہ وے خدا کے انصاف کو قبول نہ کر کے حقارت کرتے ہیں اور کیسی حماقت سے توقعِ نجات رکھتے ہیں جبکہ وے خدائے عادل اِس نعمت کو عطا کرنے کے لئے ٹھہراتا ہی سو حکمت اُسکے پر نظر بھی نہیں رکھتے ہیں۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگر سچ ہی کہ فتوے شریعت بشدتِ تمام عمل میں نہ لایا جاوے تو شریعت محقر ہوگی اور خدا جھوٹھا ٹھہریگا اور عاصیاں حمایت پاوینگے تو ممکن نہیں کہ روحِ انسان اپنے نیک افعال کے باعث اُس فتوے سے بچ جاوے غرض وہ روح جو گناہِ صغیرہ کر کے تقصیر مند ٹھہرتی ہی سو اپنی کسی تدبیر یا فعل سے اُس منصفی خدا حمایت نہیں پا سکتی ہی اگر ناظر ایک لحظہ غور کرے تو ہم یہاں بیان کرتے ہیں سو غیر امکان کے باب میں البتہ قایل ہو جائیگا وہ اور فکر کرتی ہی سو بات پر خوب لحاظ رکھا چاہئے یعنے حفاظتِ شریعت کے لئے فتوے شریعت مقرر ہو کہ یہہ فتوی عمل میں لایا جاوے تو شریعت محقر ہووے اور خدا جھوٹھا ٹھہرے اور عاصیاں حمایت پاویں لہٰذا ایسے سخت برائیوں کو روکنے کے لئے انصافِ الٰہ کا کار خصوص یہی کہ اُس فتوے کو عمل میں لانیکی خاطر ہمیشہ نگہبانی کرے پس ناظرِ محمدی آپ اُس انصاف کے پنجے سے کس ڈھب یا حکمت یا کوشش سے محفوظ رہ سکتا ہی سو بتلایا چاہئے گنہگار اپنی بچاؤ کی خاطر کتنی بھی کوشش کرے تو خدا تعالے شریعت اقدس کا محقر ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیوں کا حمایت پانا قبول کریگا کیا شاید یہہ بات پر ناظرِ محمدی اپنی گروہ کے

کلمہ نامون سے رجوع کرکے یہہ جواب دیگا کہ اگرچہ مین اپنے تئین بچانیکے لئے کچھہ نہین کر سکتا ہون تاہم محمدؐ پر ایمان لانے سے مجھہ
بچنیکا بھروسا ہی کیونکہ قرآن مین وہان بہت وعدہ موجود ہین ایسے جواب کے برعکس سوال مذکور ہنوز باقی رہتا ہی یعنے خدا

محمدؐ پر ایمان لانے سے اپنی شریعت اقدس کا بیعزت ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیون کا حمایت پانا قبول کریگا کیا
ہم محمدیون کے جواب کے منتظر ہین اگر کوئی محمدی اس سوال سنجیدہ سے لاجواب ہوکر جواب سے گریز کرے کہ نام محمدؐ مصطفٰی
کی خاطر البتہ خدا اپنی عزت کا شک ہونا اپنا جھوٹھا ٹھہرنا اور عاصیون کا حمایت پانا قبول کریگا تو اس شخص کو چاہئے کہ کتب
مقدسہ کے کلام کو کان دھرکر سنے بلکہ اس لعنت مہیب سے جو اللہ تعالیٰ نے ایسے معتقدان شر پر تعین کیا ہی ڈرے چنانچہ کتاب

یرمیاہ کے ۱۷ ادین باب مین لکھا ہوا ہی خداوند یون فرماتا ہی ملعون ہو وہ آدمی جو آدمی کا بھروسا کرتا ہی اور بشر کو اپنا
بازو جانتا ہی اور جسکا دل خداوند سے پھر جاتا ہی کتب مقدسہ کی اسطرح کی حقیقت خوفناک کے روبرو ہم ایسے
گستاخ لوگون سے بیتکلف کہتے ہین کہ کلام خدا آگے ہی تمھارے منہہ مین لگام کے سے رکھا ہی بلکہ سوائے توبہ کے آیندہ
تمھارے جان لینیکے لئے بجائے شمشیر ہوگا مگر ہم سب محمدیان صادق و صاحب غور سے مجوز ہوکر کہتے ہین کہ ای انسانو اور
بھائیو اور بہنو کے مقدمہ اہم سے منہہ مت موڑو کیونکہ اس پر خواہ حیات یا موت ابدی متعلق ہی لہذا اسکو آزماؤ خوب
جانچ لو دیکھو آنکھون مین نیند آنے بلکہ پلک کو پلک لگنے مت دو جبتک کہ خدا کی پاکی و حقیقت و انصاف کے موافق گناہون کا عفا
نہو خدا کی پاکی کا حق جسکے باعث وہ گناہ سے نفرت بے نہایت کرتا ہی سو یاد رکھو وہ جاری کرتا ہی شریعت کو بلکہ اسکے خلاف
کرنیوالون کی گرفت کے لئے مقرر کیا ہی سو فقط اسکو بھی یاد رکھو سوائے اسکے فتوی عمل مین نہ لایا جاوے تو شریعت اقدس بیعزت
ہوگی خدا جھوٹھا ٹھہریگا اور عاصیان حمایت پاوینگے سو خبرداری سے یاد رکھو آخر کار انصاف بلا تغیر اسی شریعت کے
دستہ پر ٹھہرا ہوکر شہرت سیکھا کرتا ہی کہ شریعت بے عزت نہ ہوگی خدا جھوٹھا نہ ٹھہریگا اور عاصیان
حمایت نہ پاوینگے خوب یاد رکھو پس ان سارے کیفیتون کو یاد رکھکر ہر ایک متفکر اس سوال اہم کو ہوشیاری تمام مد نظر رکھے

کرے کہ ہم خدا کی پاک حقیقت و انصاف کے موافق بلا کئی دوزخ سے کس طرح بچونگا۔

خدا کے انصاف بلا تغیر و شریعت غیر قابل شکست کے روبرو شرمندگان دنیا

مردوں کے سیر سکھانے گئے ہیں سو ظاہر کرکے ہم ثانیاً ثابت کر چکے ہیں کہ اس مصیبت سے نجات روح نہ افعال مخلوق نہ محمدؐ

پر ایمان لانے سے ہوسکتی ہے پس ناظر محمدی بہوشیاری تمام خبر لیوے کہ اُس امر لاچاری سے نکلنے کے واسطے فقط الٰہی حکمت

ہی کیونکہ اگر انصاف الٰہ شریعت اقدس محقق نہ ہوتے اور خدا جھوٹھا نہ ٹھہرتے اور عاصیاں حمایت نہ پانے کی خاطر

خواہ افعال مخلوق یا محمدؐ پر ایمان لانے سے گنہگاروں کو نجات نہیں عطا کر سکتی ہے تو یقین ہے کہ گنہگار کبھی نجات نہیں

پاویگا جبتک کہ الٰہی حکمت نہ پائی جاوے جس سے شریعت محترم ہووے خدا جھوٹھا نہ ٹھہرے اور عاصیاں حمایت پاویں

پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ گنہگار کی نجات کے واسطے فقط الٰہی راہ ہے یعنے وہ حکمت جس سے شریعت عزت پاویگی خدا سچا ٹھہریگا

و عاصیان بے حمایت ہو جائینگے وہ حکمت کونسی ہے ہم کتب مقدس سے باعتماد تمام جواب دیتے ہیں کہ وہ حکمت فقط

یہی ہے یعنے قربانی الٰہی کے وسیلے سے شریعت کو عصیان کا کفارہ عزت بخش پہنچانا جو کچھ کہ اس سے کم ہو اس طرح کے

مقدمے میں کافی نہ ہوگا۔ اور دیکھو کہ وجہ جس سے قربانی مذکور قربانی الٰہی ہونا سو یہی ہے کہ بجز قربانی الٰہی کے شریعت کو

عصیان کا کفارہ عزت بخش پہنچانا غیر ممکن ہے پس عصیان کا کفارہ عزت بخش کیا ہے سو اب دریافت کریں

ناظر محمدی جب وقت ہم کتب مقدس سے عصیان کے کفارہ عزت بخش کا بیان

تفصیلوار کرتے ہیں دل و جان غور کیا چاہئے گو کہ یہ مقدمہ تھوڑا مشکل ہے تاہم عوام الناس کی سمجھ میں صاف

آنیکے لئے یہ خیر خواہی تمام کوشش کرینگے اگلے صفحے میں بتلایا گیا ہے کہ اگر فتوے شریعت بجنسہٖ تمام عمل نہ لایا جاوے

تو تین برائیاں نکلینگی پہلا شریعت محقر ہوگی دوسرا خدا جھوٹھا ٹھہریگا تیسرا عاصیان حمایت پاوینگے

یہ بات کیونکر ہی سو اب دریافت کریں اول جانا چاہئے کہ شریعت اقدس شکستہ ہونے بلکہ عزت و فرمانبرداری

کیا جانے کے لئے دی گئی ہے پس اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کر کے بے سزا ہو وے تو ظاہر ہے کہ شریعت محقر ہو جاوے
ثانیاً شریعت کی عزت کو محفوظ رکھنے کی خاطر شریعت سے فتوی ملحق ہوا۔ اس سے مراد یہی ہے کہ خدا نے شریعت کو قدرت عطا
کیا کہ ہر ایک بے عزتی کے لئے موتِ ✠ ابدی سے بدلہ لیوے پس ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالی شریعت کے اس دعوے کو رد کرے تو آپ
جھوٹھا ٹھہریگا کیونکہ وہی تھا جو مقرر کیا کہ شریعت ہر ایک بے عزتی کے واسطے موتِ ابدی سے بدلہ لینے کی قدرت
رکھیگی ثالثاً شریعت اور فتوئ شریعت کو جاری کرنے سے ارادہ خدا یہی تھا کہ عاصیوں کو بچاوئے بالکل محروم رکھکر
خلایق کو گناہ سے روکے پس واضح ہے کہ اگر مخلوق نافرمانی سے شریعت کی شکست کر کے زیرِ فتوی نہ ہو تو گناہ کرنے میں
حمایت پاویگا۔ ان سارے خیالات سے ہم امید رکھتے ہیں کہ ناظر کو صاف صاف معلوم ہو گا کہ اوپر کے تین رایوں کو رد کرنے
کے سوائے انصافِ الہی کسی چیز کو کفارہ عزت بخش کی مانند قبول نہ کریگا۔ پس ہم ٹھہراتے ہیں کہ عصیان کا کفارہ عزت بخش وہی
ہے جو نجات ناپید اکرے شریعت کو محقر ہونے خدا کو جھوٹھا ٹھہرنے بلکہ عاصی کو حمایت پانے نہ دیوے۔

عصیان کا کفارہ عزت بخش کیا ہے تو تفصیلوار بیان کر کے ہم ثابت
کرینگے کہ قربانی الہی کے بجز اب کفارہ نہیں ہو سکتا۔ اولاً بہ نسبتِ شریعت کہ وہ محقر نہ ہو اس مقدمے کی دریافت کرتے
ناظر تمدی دیکھا چاہیئے کہ شریعت راہِ نیک بتلانے کی خاطر قاعدۂ الہی ہو کر کلِ نافرمانبرداری کی ہلاکی کے واسطے قدرت
کامل رکھتی ہے سوائے اسکے کتبِ مقدس صاف صاف بتلاتے ہیں کہ آدم باغ بہشت میں گناہ کر کے بالکل ناپاک ہو گیا بلکہ بنی آدم
نے سب سے ہی ناپاکی میں پیدا ہو کر نافرمانی کرتے ہوئے شریعت کے شکست کرنے والے ٹھہرتے ہیں پس شریعت سے پہنچی ہے سو
بے عزتی کے باعث اُن سب پر موتِ ابدی کا فتوی ٹھہراتی ہے اگر شریعت اس فتوے کو عمل میں لا کر سارے خلایق کو ہلاک کرتے تو البتہ
اُس انصافِ شدید سے آپ عاصیوں کے ہاتھ سے اٹھائی ہوئی سو بے عزتی کے عوض عزتِ کامل حاصل کریگی مگر یہہ عزت فقط خلایق پر

✠ لفظِ موت اور موتِ ثانی کتبِ مقدس میں گرفتاری دوزخ کی معنی پر استعمال کرتے ہیں

معاصی و ناپاک کی معرفت ہو گئی تب اسکے اگر وہ جو شریعت سے اعلیٰ تر ہی یعنے بادشاہ و بانی شرع عاصیوں کے
عوض شریعت اٹھا سکتی ہی سو بے عزتی کے لئے آپکو فدا کرے تو کیا کم فہم تر بھی نہیں سمجھ سکتا ہی کہ اس قربانی الٰہی سے شریعت
ایسی عزت و افتخار حاصل کریگی کہ اگر وہ سارے خلایق کو بھی قتل کرے تو اسکے برابر عزت نہ پاوے کیونکہ بزرگی و منزلت الٰہ نامحدود
ہونے سے ظاہر ہی کہ شریعت کی عزت کے لئے قربانی الٰہی قربانی خلایق سے ہزار بار معزز تر ہی پس اگر ذات الٰہی قربان عاصیان
بنکر دعویٰ شریعت پر آپکو فدا کرے تو شریعت کو پہنچی تھی سو بے عزتی کے لئے دنیا کے کل عاصیان کی ہلاکی سے کفارہ
معزز تر ہوگا علاوہ عدد گنہگاران جسکے عوض وہ اپنے تئیں فدا کرے کتنا بھی ہو تو مضایقہ نہیں کیونکہ عاصیان دنیا
کا عدد دس ہزار بار تر ہو تو بھی ظاہر ہی کہ الوہیت کی بزرگی نامحدود وہ انکے عوض فدا ہو کر اُن سب کی ہلاکی
سے شریعت کو عزت و افتخار بخشتی ہی پس ہم دیکھتے ہیں کہ قربانی الٰہی سے وہ کفارہ عزت بخش جو شریعت کے لئے لابد
تھا حاصل ہوتا ہی کیونکہ ایسی قربانی سے عزت شریعت صرف قایم رہ جاتی نہیں بلکہ وہ نہایت قدر و منزلت پاتی ہی

ثانیاً اِس مقدمے کو نسبت خدا کہ وہ جھوٹھا نہ ٹھہرے آزمایش کرتے آگے بتلایا گیا ہی کہ جب اُسنے خود شریعت کو جاری
کرکے اسکی نافرمانی کی سزا میں فتوے کو تعین کیا الغرض خدا ہی تھا جو مشہور کیا کہ شریعت ہر ایک بے عزتی کے واسطے موت ابدی
سے بدلہ لینے کی قدرت رکھیگی لہذا اگر خدا کسی حیلے سے شریعت کے اِس دعوے راست کو روکے تو بضرور جھوٹھا ٹھہریگا
پس اگر گنہگاران اپنے لئے جو ابدا ہوویں یا جناب الٰہی انکے واسطے کفارہ دیوے لابد تھا کہ فتوے شریعت عمل میں لایا جاوے نہیں تو
خدا البتہ جھوٹھا ٹھہریگا اگر جناب الٰہی شفقت و مہربانی سے دنیائے پر معاصی کے عوض شریعت کی بے عزتی پر اپنے تئیں قربان کرے
تو صحیح ہی کہ آپ کسی نہ کسی صورت سے فتوے شریعت کے مطابق ٹھہرا ہی عذاب و عقاب اُٹھاوے کیونکہ آپ خود شریعت میں مشہور
کیا کہ بدلہ نافرمانی موت ہی اور یہہ فتوے عمل میں نہ لایا جاوے تو بضرور خدا جھوٹھا ٹھہریگا لہذا کفارہ عزت بخش کے لئے
لازم تھا سو عذاب و عقاب کو اُٹھانے کی خاطر ضرور تھا کہ خدا کا فرزند مجسم ہووے تا کہ صورت بشر میں شریعت کی

شکست پذیر موقوف ہی سو فتوے کے موافق قربانی کیا جاوے پس فرزندِ خدا جسمدار✠ ہو کر شریعت کے فتوے کے موافق
عاصیوں کے عوض قربانی کیا جانے سے ظاہر ہوا ہی کہ نہ فقط شریعت بے عزتی سے محفوظ رہتی ہی بلکہ خدا تعالی بھی تہمت
لگنے سے بچ جاتا ہی۔

شاید یہاں ناظر کے دل میں یہہ شک پیدا ہوگا کہ اگر گناہ کی سزا میں موتِ ابدی کا فتویٰ مقرر تھا
کیا انصاف نہیں کہ مسیح اپنے تئیں دنیا کے پر معاصی کے واسطے قربان کرنے سے عذابِ ابدی اُٹھاوے۔ اِس سوال کا
جواب گو کہ مشکل نظر آتا ہی تا ہم سلیس ہی وہ جواب یا سوال کرتا ہی لحاظ کیا چاہئے کہ جس وقت مخلوق نافرمانبردار ہونے
سے شریعت کو بے عزت کرتا ہی تو شریعت اپنی عزت کو پھر حاصل کرنے کے لئے فقط ایک ہی واسطہ رکھتی ہی یعنے عاصی
کو موتِ ابدی میں مبتلا کرنا۔ اگر شریعت ویسا نہ کرے کہ اُسکو ایک ہزار یا دس ہزار برس تک سزا اُسے دوزخ میں گرفتار کرے
تو اُس عرصے کے بعد عاصی پھر مخلصی پاویگا اور جس وقت کہ وہ رہائی پاکر آزاد ہو جاوے تو شریعت اپنی بے عزتی سا تو
پھر اٹھاویگی کیونکہ اِسی انتظام سے معلوم ہوتا ہی کہ شریعت اپنی ملامتی سزا کے واسطے شک نہ ہو سکتی ہی پھر کہ فقط شریعت
قاعدہ الٰہی ہونے کے باعث عزتِ بے انتہا رکھتی ہی لہٰذا آغاز سے خدا نے اُسکے بابمیں مقرر کیا ہی کہ کسی طرح شکستہ نہووے
بلکہ اگر مخلوق کی نافرمانی سے بے عزت کی جاوے تو وہ عاصی کو موتِ ابدی میں گرفتار کرنے سے اپنی عزتِ کامل پھر حاصل
کرے کیونکہ فقط اُس فتوے مہیب کی معرفت سے ممکن ہی کہ بزرگی شریعت شریعت غیر قابلِ شکست کی مانند محفوظ رہ
جاوے بہ نسبتِ مخلوق مقدمۂ شریعت ویسا ہی ہی بخلاف اُسکے اگر جنابِ الٰہی اپنے تئیں گنہگاروں کے عوض قربان کر کر
فتوے شریعت کا حامل ہو تو یہہ بات کچھ اور ہی کیونکہ قربانی الٰہی شریعت کو ایسی عزتِ بے نہایت پہنچاتی ہی بلکہ خلائق
فہیم کی نظر میں ایسی بزرگی و شرف بخشتی ہی کہ وہ شکستہ ہونے کے قبل رکھتی تھی سو عزت کے عوض عزتِ نامحدود پانے سے

✠ الوہیتِ فرزند کا موتھونے سے بجز بشریت رکھنے کے جان دیکر شافیِ دنیا ہونا غیر ممکن ہوتا۔

لازم نہیں کہ شافی ٹھہر کر عذاب و عقاب ابدی اٹھاوے القصہ فرزند الہ فتوے شریعت کے مطابق جان دیکر شریعت کو ایسی عزت
وافر بخشا ہی کہ اگر وہ دنیا کے سارے عاصیوں کو ابدالاباد دوزخ میں ڈالا کرتی تو اپنی تہ حاصل ہوتی لہذا شریعت دنیا کے سارے
عاصیوں کو عذاب دوزخ میں گرفتار کرنیکے عوض فرزند الہ کی قربانی سے زیادہ بلکہ بے نہایت عزت و حرمت پاکر اور کچھ دعوی نہ
رکھتی ہی پس شریعت کا دعوی مطلق منقطع ہونے سے انصاف نہیں کہ شافی دنیا عذاب و عقاب ابدی اٹھاوے ہاں شریعت کی
بزرگی و شرف کے لئے ضرور تھا کہ مسیح* موت سے جی اٹھکر ہاتھ پاؤں میں زخم شریعت لئے ہوئے فرشتگان کے سامنے نظر آوے
تاکہ ان علامتوں سے بزرگی شریعت نہایت مشہور ہوکر تعظیم کی جاوے الغرض شریعت بزرگ جب مسیح مرنیکے آگے فتوے کے
موافق اسکی موت کا دعوی کی تھی وہ تب ہی مرگئے بعد اسکا جی اٹھنا و آسمان پر جانا طلب کرتی تھی پس یہہ بات بزرگی
شریعت کو درکار ہونے سے انصاف الہ جسقدر اسکی موت کو ٹھہرانا لازم جانا اتنا ہی اسکو جی اٹھنے کی نعمت عطا کرنا
راست سمجھا کہ دیکھو شریعت کی عزت کو کامل محفوظ رکھنا حاصل مقصد ہی۔

ثانیاً امر کفارۂ عفو بخشش کی بابت اخیر یعنے کہ عاصیاں حمایت پاویں سو
دریافت کریں آگے کہا گیا کہ اگر کوئی مخلوق شریعت کی شکست کرکے اسکے زیر فتوی نہ ہو تو کل خلایق نافرمانی
کرنے میں حمایت پاوینگے اس بات کا کوئی بھی منکر نہیں ہو سکتا ہی برعکس اسکے جب مسیح کو صلیب پر کھینچے سے صاف
نظر آتا ہی کہ مخلوق شریعت کی شکست کرکے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہی تو موت مسیح گناہ کو روکنے کے لئے سبب عبرتوں
میں عبرت عظیم ترین ہو جاتی ہی یہہ بات کبھی فراموش نہ کی جاوے کہ قربانی مسیح دلیل قطعی ہی کہ مخلوق شریعت کی
نافرمانی کرکے اسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہی کیونکہ اس فتوے سے ایکہی عاصی بچنے کے آگے ضرور تھا کہ فرزند خدا
خود جسمدار ہوکر ملعون کے سے بیچار جاوے یہہ رنج اپنی رحمت کو شہ بخشنے بلکہ فریب ابلیس پر غالب آنے کے لئے بھی

* ہاتھ پاؤں میں میخاں ٹھوکر مسیح کو صلیب پر کھینچے۔

بار اُٹھایا ہی لیکن صاف لکھا گیا ہی کہ پھر کبھی ایسا نہ کریگا۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح صلیب پر کھینچا جانے سے عبرت یہہ نمایاں
ہوتی ہی کہ مخلوق شریعت کی حقارت کر کر اُسکے فتوے سے بچنا غیر ممکن ہی حقیقت نجاتِ روح کے واسطے فقط ایکہی راہ
یعنے فرزندِ خدا کی جمداری و قربانی سے نمایاں ہوتی ہی تو اُسی مقدمے سے خلائق گناہ کرنے میں حمایت پاوینگے کیا
سوائے اسکے جب لکھا گیا ہی کہ فرزندِ خدا موت پر غالب آکر پھر کبھی نہ مریگا یہہ ہی ناظر کہ فرشتے یا سردارِ فرشتگان یا
ملایک یا کروبیاں یا اور کوئی خلقتِ سماوی خدا کی شریعتِ غیر قابل شکست کی نافرمانی کرنے میں حمایت پاوینگے
کیا نہیں کیونکہ مسیح گناہ کے واسطے مر کر جی اُٹھے بعد اُسکی ذات میں شہادتِ معتبر ہمیشہ موجود ہی کہ شریعت
کی ادنی بھی نافرمانی کرنا انکی تباہیِ دائمی و لاعلاج ہو جائیگی۔

اب ثابت ہو چکا کہ عصیاں کے کفارہ و بخشش میں جو کچھ کہ خدا کی پاکی
در حقیقت و عدالت کو لابد تھا سو فرزندِ الہ کے کفارے میں موجود ہی اگر شریعتِ اقدس محقر نہ ہونے کی خاطر محافظت
درکار ہی تو کفارۂ مسیح سے حاصل ہوتی ہی اگر شارعِ الہی جو ٹھہرانے کے لئے واسطہ کامل ضروری ہی تو کفارۂ مسیح سے
نمایاں ہوتا ہی اگر خلائق کو نافرمانی میں حمایت نہ ہو کر راہِ نجات مطلوب ہی تو کفارۂ مسیح سے صاف صاف نظر آتی ہی۔
پس ثابت ہو چکا کہ فقط فرزندِ خدا کی قربانی سے وہی کفارہ عادل و بخشش صادر ہوتا ہی جو انصافِ الہ کو
مقبول ہو سکتا ازین باعث کتابِ الشعیہ کے ۴۲ ویں باب کی ۲۱ ویں آیت میں لکھا ہوا ہی کہ خداوند اپنی راستی کے
سبب سے بہت راضی ہی وہ شریعت کو بزرگی بخشکر اُسکو معزز ٹھہرائیگا۔

محمدیان فرزندِ خدا کی قربانی و کفارے سے ہی سو نجات پر ہمیشہ اس طور سے
اعتراض کرتے ہیں کہ اگر خدا عصیانِ دنیا کو اپنے فرزندِ معصوم پر ڈالکر غضبِ الہی نازل کرے تو انصاف سے بعید ہووے یہہ
اعتراض بغیر علمِ کتبِ مقدسہ کے کیا جاتا ہی گر بہ معقول نظر آتا ہی کہ ایک لحظہ اُسکی طرف متوجہ ہو کر غور ضروری ہی پس ہم ایک طالبِ حق

جاننا چاہئے کہ فقط محمدیان ماہیت الوہیت سے یعنے تثلیث المقدس کے تین ذات پاک کی وحدت قلب و ارادہ و عمل جانا
ہونیکے باعث یہہ اعتراض پیدا ہوتا ہی اُس کمال وحدت سے واقف نہ ہو کر وے پدر ابدی کے باہمین دنیوی باپ کے سے بچہ تجویز
ٹھہراتے ہیں بلکہ فرزند کے حق میں بھی دنیوی بچے کی مانند جو پدر کے ہاتھ میں عاجز و لاچار رہتا ہی قیاس کرتے ہیں اس تجویز
طفلی و ناحق کو ٹھہرا کر وے یہہ سوال کرتے ہیں کہ خدا عصیان دنیا کو اپنے فرزند معصوم پر ڈالکر شدت غضب الٰہی اسپر نازل
کرنا انصاف ہی کیا۔ اگر اس مقدمے میں خیال محمدیان راست ہوتا تو البتہ وے کرتے ہیں سو اعتراض بجا ہوتا پر یہہ مقدمہ اُنکے تصور
سے کچھ نسبت نہ رکھکر نیچے ظاہر کئے گئے سے دیکھا ہی یعنے تثلیث المقدس کے تین ذات پاک ازل سے ابد تک متحد کامل ہو کر قلب و
ارادہ و عمل میں ایک ہیں چنانچہ یوحنا کے پہلے مکتوب کے ۵ ویں باب میں لکھا ہوا ہی کہ تین ہیں جو آسمان میں گواہی دیتے
ہیں پدر و کلام و روح القدس اور یے تینوں ایک ہیں اور یوحنا کے انجیل کے ۱۰ ویں باب میں بھی یوں لکھا ہی یعنے میں اور
باپ ایک ہیں اور دوسری ایک جگہ میں لکھا ہوا ہی وہ جو مجھے دیکھا ہی سو باپ کو دیکھا ہی۔ پس تثلیث المقدس کی ماہیت
دنیوی باپ اور بیٹے کی کیفیت سے کچھ بھی قرب نہیں رکھتی ہی مثلاً دنیوی مقدمے میں اگر وقت پر نظر رکھیں تو باپ اپنے بیٹے
سے پہلا ہی پر مقدمہ آسمانی میں کچھ فرق نہیں ہی جیسا پدر ازل سے ہی ویسا ہی فرزند بھی ازل ہی اُسکے کُنہ سے پیدا ہو کر موجود
ہی پھر دنیوی مقدمے میں باپ اپنے بچے سے قادر و دانا تر ہی پر مقدمہ آسمانی میں بالکل فرق نہیں آتا ہی کیونکہ جو قدرت و علم غیب
پدر کا ہی وہی قدرت و علم غیب فرزند اور روح القدس کا بھی ہی آخرکار دنیوی مقدمے میں باپ کا قلب و ارادات و
افعال اپنے بیٹے کے قلب و ارادات و افعال سے نرا تفاوت رکھتے ہیں پر مقدمہ آسمانی میں عین متفق ہیں جیسا قلب و ارادات
و افعال پدر میں ویسا ہی قلب و ارادات و افعال فرزند و روح القدس بھی ہیں اگر نہیں تو آسمانی تثلیث نہیں ہوتی بلکہ
تین خدا ہوتے یہہ کیفیت مقدس ایسی نالائق بات کو نہ دکھلا کر خدائے واحد و لاشریک جسکا وجود نامحدود
ثلثة الا احد ہی ظاہر کرتے ہیں۔ اس حقیقی کے تین نتیجے کیا ہیں سو اب ناظر بہہ ہوشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے۔ اول یہہ کہ انسان

کے لئے جو محبت ازل سے پدر کے قلب میں جاری تھی وہی محبت قلب فرزند اور روح القدس میں بھی جا لگی تھی وہ یہ محبت
مذکور کے باعث جو ارادہ نجات پدر کی خاطر میں آیا وہی ارادہ فرزند اور روح القدس کی خاطر میں بھی پیدا ہوا
آخر کار اس محبت و ارادہ نجات کے سبب سے جو عمل پدر سے اختیار کیا گیا یعنے کہ فرزند جسمدار ہووے بلکہ قربان عصیاں کر
بعذاب تمام مرجاوے وہی عمل فرزند ابدی و روح القدس کو بھی پسند ہوا الغرض تثلیث المقدس کی مرضی تھی کہ نجات
انسان اسیطرح ہووے ازیں باعث داؤد نبی زبور کے ۴۰ ویں قصیدے میں فرزند الہ کی جانب سے پیشگوئی کر کے کہتا ہے
قربانی و فدیہ تو (یعنے پدر) نہیں چاہتا تو نے میرے کانوں کو کھول دیا ہے قربانی عصیان و قربانی سوختنی تو طلب نہیں کیا تب میں کہا
کہ میں آتا ہوں کتاب میں میرے باب میں لکھا ہے اے میرے خدا میں خوش ہوں کہ تیری مرضی کو بجا لاؤں تیری شریعت
میرے دل میں قایم ہے پس ہم محمدیوں سے یہ سوال کرتے ہیں کہ فرزند خدا کے کفارے پر بہتان بے انصافی کرنے کے لئے جو
کہا ہے جو شخص کہ اس مقدمے میں پر بہتان بے انصاف کرتا ہے فرزند اور روح القدس پر بھی بہتان کرتا ہے کیونکہ
جیسا پدر قربانی فرزند کی راہ سے نجات دنیا کو اختیار کیا تھا ویسا ہی فرزند اور روح القدس بھی اسکو اختیار
کئے بلکہ جسقدر کہ پدر محبت الہی کو شرف بخشنے کی خاطر نجات دنیا کو از راہ قربانی فرزند لازم جانتا ہے اسیقدر فرزند
اور روح القدس بھی اس نجات کو مناسب جانے پس اگر کوئی محمدی کفارۂ مسیح کی راہ سے ہی سو نجات پر ضد اعتراض
کرے تو وہ اسبات کو بتلایا چاہئے کہ تثلیث المقدس کیوں حقدار نہیں کہ اسے ان معقول حکمتوں سے اپنے ارادات کو بجا لاوے
انصاف الہ کے باب میں مختصر بیان کو تمام کر کے بلکہ عصیاں کا کفارہ غرض بخشش کیا ہے سو بتلا کر ان مجادلات
اہم کو اختتام کرنے میں راست جانے کہ اپنے ناظرین محمدی کو یاد دلاویں کہ یہاں ظاہر کی گئی ہے جو حقیقت بزرگ پیر فرقان
کہلاتی ہے سو کتاب شروع سے آخر تک کچھ آگہی نہیں دیتی ہے مصنف فرقان اس کتاب کی سچائی میں آپ خود حقیقت
سے واقف ہی ہوا یا نہ دیگر اسکے باب میں اپنے ناظرین کو کچھ خبر نہیں پہنچاتا ہے انکو ذات الہ کی کاملیت بلکہ اس سچ باری کی

ہو سکتی انصاف و رحم کے باہمیں بدوں جسکے کہ الٰہی علامت نقص رکھے کچھ بیان کر کے عالمِ بقا میں جانے دیتا۔ الغرض مقدمہ
اہم نجات میں محمد مصطفےٰ انصافِ الٰہ رحمِ الٰہی سے کس طرح متفق کیا جاتا ہے سو بتلانے کی خاطر کچھ کوشش نہیں کیا ہے مگر ہمیشہ
فرقانمیں رحمِ الٰہ کے باہمیں اس طرح کہتا ہے گویا خدائے عادل اپنے انصاف بلا تغیر و شریعت غیر قابلِ شکست پر نظر نہ رکھکر
مختاری کے طور سے اس نعمت کو عطا کر سکتا ہے ایسا ہے کہ ناظرین فرقان حکمت عجیب کے باہمیں کو بدرا ابدی انصاف
و رحمِ الٰہ کے درمیان اتفاق دینے کی خاطر تعین کر کر قربانی فرزند سے انصلم کو پہنچا ہے سو کچھ تعلیم نہیں پاتے ہیں گو کہ یہ اتفاق
انصاف و رحم کتب موسوی کے قربانیانِ خون آلودہ کی معنی کو نکالنے اور مسیح کی آمد و جسمداری و عذاب کے بابت
موجود ہیں پیشگوئیوں کو سمجھنے بلکہ فرزند مریم کی پیدائش فوق العادت و موت و جی اٹھنے اور آسمان پر جانے کے راز
کو ظاہر کرنیکی خاطر معرفتِ بیگانہ ہیں تا ہم فرقان میں اسکا ذکر کہیں نہیں نظر آتا ہے اور معتقدان فرقان اس حقیقت بزرگ
سے چاروں طرف میں شوبت پرستوں کی مانند جاہل ہو کر عالمِ بقا و حضور سبحانی میں داخل ہوتے ہیں یہاں مقام تاسف
یہی ہے کہ فرقانمیں جاہل و سادہ دل لوگوں کو ایک راہِ نجات بتلائی گئی ہے جو کتب مقدس میں افشا ہوئی ہے سو راہ نجات
سے اختلافِ کامل رکھتی ہے اور محمدیان فرقان کے اس دروغ کو قبول کر کے فرزند الٰہ سے سرانجام پایا ہے سو نجات سے
عداوت نہایت رکھکر دار العدالتِ یزدانی میں جھڑکی دیئے جاتے ہیں

اب اس مقدمے پر ایک جریدہ صادق کی گواہی و ہدایت کے لئے بہت کچھ
کہا گیا ہے پس کتب مقدس کے مسایلِ عمدہ میں سے اس مسئلہ سنجیدہ کو ہمارے ناظرین محمدی کے روبرو رکھکر ہم یاد
دلاتے ہیں کہ یہاں شبہ ہوا ہے سو خدائے عادل و پاک وہی ہے جسکے حضور میں روز قیامت محاسبہ دینا پڑیگا پس اگر کوئی
کہ گر ایمان محمدی سے اسکی دار العدالت میں جانے راضی ہو تو وہ جانا چاہیئے کہ صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں بلکہ
وہ راہ محمدی پر ایمان لانے اور زکوٰۃ و خیر خیرات دینے اور اوقاتِ نماز کو لحاظ کرنے اور جہاد میں قتل ہونے سے

بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا نجاتِ انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرانجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخش کی
حقارت کر کے جھڑکی دینے جاتا ہی۔ ثانیاً اگر کوئی ضد اپنے افعال پر بھروسا رکھکر حضوری خدا میں جانے رضی
ہو تو وہ بھی جانے کہ اسکے افعال سب کے سب کامل ہوا چاہئے بلکہ پیدایش سے موت تک کسی فعل میں ذرہ بھی نقص نہ
ہووے۔ اگر ذرہ بھی نقص ہو تو شریعت کی لعنت و تباہی میں گرفتار ہونا پڑیگا کیونکہ لکھا ہوا ہی جو کوئی ساری شریعت
بجا لاوے اور ایک ہی بات میں خطا کرے تو وہ کل شریعت کا تقصیر مند ہو گیا ہی سوائے اِسکے ایسے شخص جانا چاہئے کہ اپنے
نیک افعال پر بھروسا کرنے سے صرف اپنے گناہوں کے واسطے کفارہ نہیں سمجھتا ہی بلکہ یہہ حماقت کرتا ہی کہ خدا تعالی
نجاتِ انسان کے لئے اپنے اکلوتے فرزند کی قربانی سے سرانجام کیا ہی سو کفارہ عزت بخش کی حقارت کر کے جھڑکی
دینے جاتا ہی پر ایسے شخص اپنے افعال کا بدلہ بہ کثرت پاویگا بلکہ خدا کی چشم پاک اُن سارے افعال کی ناپاکی کو
کسطرح جانچیگی سو دیکھیگا۔ اُس روز رسوا و لعنتی و بے حمایت ہو کر بہت کچھ چاہیگا کہ کاشکے میں انصافِ الٰہی
کی آزمایش شدید کے واسطے ان اپنے افعالِ نیک مطلق نہ رکھتا۔

پانچواں باب

پیشگوئیاں توریت و انجیل کی موافقت کامل کے بیان میں بلکہ آغازِ دنیا سے قربانی مسیح نجات کا واسطہ ٹھہر کر کتبِ مقدس سے افشا ہونے کے بیان میں۔

اِس رسالہ کے پہلے باب میں ثبات لا اور مقالوں سے صاف صاف بتلایا گیا کہ کتبِ انبیائے عبرانی نجاتِ اصلی الہٰی کُتبِ موسوی سے عین موافقت رکھنے کے باعث سے سب کُتبِ آسمانی کی علامت رکھتے ہیں سوائے اِسکے قرآن کے بہت منتخبات سے دکھلایا گیا کہ محمدؐ نہ فقط اِس سچ کو قبول کرتا تھا بلکہ انبیائے عبرانی میں کچھ فرق نہ لاکر خود ایمان لاتا تھا ثانیًا اِس رسالہ کے دوسرے باب میں قرآن کے کئی منتخبوں سے ثابت ہو چکا کہ محمدؐ مصطفےٰ جو ابدال انجیل یعنے یحییٰ عیسےٰ مسیح و حواریوں کی راستی و معتبری پر علانیہ شہادت دیتا ہے۔ پس وے سب کے سب ایک زبان ہو کر سچ وہی شافی ہے جسکے باب میں موسےٰ و انبیائے عبرانی پیشگوئی کئے ہیں سو گواہی بھرنے سے واضح ہے کہ محمدؐ مصطفےٰ اُس نجاتِ اصلی پر جو خون بہنے سے ہی بجا لے گواہ ہے۔

اوپر کے سچوتیوں کو شہادتِ متواتر سے ثابت کر کے بلکہ بابِ سابق میں خدا کے

انصاف بلا تغیر کے باعث نجاتِ انسان کے لئے شریعت کو کفارۂ عوض بخش لازم تھا سو بتلا کر ہم اعتبار کرتے
ہیں کہ اس باب کے مطالبِ اہم کو بغور و تامّل دریافت کرنیکے لئے ناظرِ محمدی کا دل تیار ہوگیا ہی آخر اُس وقت
پہنچا کہ ہنُوز ۱۴۱ سال کے عرصے میں نازل ہوئے پیشگوئیوں کی موافقتِ کامل ناظر کے روبرو گذاریں
چنانچہ پیدایشِ دنیا سے مسیح کی ولادت تلک ۴۰۰۴ برس اور ولادتِ مسیح سے اُس تاریخ تک جو عموماً
سنہ عیسوی کہلاتا ہی ۲۳ سال اور سنہ عیسوی سے کتابِ مکاشفات تک ۹۶ سال جملہ ۴۱۰۰ سال ہوتے
ہیں اِس مقدمۂ اہم کا بیان کرنے میں یہ لازم جانتے کہ یہاں کتبِ مقدس کے پیشگوئیوں کو لفظ بلفظ
داخل کئے بعد ہر ایک کو اُسکے جُدے جُدے بابوں میں درستی تمام تقسیم کریں تاکہ ناظرِ محمدی باوجود
پیشگوئیوں میں کثرت نہ رکھنے کے اُنکے مطالبِ اہم کے کسی حصے کو واگذاشت نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ
جو فقط لائقِ حمد و شکر ہی اپنے رحم و مہربانی سے نجاتِ ارواح کے لئے اپنے کلام کو فایدہ بخش
کرے۔

اے ناظر دیکھ لے بلکہ اُس بابِ مخصوص کو جسکے بابمیں موسےٰ و انبیائے عبرانی و حواریانِ مسیح
متفق ہیں خوب یاد رکھ وہ بابت قربانی ہی اگر صاف پوچھے تو کفارۂ عصیاں از راہِ خون بہنے کے
نہ قربانی از راہِ عبادت نہ قربانی از راہِ نذرِ معبود نہ قربانی از راہِ شکرِ مہربانیاں مگر قربانی از راہِ
کفارۂ عصیاں ہو اس سے مُراد یہی ہی یعنے قربانی بغیر جسکے اللہ تعالیٰ عاصیوں کی عدالت کریگا قربانی
جسکے بغیر اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو نہیں بخشیگا قربانی بدون جسکے اللہ تعالیٰ عاصیوں کو ابدالاباد دوزخ میں
گرفتار کریگا یہہ قربانی وہی بابتِ مخصوص ہی جسکو طالبِ حق دلنشین کرے یہہ وہی نعمتِ عظمیٰ ہی جسکے
بابمیں ایک جو بندہ موسےٰ و انبیا کی شہادتِ متفق پر ہوشیاری تمام متوجہ ہوا چاہئے کیونکہ فقط اُسی پر نجاتِ انسان

متعلوہت

اب دیکھا چاہیے کہ موسیٰ کی کتاب پیدایش میں یوں خبر دیتا کہ روح انسان باغ بہشت میں ابلیس کے بہکانے سے شریعت کے زیر فتویٰ ہوتے ہی اللہ تعالیٰ غصے سے سانپ کو لعنت کرکے شافی الٰہی کے بابمیں جو ابلیس کے سر کا کچلنے والا تھا سو وعدہ اصلی کیا۔ چنانچہ کتاب مذکور کے ۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے اور خداوند خدا سانپ سے کہا اس واسطے کہ تو یہہ کیا ہی تو سب چارپاؤں اور جنگل کے ہر ایک جانور سے ملعون ہی تو اپنے پیٹ پر چلیگا اور عمر بھر خاک کھائیگا۔ اور میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اسکی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا اور وہ تیرے سر کو کچلیگی اور تو اسکی ایڑی کو کاٹیگا۔ المسیح شافی دنیا کے بابمیں اللہ تعالیٰ کا وعدہ اصلی و ثیت ہی ہے اور نیچے آنیوالا پانچ باتوں کو بتلانا۔ اول قصد الہ ابلیس کی کامیابی کو روکنا۔ دوم الوہیت مسیح۔ سوم قصد الہ کو پورا کرنیکے لئے اسکا جسمدار ہونا۔ چہارم دنیا کے عصیان کے لئے اسکا کفارہ دینا۔ پنجم ابلیس لعین پر اسکا فتح پانا۔ اول یہہ آیت یعنی میں تیری اور عورت کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالونگا آدم کو فریب دینیکی خاطر ابلیس جس ہی سو قہر الہ کو بتلاتی بلکہ مکر ملعون کو روکنے کے لئے حکمت خدا اسکو ظاہر کرتی۔ چنانچہ خدا عورت سے ایک نسل برگزیدہ پیدا کریگا جو ابلیس کا دشمن جانی ہو کر اسکے مکر سے تباہ ہوئے تھے سو اولاد کو اسکے پنجے سے چھٹکارا دیگا۔ دوم یہہ فقرہ وہ یعنی عورت کی نسل تیرے سر کو کچلیگا الوہیت مسیح کو صاف صاف مشہور کرتا ہے کیونکہ ذات الٰہی کے سوا دوسرا کوئی اس کام کے لئے مقدور نہ رکھتا۔ اگر عورت کی نسل صرف آدمی ہوتی تو ممکن نہیں

✣ ہمارے جد اعلیٰ کے بہکانیکے لئے ابلیس درصورت مار دکھائی دیا۔

✣ عیسیٰ مسیح۔

کہ وہ کارِ ابلیس کو روککر اُسکے سر کو کچلتی سوائے فرزندِ خدا کے دوسرا کوئی نہیں جو ایسی لڑائی میں غالب
آوے سوم یہہ لفظ یعنے عورت کی نسل فرزندِ خدا کی جسمداری پر دلیلِ واضح ہے چنانچہ وہ ذاتِ الٰہی جو ابلیس
پر غالب ہونے اور اسکی کامیابی کو روکنے کے لئے مقدور کامل رکھتی تھی جسمدار ہوکر عورت کی
نسل کے سبب کہلائے گئے زمین پر نمایاں ہونا تھا اسلئے کہ وہ صورتِ انسان میں اپنے تئیں دنیا کے عصیان کی
خاطر قربانی کے سبب کہلا گذارے چہارم یہہ فقرہ یعنے تو اُسکی ایڑی کو کاٹیگا مسیح کے کارِ کفارے کو خوب
ثابت کرتا کیونکہ قامتِ انسان میں ایڑی ادنیٰ ترین حصہ ہی نیز بدستور انسانیتِ مسیح اسکی ذاتِ یگانہ
میں ادنیٰ تر ہی پس جب کہا گیا کہ ابلیس مسیح کی ایڑی کو کاٹیگا ایسا کہنے سے یہ کہا ہی کہ انسانیتِ مسیح بنی آدم
کو ابلیس کے پنجے سے آزاد کرنیکے لئے لازم تھا کفارہ دینے میں عذابِ شدید اٹھاوے پنجم یہہ فقرہ یعنے وہ
تیرے سر کو کچلیگا مسیح اپنے کفارے و موت سے ابلیس پر پاویگا فتح کو بتلاتا چنانچہ وہ سب لوگ کو جو نجات
کی خاطر اُسپر ایمان لاوینگے اُس ابلیس کے پنجے اور بندگی سے آزاد کرکر دنیا میں بھی اُسکی کامیابی کو روکیگا
بلکہ روزِ قیامت وہ پیدایشِ دنیا سے کیا ہی سارے بدیوں کے واسطے قہرِ الٰہ اُسکے سر پر دھریگا جب مسیح
اپنے نجات پائے ہوئے لوگ سے بجلال بادشاہتِ سماوی میں بیٹھیگا اور ابلیس اپنے فرشتوں سے اُسکے
زیرِ غضب بالکل کچلا جاویگا تب شافی کی فتح کے بابمیں یہہ وعدۂ اصلی تمام و کمال انصرام کو پہنچا جاویگا
ہم مسیح کے وعدۂ اصلی پر اتنا مفصلاً بیان کئے ہیں کہ اگرچہ
دیگر پیشگوئیاں کے موافق یہ اختصار ہی تمام لکھا گیا ہی تاہم حکمتِ نجات سراسر اُسمیں مندرج ہی یہہ
وعدہ پیدایشِ دنیا کے سال میں دیا گیا تھا اور ناظر کے لایقِ لحاظ ہی کہ وہ مقرر گئے تب سے عبادتِ
مقبولِ معبود خون آلودہ قربانیوں کو گذارنے سے مقرر پاکر قایم و دایم ہوگئی اسبات کی راستی پر ہوسے

فرزندانِ آدم کئی سو عبادت کا بیان کیسے نہیں شہادتِ معقول پہنچایا ہی بڑا بھائی بے ایمان ہوکر بغیر قربانی
کے عبادت کرنے آیا اور خدا تعالیٰ اُسکو رد کیا مگر چھوٹے نے ایمان لاکر حکم الٰہی کے موافق قربانی حلوان کے
وسیلے سے عبادت کیا اور اللہ تعالیٰ اُسکو قبول کیا چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۴ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہی
"چند روز کے بعد ایسا ہوا کہ قاین زمین کے حاصل میں سے خداوند کے واسطے نذر لایا اور ہابیل بھی اپنے بھیر
بکریوں میں سے کئی ایک پہلوٹے اور موٹے لایا اور خداوند ہابیل کو اور اُسکے نذر کو قبول کیا پر قاین کو اور اُسکے
نذر کو قبول نہ کیا۔ اسلئے قاین نہایت غصہ ہوا اور اُسکا چہرہ اُترا اور خداوند قاین سے کہا تجھے کیوں غصہ آیا
اور تیرا چہرہ کیوں اُترا اگر تو اچھا کرتا تو کیا تو مقبول نہ ہوگا اگر تو اچھا نہ کرے تو گناہ تیری ڈیوڑھی پر +حتّب
رہا ہی" اُن خون آلودہ قربانیوں کو گذراننے سے ایماندار لوگ آنیوالے شافی بزرگ پر اپنا ایمان ظاہر کرتے
تھے بلکہ اِس علامت سے حقیقتِ الٰہ کہ نجات کفارہ عوض بخششِ عصیان سے ہی سو یہی [illegible] ذہن میں
محفوظ رہتی تھی پس ہم دیکھتے کہ آغازِ دنیا سے بھی ثابت ہو چکا کہ بخشایشِ عصیان و مہربانیٔ خدا فقط
ازراہِ قربانی و خون بہنے کے ہو سکتی ہی اب ہم شافیٔ دنیا کے وعدۂ اصلی کو چھوڑ کر اُسکے پیچھے نازل
ہوئے پیشگوئیاں اُس سے کیا موافقت رکھتے ہیں سو بتلانا شروع کرینگے۔

عورت کی نسل کے باب میں کتبِ مقدس کا ذکرِ ثانی بہ نسبت ابراہیم کے پایا
جاتا ہی جس سے اللہ تعالیٰ باغِ بہشت میں ہمارے جدِ اعلیٰ کو پہنچایا تھا سو وعدۂ اصلی کتنی کئی بار تازہ کیا۔
خصوصاً جب وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے موافق اپنے فرزند اسحٰق کو قربانی کے لیے گذرانتا تھا اُسوقت خدا قسم
کھاکر وعدہ کیا کہ شافیٔ بزرگ جسکے وسیلے سے سارے اقوامِ زمین برکت پاوینگے سو اُسکی نسل سے پیدا ہووے

+ یہ عبرانی محاورہ بمعنی گنہگار ہی۔

چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۲۲ باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہی خداوند کا فرشتہ دوسرے دفعہ آسمان پر سے ابراہیم
کو پکارا اور کہا خداوند فرماتا ہی میں اپنی ذات کی قسم کھایا ہوں کس واسطے کہ تو یہہ کام کیا اور اپنے بیٹے یعنے اپنے
اکلوتے کو دریغ نہ کیا کہ برکت دینے میں میں تجھے برکت دیونگا اور اولاد کے بڑہانے میں میں آسمان کے ستاروں
اور دریا کے کنارے پر کی ریتی کے مانند تیری نسل کو بڑہاونگا اور تیری نسل اپنے دشمنوں کے دروازوں
کی مالک ہووے گی اور تیری نسل میں دنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے کیونکہ تو میری بات کو مان لیا ناظر
سرسری دیکھنے سے معلوم رہتا کہ اس وعدے میں جدے جدے مقدمات موجود ہیں اول کہ نسلِ
ابراہیم قوم کثیر ہوئے تک بڑہائی جاتا تھا دوم کہ اس قوم میں وہ ذاتِ بزرگ جسکے وسیلے سے دنیا
کے سارے اقوام برکت پاوینگے نمویاں ہوتا تھا اور یہہ فقرہ یعنے میں تیری نسل کو آسمان کے
ستاروں اور دریا کے کنارے کی ریتی کے سریکھا بڑہاونگا بتلاتا کہ نسلِ ابراہیم قوم کثیر ہوتا تھا
اور یقین ہی کہ یہاں ذکر ہووی ہی سو نسلِ اسحق تھی کیونکہ آگے ہی ہاجرہ اور اسکا بیٹا اسماعیل بحکم
خدا خاندانِ ابراہیم سے خارج کئے گئے تھے چنانچہ کتابِ پیدایش کے ۲۱ باب کی ۹ آیت
میں لکھا ہی اور سارہ نے ہاجرہ مصری کا بیٹا جو وہ ابراہیم سے جنی تھی تمسخری کرتا ہوا دیکھی
اسلئے وہ ابراہیم سے کہی کہ اس باندھی اور اسکے بیٹے کو نکال دو کیونکہ یہہ باندھی کا بیٹا میرے
بیٹے سے یعنے اسحاق سے وارث نہ ہوگا لیکن اپنے بیٹے کی خاطر یہہ بات ابراہیم کی نظر میں بہت
بری معلوم ہووی اور خدا ابراہیم سے کہا کہ اس لڑکے اور تیری باندھی کی خاطر یہہ بات تیری نظر
میں بری نہ ہووے سب کچھ جو سارہ تجھ سے کہی ہی سو مان کیونکہ اسحاق سے تیری نسل مشہور
ہوگی۔ پس فرزندِ کنیز آگے ہی خاندانِ ابراہیم سے خارج کئے جانے سے ظاہر ہی کہ وعدۂ مذکور اسحاق سے

منسوب ہو کیونکہ اُسکے اور اسماعیل کے سوا اُس وقت ابراہیم کو دوسرا کوئی فرزند نہ تھا۔ دوم یہہ فقرہ یعنے
تیری نسل میں دُنیا کے سارے اقوام برکت پاوینگے بتلاتا کہ آدم و حوا سے وعدہ کیا گیا تھا سو وہی شافی بزرگ
اسحاق سے پیدا ہونا تھا سو قوم میں نمایاں ہوے۔ سوم علاوہ خدا ابراہیم کو اُسکے اکلوتے فرزند کی قربانی
کے واسطے حکم کرنے سے اقوامِ دُنیا کس طرح مسیح کی معرفت سے برکت پاوینگے سو کھلایا۔ الغرض وہی اکلوتا
فرزندِ خدا عصیانِ دُنیا کے واسطے قربانی کیا جانے سے یہہ بات انصرام کو پہنچنا تھا۔ حواری پاؤلس
گلاتیوں کے ۳ باب کی ۸ آیت میں اِس مقدمہ کا بیان کر کر کہتا اور کتاب یہہ پیش بینی کر کے کہ خدا غیر ملکیوں*
کو ایمان کی راہ سے راستباز ٹھہرایگا پیشتر ابراہیم کو یہہ خوشخبری دی کہ تیری نسل میں دُنیا کے سارے
اقوام برکت پاوینگے۔ مسیح کی پیدایش سے ۱۸۷۲ برس قبل یہہ وعدہ اصلی ابراہیم سے تازہ کیا گیا اور
اُس سے حقیقتِ الٰہ کہ نجات از راہ خون بہنے کے ہی سو قایم کی گئی تھی۔

• قریب ۱۸۳ سال کے بعد و مسیح نمایاں ہونے کے آگے ۱۶۸۹ برس
یعقوب بزرگ مرنے کے قبل شافی دُنیا کے بابمیں پیشگوئی کر کے بنی اسرائیل کی کونسی گروہ سے نکلیگا سو ظاہر کیا
چنانچہ کتاب پیدایش کے ۴۹ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہی یہوداہ سے نہ عصا جاتا رہیگا نہ شارع اُسکے پاؤں کے
بیچ میں سے جبتک کہ شیلوہ نہ آوے اور اقوام اُسکے پاس مجتمع ہونگے۔ یہہ پیشگوئی ہماری دریافت کے لئے دو
بابت رکھتی ہی۔ اول کس گروہ یہوداہ میں مسیح کا جسمدار ہونا۔ دوم عصیان کے واسطے اُسکا کفارہ دینا۔
اولاً اُسکی جسمداری کے بابمیں دیکھو لفظ شیلوہ ترجمہ ہو کر یہہ معنی دیتا یعنے بھیجا ہوا جسکی مراد یہی ہے
یعنے وہ ذاتِ بزرگ جو اقوامِ دُنیا کو برکت پہنچانے کے لئے خدا سے بھیجا جاوے یہہ شافی الٰہی گروہِ یہوداہ

* یہود کے سوا کل اقوام جہاں کتب مقدس میں غیر ملک کہلاتے ہیں۔

میں جسمدار ہوناتھا اور یاد رکھنا چاہیئے کہ عیسیٰ مسیح جو آپ فرزندِ خدا و قربانِ عصیان و شافیٔ دنیا ہونے
کا دعویٰ کیا کرتا سو گروہِ یہودہ و خاندانِ داؤد کی ایک کروہ سے پیدا ہوا تھا و وہ یہ فقرہ یعنے اقوام
اسکے پاس مجتمع ہونگے سو کفارۂ مسیح کو صاف ثابت کرتا کیونکہ بابِ مقدم میں سندِ الٰہی کے موافق بتلایا گیا
کہ کفارہ عوض بخششِ عصیان کے سوا انصافِ بلا تغیرِ الٰہ ایک عاصی کو بھی بادشاہتِ آسمان میں داخل نہیں ہونے
دیتی جس وقت کہا گیا کہ اقوام مسیح کے پاس مجتمع ہونگے اسکی مراد یہی ہے کہ اس کفارہ عوض بخشش سے جو ازراہِ
خون بہنے کے ہی سوا انصرام کو پہنچیگا۔

زمانۂ یعقوب کتیں واگذاشت کر کر عہدِ موسےٰ کو پہنچتے میں پس کیا دیکھتے
کہ حکمتِ نجات از راہِ قربانی و خون بہنے کے زیادہ صافی سے دکھلائی دیتی ہے موسےٰ شارعِ بزرگ
خدا کی طرف سے اسلیے بھیجا گیا کہ بنی اسرایل کو جو مصر میں بہت روز سے فرعون شاہ کے ہاتھ سے ظلم
و ستم سہتے تھے سو آزاد کرے۔ مگر فرعون اپنے دل کو سخت کر کے خدا کی بات نہ مانا اسلیے خدا موسےٰ
کے ہاتھ سے اسپر اور اسکے رعیتوں پر بہت سے بلیاتِ شدید نازل کیا باوجود اسکے بادشاہ ضدًا اپنے دل کو
سخت کر کے بنی اسرایل کو مخلصی دینے بالکل راضی نہ ہوا۔ آخرِ کار خدا مصریوں کے سارے پہلنوں کو ہلاک
کرنے سے شاہِ مغرور کو عاجز کرنیکا قصد کیا۔ ازیں باعث ملک الموت کو حکم ہوا کہ مکاناتِ بنی اسرایل کو
چھوڑ کر ایک رات اُس زمین پر سے گذر کے مصریوں کے سارے پہلنوں کو ہلاک کرے۔ اما خدا بنی اسرایل
پر اسطرح رحیم ہو کر اُن لوگ کو اپنا رحم و نجات بطور بہتر سو سکھلانیکا ارادہ کیا کیونکہ خدا کے
پاس قربانیٔ مسیح سے ہی سو کفارے کے سوا دوسرا کوئی واسطہ نہیں ہے جس سے اولادِ پر معصیٔ آدم کرم
و مہربانی کو پہنچ سکیں چنانچہ اِسبات پر کتابِ خروج کے ۱۲ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی تب موسےٰ

اسرائیل کے سارے بزرگوں کو بلایا اور کہا کہ تم اپنے اپنے گھر پیچھے ایک ایک حلوان نکالکر لاؤ اور یہہ فسحکا ریکا حلوان ذبح کرو۔ اور تم زوفے کا ایک خوشہ لیکر باسن میں ہی سو لہو میں ڈباکر دسے اور دونوں چوکھٹوں پر چھڑکو اور تم میں سے کوئی صبح تک اپنے گھر کے دروازے سے باہر نہ جائیگا اسلئے کہ خدا گذریگا تاکہ مصریوں کو مارے اور جب وہ سیردر دونوں چوکھٹوں پر لہو دیکھیگا ✣ تو خداوند دروازے پر سے گذر کریگا اور ہلاک کرنیوالے کو نہ چھوڑیگا کہ تمہارے گھروں میں آکے تمکو مار ڈالے اور تم اِس عادت کو اپنے اور اپنے اولاد میں ہمیشہ فرض کے سے رکھا کھوگے۔ اور یوں ہوگا کہ جب تم اُس زمین میں جو خداوند تمکو اپنے وعدے کے موافق دیگا داخل ہوگے تو اُس عادت کی محافظت کروگے اور یوں ہوگا کہ جب تمہاری اولاد تم سے کہینگے کہ تم اِس عادت سے کیا قصد کرتے ہو تم کہوگے کہ یہہ خداوند کے فسح کی قربانی ہی جو مصر میں بنی اسرائیل کے مکانات سے گذر کر مصریوں کو مار ڈالنے میں ہمارے گھروں کو چھٹکارا دیا۔ تب لوگ سر جھکائے اور سجدہ کئے اور بنی اسرائیل چلے جاکر خداوند موسےٰ اور ہارون کو حکم کئے سے رکھا کئے۔ اِس معاملے سے معلوم ہوا کہ خدا ابتدا بنی اسرائیل سے کیا سلوکا تمیں اِس بات کو کہ اپنا رحم و عنایت از راہِ کفارہ و خون بہنے کے ہی سوا انکی عقل و فہم میں ہوشیاری تمام ثابت کیا۔ اور شہادتِ انجیل سے خوب مشہور ہوا کہ وہ حلوان جسکی قربانی کے لئے بنی اسرائیل کو حکم پہنچا صرف نمونہ حلوانِ خدا تھا یعنے عیسےٰ مسیح جو عصیانِ دنیا کے لئے کفارہ دینا تھا۔

موسےٰ بقدرتِ الٰہی بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے رہائی دیکر مِن بعد اُس قوم کا شارع ہوگیا چنانچہ اسکو حکم ہوا کہ معبد کو تیار کر کے عبادتِ مقبولِ الٰہ و بخشایشِ عصیان کے لئے آئینِ شرعی کو بنی اسرائیل

✣ نشانِ خون دروازے پر ہونے سے قربانیٔ الٰہ پر ایمانِ مکینِ مکان کی علامت تھی

میں جاری کئے رہے آئی کتب موسوی میں موجود ہیں اور کوئی بھی انکو پڑھنے سے تاڑ لیگا کہ قربانیاں خون آلودہ کے

بغیر اللہ تعالے کے پاس عبادت مقبول ممکن نہ تھی بلکہ بجز خون بہنے کے اُمید بخشایش عصیان مطلق نہ رہی ان

مقامات پر اتنے بہت آیات موجود ہیں کہ اِس رسالے میں اُن سب کو حوالہ کرنے کے لئے گنجایش نہیں ہے مثلاً

صبح و شام حلوانِ لا عیب کی قربانی کے سوائے جماعتِ بنی اسرائیل کی خاطر قبولیت میسر نہ تھی کوئی امام

قربانی خون آلودہ عصیان کے بغیر خدمت معبد کی خاطر تعین نہ ہو سکتا بلکہ امام تعین ہوئے بعد اپنے عصیان

کے لئے قربانی خون آلودہ کو گذارنے کے سوا کام ائے امامی میں مشغول ہونے مقدور نہ رکھتا قربانگاہ خود

جبتک کہ قربانی خون آلودہ سے پاک نہ کی گئی تھی تب تک مقبول نہ ہوئی قربانی خون آلودہ کے بغیر جماعتِ

بنی اسرائیل حضوری خدا میں عبادت کی خاطر نہیں آسکتی منفرداً اپنے عصیانِ نہانی کی خاطر بلکہ بنی اسرائیل

میں جاری تھے سو آئینِ شرعی کی شکست کرنیکے واسطے مقرر گئی سو قربانی خون آلودہ کے بغیر قہرِ الٰہ کے خطر

میں تھے۔ اتجانیت سے وقوع میں آئے گناہاں بھی قربانی خون آلودہ کے بجز عفو نہ ہوتے تھے علاوہ جب

سردارِ امام کو سال میں ایکبار معبد کے مقام المقدسین میں دخل ہونا پڑا تو اپنے اور قوم اسرائیل کے عصیان کی

خاطر قربانی خون آلودہ کے سوا دخل نہ ہو سکتا۔ القصہ بنی اسرائیل کے سارے گناہاں موسے کی شریعت

کے موافق قربانیاں خون آلودہ گذارنے سے پاک کئے جاتے تھے بلکہ خون بہنے کے سوائے بخشایش عصیان

ممکن نہ تھی۔ ازین باعث موسے نے اللہ تعالیٰ کے کُل کلمات کو بنی اسرائیل کی ہدایت و بند و بست کے

واسطے لکھکر جماعت کے روبرو پڑھے بعد خون لیکر کتاب اور لوگوں پر چھڑکا اور کہا کہ دیکھو ان تمام باتوں کے

باب میں خداوند تم سے کیا ہی سو عہد کی کتاب یہی ہے۔ موسے کی اِس حرکت سے خوب دکھلایا گیا کہ خدا کی

کتاب کتابِ عہد ہی جس کے سارے رحمات و نعمات از راہِ قربانی و خون بہنے کے قایم ہیں نیز بدستور

بنی اسرائیل ایک گروہ تھی جسکی عبادت اور بندگی از راہِ قربانی و خون بہنے کے خدا کے پاس مقبول ہوتی
تھی اگر بسبب وے موسیٰ کے قربانیانِ خونی آلودہ مبتلائے سر رکھا خدا وعدہ کیا تھا شافی بزرگ پر
ایمان لا کر عفوِ عصیاں چاہتے تو اُنکا عصیاں البتہ بخشا جاتا۔ سوائے اسکے اگر اُن نمونوں کے
مطابق وعدہ کیا گیا شافی پر بھروسا کر کر حضورِ خدا میں عبادت کرنے آتے تو اُنکی عبادت
مقدس و راست ٹھہر کر خدا کے پاس مقبول ہوتی تھی برعکس اسکے اگر موسیٰ کے قربانیوں سے بتلایا
گیا آنیوالے شافی پر ایمان نہ لاتے تو خدا سے نہ بخشائشِ عصیاں پاتے نہ اُنکی عبادت مقبول ہوتی۔
مقدمہ کفارے پر کتب موسوی میں موجود ہیں سو آیاتِ
بے شمار کو حوالہ کرنا اِس چھوٹے رسالے کے حد سے باہر ہوگا چنانچہ کتابِ احبار اُنسے بھری ہوی
ہی بلکہ خداوند اِس بات کو ٹھہرانے کے لئے ایسا شوق رکھتا تھا کہ موسیٰ کو پہنچایا سو احکام میں
تعلیم طول طویل کرتا ہی پس ہمارے ناظرینِ محمدی کے روبرو آخر ذکر موسوی کتاب سے چند امثال
گذارنا کفایتی ہوگا۔ پہلا مثال اِس قسم سے لیا گیا ہی بمعرفت جسکے ہارون اور اُسکی اولاد امامت
پر تعین ہو کر خدا کی خدمتگزارِ مقبول ہو جاتے تھے چنانچہ کتابِ احبار کے ۸ باب کی ۲۲ سے ۲۴ آیت میں
لکھا ہی پھر موسیٰ دوسرا یعنے امام کے مقرر کرنیکا مینڈا آگے لایا اور ہارون اور اُسکے بیٹے اپنے ہاتھ
مینڈے کے سر پر رکھے اور موسیٰ نے اسکو ذبح کیا اور موسیٰ اُسکا خون لیکر ہارون کے دہنے کان اور دہنے
ہاتھ کے انگوٹھے اور دہنے پاؤں کے انگوٹھے پر لگایا پھر ہارون کے بیٹوں کو لایا اور موسیٰ کچھ اس خون سے
اُنکے دہنے کانوں پر اور دہنے ہاتھوں اور دہنے پاؤں کے انگوٹھوں پر لگایا اور باقی خون موسیٰ نے
قربانگاہ کے گرد چھڑکا (آیت ۲۴) پھر موسیٰ نے افشانکی روٹیاں اور کچھ اس لہو سے جو قربانگاہ پر تھا لیا

اور ہاروں اور اسکے کپڑوں پر اور اسکے بیٹوں اور انکے کپڑوں پر چھڑکا اور ہاروں اور اسکے کپڑوں کو اور اسکے بیٹوں اور
انکے کپڑوں کو پاک کیا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو واضح ہوگا کہ ہاروں اور اسکے بیٹے صرف قربانی خون آلودہ
وکفارۂ عصیاں کے وسیلے سے پاک کیے جا کر کارہائے امامت پر تعین ہو جاتے تھے۔ دوسرا امثال عصیانِ نادانستہ کا
ہے چنانچہ کتابِ مذکورہ کے ۴ باب کی ۲۲ آیت میں لکھا ہے جبکہ کوئی حاکم گناہ کیا ہے اور بھول چوک سے اپنے خداوند خدا کے
احکام میں کوئی ایسا کام کرے جسکا کرنا روا نہیں کیسا ہو تقصیرمند ہے اگر اُسکا گناہ جو وہ کیا اُسکو معلوم ہووے
تو وہ اپنے قربان کے لئے ایک بے عیب بکرے یعنی بکری کے نر بچے کو لاویگا اور اپنا ہاتھ بکرے کے سر پر رکھکر جس جگہہ جہاں
خدا کے سامھنے فدیہ سوختنی کو ذبح کرتے ہیں ذبح کریگا کیونکہ یہہ قربانی عصیاں ہے۔ اور امام قربانِ عصیاں کے
خون کو اپنے انگلی سے اٹھا لیکر فدیہ سوختنی کے قربانگاہ٭ کے سینگون پر لگاویگا اور اُسکا خون فدیہ سوختنی کے قربانگاہ
کے اطراف انڈیلیگا اور اسکی تمام چربی فدیہ شکریہ کی چربی کی طرح سے قربانگاہ پر جلائیگا۔ اور امام اسکے گناہ کے
واسطے کفارہ کریگا اور وہ بخشا جائیگا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والا قایل ہوگا کہ بھول چوک سے عصیاں
کا کرنیوالا صرف قربانی خون آلودہ وکفارۂ عصیاں کے وسیلے سے بخشا جاتا تھا۔ تیسرا امثال عصیانِ دانستہ
کے باب میں ہے چنانچہ اُسی کتاب کے ۶ باب کی ۱ آیت میں لکھا ہے اگر کوئی شخص خطا کرے اور خداوند کا یہہ گناہ کرے
کہ اپنے یار کی امانت میں جو اُسکے پاس رکھی گئی تھی یا شراکت میں یا کوئی چیز ظلم سے چھین لینے میں جھوٹھ بولا یا اپنے پڑوسی کو
دغا دیوے یا کوئی چیز جو کھو گئی تھی پاوے اور اسکے باب میں جھوٹھ بولے اور جھوٹھی قسم کھاوے تو ان سارے
باتوں میں جو آدمی کرکے گنہگار ٹھہرا یوں ہوگا کہ اسلئے کہ گناہ کرنے سے تقصیرمند ہے وہ اُس چیز کو جو زبردستی
سے چھین لیا یا اُس چیز کو جو دغابازی سے لے لیا یا اُسکو جو امانت میں اُسکے پاس رکھی گئی یا گم گئی سو

٭ قربانگاہ چوکونی وہ پیتل سے مڑھی ہوئی تھی ہر کونے پر ایک پیتل کی سینگ کھڑی ہوئی تھی

چیز جو وہ پایا یا سب کچھ جسکے بابت وہ جھوٹی قسم کھایا پھر واپس دیگا بلکہ اسکا اصل بلکہ اسکا
پانچواں حصہ بھی زیادہ کر کے اپنے قربانیٔ عصیاں کے روز اسکو جو مال کا مالک ہے سو واپس دیگا۔ اور
خداوند کے لئے اپنا قربانِ عصیاں یعنے مینڈے سے ایک بے عیب مینڈے کو قربانیٔ عصیاں کی خاطر
امام کے پاس لاویگا اور امام خداوند کے آگے اسکے واسطے کفارہ کریگا اور اُن تمام گناہوں میں کوئی
ایک جو کرنے سے تقصیر مند ہی سو بخشا جاویگا۔ اِس آیت سے ہر ایک پڑھنے والیکو معلوم ہو دیگا کہ
عصیانِ دانستہ کا گنہگار صرف قربانیٔ خون آلودہ و کفارۂ عصیاں کے وسیلے سے نجات پاتا
تھا۔ اُن قربانیوں کے بابت یہہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہارون اور اسکے بیٹے اور دوسرے سب گنہگار
قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے سے اِس بات کو اقرار کرتے تھے کہ وے اُن قربانیوں سے بتلایا گیا سو شافیٔ
بزرگ پر ایمان لاکر صرف اُسکی قربانی سے بچے جانیکا بھروسا رکھتے تھے۔ الغرض اُس حرکت سے
ایماندار لوگ خدا کی نجات پر اپنے ایمان کی راستی کو ظاہر کرتے یعنے کہ وے اِس بات پر ایمان لاتے کہ
خدا عصیانِ گنہگار کو شافیٔ الٰہی کے گردن پر ڈالنے سے لازم تھا کہ شافی اُس گناہ کے واسطے مر جاتے
اور دیکھو کہ قربان کے سر پر ہاتھ رکھنے کے بغیر کوئی قربانی بنی اسرائیل میں حلال نہ ٹھہرتی بلکہ قربان کے
سر پر ہاتھ رکھنے کے بعد سوائے بر مسیل و جان آنیوالے شافیٔ بزرگ پر ایمان لانیکے کسیکو فایدۂ روحانی
میسّر تھا۔

اُس حقیقت اِس سے کہ نجاتِ انسان صرف فرزندِ خدا کی جسمداری و خون بہنے سے ہی سو
کُتبِ موسوی کی شہادت کے اِس پہلے حصے کو موقوف کرنے میں یہہ ذکر کرنا لازم ہے تاکہ موسے بحکمِ
الٰہ مقرر کیا سو خون آلودہ قربانیاں عہدِ مسیح تک بلکہ وہ آسمان پر گئے بعد کئی برس بھی عبرانیوں

میں قایم و دایم رہے۔ آخرکار خدا بنی اسرائیل اپنے فرزند کے منکر رہنے کے باعث قدیم سے کتب موسوی میں دھمکایا تھا بلیات کو نازل کر کے اُنکو دنیا میں ہمیشہ ہر ایک قوم میں پراگندہ کیا اب مصر میں ذبح کئے سو جھیں تکارے کے حلوان اور رموسے بنی اسرائیل میں جاری کیا سو احکام شرعی کو خوب دریافت کرنے سے ثابت ہو چکا کہ اس زمانے میں بھی نعمتِ نجات نہ عاصی کے نیک افعال سے حاصل ہوتی تھی بلکہ خدا مقرر کیا سو ثانی کی قربانی و کفارے سے مفت تھی پس مقدمہ ثانی جو خصوصاً ناظر کے لائق لحاظ ہے سو یسوع قربانی و کفارے پر توریت کے کل انبیا کی موافقت کامل ہے جو ولادتِ مسیح کے قبل ۱۵۰۰ سال سے شروع ہو کر وہ دنیا میں آئے تلک جاری رہتی تھی۔

بلعام نام پیغمبر مردِ غیر مقدس جادوگر تھا لیکن جسکے وسیلے سے خدا کو اپنے مخفی ارادوں کے لئے کہنا ضرور پڑا سو مسیح پیدا ہونے کے قبل ۱۴۵۲ سال اسکے بابت پیشگوئی کیا جس وقت کہ بالق شاہِ مواب اسکو طمع کی راہ سے بنی اسرائیل پر لعنت کرنے کے بلا بھیجا خدا تعالیٰ اسکے دلِ جادوگر پر غلبہ کر کر لعنت کے عوض دعائے نیک کے واسطے حکم کیا اور اس دعائے نیک کو مقرر کرنے کا وجہ کیا تھا سو وہ پیشگوئی سے نظر آتا ہے یعنے اللہ تعالے جسمداری مسیح اولادِ یعقوب میں ٹھہرایا تھا چنانچہ اس بات پر کتابِ گنتی کے ۲۴ باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے بلعام ابنِ بعور کہتا اور وہ آدمی جسکے آنکھیں کھل گئیں کہتا۔ وہ کہتا ہے جو خدا کا کلام سنا اور اللہ تعالے کی معرفت پایا جو غش کھا کر آنکھیں کھلیں رکھتا رویت قادرِ مطلق دیکھا میں اسکو دیکھونگا پر ابھی نہیں میں اسپر نظر کرونگا لیکن نزدیک نہیں یعقوب سے ایک ستارہ نکلیگا اور بنی اسرائیل

میں سے ایک عصا نمایاں ہوگا اور موآب کے نواحی کو مارلیگا اور وہ سارے بنی سیت کو ہلاک کریگا
اور ادوم مملوک ہو ویگا اور شعیر بھی اسکے دشمنوں کی میراث ہوگا اور بنی اسرائیل بہادری کرینگے
نسل یعقوب سے وہ آویگا جو ریاست کریگا اور وہ جو شہر میں باقی رہ جائیگا ہلاک کریگا
ظاہر ہے کہ وہ ذات بزرگ جسکا آنا ایسی صفائی سے اس پیشگوئی میں بتلایا گیا ہے سو محمد مصطفیٰ
نہیں ہوسکتا مگر عیسیٰ مسیح ہی ہے کیونکہ محمد اولاد اسماعیل سے پیدا ہوا لیکن مسیح نسل داؤد اور
گروہ یہودہ اور خاندان یعقوب سے تھا۔ اور واضح ہے کہ اگر پیشگوئی کہے کہ وہ ذات بزرگ
جو ریاست کرنا تھا خاندان یعقوب سے ہو تو کوئی اسماعیلی نہ محمد نہ دوسرا کوئی اسکی ریاست
میں خلل ڈال سکتا۔ پس یہاں فکر ہوا ہے سو شافی الٰہی کی جسمداری اولاد یعقوب میں مقدر ہونے
سے خدا اسکے عہد ظہور تک قوم یعقوب کو جو بنی اسرائیل ہی کہلاتی ہے یہ نعمات دینوی میں بھی
سرفراز کیا۔

عیسیٰ مسیح کے باب میں توریت کی پیشگوئی ثانی کتاب استثنا کے ۱۸ باب کی ۱۵ آیت
میں نظر آتی ہے چنانچہ موسیٰ مرنیکے تھوڑے وقت کے آگے روح القدس کی قدرت سے نبیح آنیوالی
پیشگوئی بنی اسرائیل کو پہنچایا یعنے تیرا خداوند خدا تیرے بیچ میں سے ہاں تیرے بھائیوں میں سے میرے
سیکھا ایک نبی قایم کریگا تم اسکی طرف کان دھریو۔ اُس سب کے موافق جو تو نے حوریب میں مجمع کے دن اپنے
خداوند خدا سے مانگا کہ ایسا نہ ہو کہ میں اپنے خداوند خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ پھر
دیکھوں تاکہ میں نہ مروں اور خداوند نے مجھے کہا جو کچھ کہ وے کہتے ہیں سو خوب کہتے ہیں میں انکے لئے انکے بھائیوں
میں سے تجھ سا ایک نبی قایم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ کہ میں اسے فرماونگا سو

ان سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میرے کلمات کو جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو میں
اُس سے مطالبہ کرونگا۔ اور ان سب پیشگوئیوں میں سے یہ پیشگوئی مخصوص ہی ہے جسپر محمدؐ دعوی
کرتا کہ انبیا سے جب انہوں نے اسکا ذکر کئے ہیں پس لازم ہے کہ ہم یہاں فرقان کی اُس آیت کو جو پیشگوئی
مذکور سے نسبت رکھتی ہے سو نقل کریں چنانچہ اُس کتاب کے ۳ سورہ میں لکھا ہے یاد رکھو جب خدا عہد انبیا کو
قبول کیا اور کہا یقیناً کہ ۸۱ دانائی یہی ہے جو میں تمکو (یعنے بنی اسرائیل کو) دیا ہوا آیندہ تمھیں✠ ایک
پیغمبر تمھارے پاس ہے سو کلام کو اثبات کرتا ہوا آویگا تم یقیناً اُسپر ایمان لاکر کمک کرینگے خدا کہا تم
ارادہ مُصمم رکھکر میرے عہد کو اُس شرط کے موافق قبول لیتے ہیں کہا انہوں نے جواب دیئے ہم ارادہ مُصمم رکھتے
ہیں خدا کہا لہذا تم گواہان ہو میں بھی تمھارے ساتھ گواہی بھرونگا اُسکے بعد وے جو برگشتہ ہونگے
یقیناً سو گنہگار ہیں۔ اگر کوئی متلاشی بار اُٹھاکر آنیوالے پیغمبر کے بابمیں اُن دو اظہار کو بلکہ ہر دو کے
آخر میں جو ہے سو تاکیدکتین باکید بکر مقابلہ کرے تو ترت قایل ہوگا کہ فرقان کے اِس آیت سے محمدؐ اپنے تئیں
پیشگوئی موسے میں کہ جو ہے سو ذاتِ بزرگ سا مشہور کرتا ہے مگر دعوی محمدؐ کے لئے مقام تاسف
ہے کہ اسکے ظہور کے آگے ۶۰۰ سال ایک ذاتِ الہی آپ پیشگوئی مذکور کا مدعا ہونیکا دعوی کی تھی
چنانچہ یوحنا کے ۵ باب ۴۵ آیت میں عیسے مسیح نیچے لکھے سرکھا ہو کو تاکید کیا مت سمجھو کہ میں پدر
کے پاس تمپر تہمت کرونگا دوسرا ایک ہے جو تمپر تہمت کرتا یعنے موسے جسپر تم بھروسا رکھتے ہو کہ
اگر موسے کو باور کرتے تو مجھے بھی باور کرتے کیونکہ وہ میرے باب میں لکھا ہے لیکن جب تم اُسکے

✠ محمدؐ یہاں بہ ہشیاری تمام پوشیدہ رکھتا کہ پیشگوئی میں مذکور ہے سو پیغمبر
بنی اسرائیل میں بلکہ بنی اسرائیل سے پیدا ہونا تھا۔

نسخوں پر ایمان نہیں لاتے ہو تو میرے باتوں پر کیونکر ایمان لاؤ گے۔ پیشگوئی موسیٰ میں کوئی ہے سو
پیغمبر کے وجود دعویدار نظر آتے ہیں سے ہمکو لازم ہے کہ شہادت کے موافق خوب دریافت کر کر کہ کس کا
دعویٰ حق ہے سو تحقیق کریں

۱۔ پیشگوئی عمدہ میں بہت سے باتیں جمع ہو رہی ہیں جو آگے کے صفحوں میں لکھے گئے سو
پیشگوئیوں کو اثبات کر کر بتلاتے کہ نہ محمد مصطفے بلکہ عیسیٰ مسیح ہی ہے جسکے باب میں موسیٰ ذکر کرتا۔ کیونکہ
جیسا بلعام کی پیشگوئی میں تھا ویسا اسمیں بھی ہے بعد اسکے کلام سے خوب واضح ہے کہ محمد سے
کچھ نسبت نہ رکھکر بضرور عیسیٰ مسیح سے منسوب ہو کیونکہ وہ بارہ بنی اسرائیل سے کہا گیا کہ آنیوالا پیغمبر
تیرے بیچ میں بلکہ تیرے برادروں میں سے نمایاں ہوگا۔ پر واضح ہے کہ محمد مصطفے بنی اسرائیل سے نہ نکلا مگر
عربوں سے جنہیں اللہ تعالیٰ ۰۸۴۲ سال آگے بنی اسرائیل سے جدا کر دیا تھا۔ سو اُسکے عرب اور عبرانیوں کے
حقیقی بھائیاں نہ تھے کیونکہ نہ ایک مادر سے جنے گئے تھے نہ انکی ماں اصل عبرانی رکھتی تھی عربان کی ما
بی بی سارہ کی مصری لونڈی ہاجرہ تھی جو پیشتر پیدا ہونے اسحاق سارہ اپنے شوہر ابراہیم کو حرم
کے سپرد کر دی تھی الغرض اسمٰعیل و اسحاق فرزندان ابراہیم بدشواری تمام میند بھائیاں
کہا جائے۔ مگر پیشگوئی موسیٰ نے بنی اسرائیل سے تفصیلوار کہتی کہ تیرا خداوند تیرے بیچ میں بلکہ تیرے
برادروں میں سے ایک نبی قایم کریگا۔ پس ایسی پیشگوئی سے محمد کیا نسبت رکھ سکتا ہے۔ ثانیاً
دیکھا چاہیے کہ اسی جگہ موسیٰ دوبارہ صاف کہتا کہ آنیوالا پیغمبر جو اسرائیل سے پیدا ہووے سو میرے سرکھا ہوگا
اس اظہار کے باعث موسیٰ کے تئیں ہوشیاری تمام لحاظ کرنا لازم پڑتا۔ پس ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ
موسیٰ کون اور کیا تھا۔ موسیٰ ایک شخص تھا جو خدا سے بنی اسرائیل میں اولاً شارع و ثانیاً شارع

بنایا گیا تھا چنانچہ خدا موسے کو بھیجکر بنی اسرائیل کو فرعون کے ظلم سے چھٹکارا دیا ایسا ہوا کہ
موسے اپنے برادروں کے شافی کے سرکھا ٹھہرا اِس مخلصی کے بعد خدا موسے کو حکم کیا کہ رہائی پائے
سو لوگ میں بندگی و پرستش اله کی خاطر قواعدِ مخصوص مقرر کرے ایسا ہوا کہ موسے انکا شارع بنا
پس ان ہر دو باتوں میں جیسا مشرق و مغرب میں فرق ہی ویسا ہی موسے او محمد مصطفے کے
درمیان تفاوت نظر آتی اگرچہ ہم قبول لیتے کہ محمد اپنے تیں عربوں کے شافی سا مشہور کیا بلکہ انکا
شارع بھی تھا تاہم وہ بتلایا سو راہِ نجات مجاری کیا سو احکام قربانی و خون بہنے سے بالکل
نسبت نہ رکھتے موسے بنی اسرائیل کو ملک الموت کے پنجے سے حلوانِ لاعیب کے خون بہنے چھٹکا
دیا میں بعد بخشائشِ عصیان و پرستش مقبولِ اله کی خاطر قواعدِ شرعی کو مقرر کر ٹھہرایا کہ ان ہر دو
مقدمات کے لئے حلوانِ لاعیب کی قربانی پر ایمان لا ناضرور تھا ۔ مگر محمد اپنے تیں عربوں کے شافی
مشہور کرکے نہ میں حلوانِ لاعیب کے خون بہنے کے سوا وعدۂ نجات کرتا ہی سوائے اسکے اگر ہم
بخشایشِ عصیان و پرستش مقبولِ اله کے مقدمے پر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو بھی
ان ہر دو مقدمات کے لئے حلوانِ لاعیب کی قربانی پر ایمان لا ناضرور ہی سو کسی مقام میں اشارہ نہ
پاوینگے ۔ غرض ان دو صورتوں میں یعنے شافی و شارع کے سرکھا محمد موسے سے عین اختلاف رکھتا ہی پس
چونکہ موسے الہامِ الٰہی سے مشہور کیا کہ آنیوالا پیغمبر اپنے سرکھا ہووے ظاہر ہی کہ ایسے الفاظ
محمد مصطفے سے منسوب نہ ہو سکتے مگر یقیناً عیسے مسیح سے نسبت رکھتے ہیں کیونکہ وہ شافی و
شارع کے سرکھا موسے سے عین مشابہت رکھتا ہی مثلاً جیسا موسے حلوانِ لاعیب کے خون
بہنے سے اپنے لوگ کو ملک الموت کے پنجے سے چھٹکارا دیا ویسا ہی عیسے مسیح حلوانِ خدا اپنے

خاص خون بہنے سے اپنے ایماندار لوگ کو تباہی و دوزخ سے نجات دیتا ہی۔ اسکے سوا ایسا ہونے
کتابِ شریعت میں بتلایا کہ بخشایشِ عصیان و پرستشِ مقبولِ الٰہ کے لئے حلوان الا عیب کی قربانی
پر ایمان لانا ضرور تھا ویسا ہی عیسے مسیح کتابِ انجیل میں ظاہر کرتا کہ روحانی بخشایش عصیان و پرستش
مقبول پدر فقط اپنی خاص قربانی پر ایمان لانے سے ممکن ہو سکتی پس ثابت ہو چکا کہ صرف شانی سا
نہیں بلکہ شارع کے سبب بھی عیسے مسیح موسے سے مشابہت کامل رکھتا۔

ابتک اِس پیشگوئی عمدہ کا مضمون تمام دریافت نہ ہوا اگر
اور ایک حقیقت موجود ہی جو محمدیان محمد کے بابمیں کرتے ہیں سو دعوی الہام کو بالکل باطل کرتی
ہی۔ کہ دیکھو موسے آنیوالے پیغمبر کے بابمیں کہتا تم اسکی طرف کان دھرو گے۔ اور یہہ بات بھی میں
اپنا کلام اسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ کہ میں اُسے فرماؤنگا وہ اُنسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو
کوئی میرے کلمات جنھیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہیں سنیگا میں ہی اُس سے اسکا مطالبہ کرونگا۔ یہاں موسے
صاف صاف ظاہر کرتا کہ پیغمبر مذکور کے منہہ میں خدا کے کلمات ڈالے جاوینگے بلکہ خداوند سارے اشخاص کو جو
اسکی طرف کان نہ دھرینگے سو تقصیر مند ٹھہرایگا پس کے صفحے میں ثابت ہو چکا کہ یہہ پیغمبر محمد نہیں ہو سکا
مگر عیسے مسیح ہی تھا۔ اور خدا کا حکم ہی کہ ہر اُسکے کلمات کو قبول نہیں تو تقصیر مند ہو جاینگے پس ہم
یہہ سوال کرتے کہ مسیح اسکے پیچھے نمایاں ہونگے سو پیغمبروں کے بابمیں کیا حکم پہنچایا ہی متی کے ۲۴ باب کی
۲۳ آیت میں لکھا ہی اُسوقت اگر کوئی آدمی تم سے کہے کہ مسیح اِس جائے یا اُس جائے میں ہی تو باور مت
کرو کیونکہ جھوٹھے مسیحان اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامتیں بتائینگے کہ اگر ہو سکے تو مقبول
ہوے لوگ کو بھی گمراہ کرینگے خبردار رہیں آگے اسکے بابمیں خبر دیا ہوں پس اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں

ہی لو با بہت جاگو یا کر دیکھو خلوت سرا میں ہی لو باور بست کرو۔ اُسی باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی اور بہت سے
جھوٹھے پیغمبر نمایاں ہونگے اور بہت لوگوں کو گمراہ کرینگے۔ اِن آیات سے صاف معلوم ہوتا کہ عیسے مسیح اپنی پیش
بینی سے معلوم کیا کہ جھوٹھے مسیحا اور جھوٹھے پیغمبر اُن میں نمایاں ہونگے اسلئے آگے سے اُنکے بابمیں انسا کو نامید
کیا بلکہ یوں تاکید کرنے سے ایسے مکاروں کے حقمیں ناپسندیگی خدا کو ظاہر کیا ہی۔ اِس مقدمے کو موقوف کرینکے
آگے پوچھیں کہ عیسے مسیح انجیل کے پیچھے نمایاں ہونگے سو وحیوں کے بابمیں (از انجملہ فرقان ایک ہے) کیا کہتا کتاب
مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں یوں لکھا ہی کیونکہ میں ہر ایک شخص کو جو اِس کتاب کی نبوت کی
باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی اِن باتوں میں کچھہ زیادہ کرے تو خدا اُن بلیات کو جو اِس
کتابمیں لکھے ہیں اُسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھہ نکال ڈالے تو
خدا اُسے کتاب حیات اور شہرِ مقدس اور اِس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی شرکت سے خارج کریگا وہ
جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہی کہتا کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں آمین ہاں اے خداوند عیسے آ۔ کتاب مکاشفات
انجیل کی کتاب آخر ہی اور اوپر کا حوالہ اُسکی انصرام کرنیوالی آیت ہی پس فرقان کے وحیوں کے بابمیں
جو ۶۰۰ سال پیچھے نمایاں ہوے سو کیا کہا جا سکتا۔ اگر فرزندِ خدا کی تعلیم لحاظ کریں تو سوا ناحق و مُضر
و مُہلک ٹھہرانا ہم کو اور کچھہ اختیار نہیں ہی۔

اب آنیوالے پیغمبر کے بابمیں پیشگوئی موسے سے دو جدے جدے باتوں کو ثابت کیے ہیں
اول کہ محمد مصطفے اصل عربی رکھنے سے مضمون پیشگوئی اُس سے منسوب ہو سکتا لیکن عیسے مسیح اصل عبرانی
سے ہونے کے باعث ضرور اُس سے نسبت رکھتے تا نیا کہ محمد مصطفے قربانی کے وسیلے سے شافی انسان ہونیکا
دعوی نکرنے سے بلکہ شارع کے سیکھلا بخشش عصیان و پرستش معبود الہی کے لئے حلوان لاعیب کی قربانی پر ایمان لانا

نہ بتلانے سے ظاہر ہی کہ موسیٰ سے مشابہت رکھتا پس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراویں کہ وہ پیشگوئی
موسیٰ کا مدعا نہیں ہی کیونکہ خدا روز ازل سے مقدر کیا کہ پیشگوئی موسیٰ کا مدعا موسیٰ سے عین مشابہت
رکھتے مگر عیسیٰ مسیح حلوانِ خدا اپنی خاص قربانی کے وسیلے سے شافی ہونے کا دعوی کرنے بلکہ سارے
انجیل کے سر رکھا بخششِ عصیان و پرستشِ مقبولِ پدر کے لیے اپنی قربانی پر ایمان لانا ضروری ہی سو بتلانے سے صاف
ہی کہ موسیٰ سے عین مشابہت رکھتا پس انصاف ہی کہ ہم اسکے حق میں ٹھہراویں کہ پیشگوئی مذکور کا مدعا حقیقی
وہی ہی اور دیکھو کہ ان تفتیشوں سے دلیلِ قطعی نکلی ہی کہ محمد مصطفیٰ شافی نہ ہوسکتا کیونکہ کتبِ مقدسہ بھی
دو بڑے نجات دینے والے کے بابمیں پیشگوئی نہ کرتے ہیں مگر ایک کے پس ہم ثابت کر کے سر رکھا وہ شافی محمد نہیں
بلکہ عیسیٰ مسیح ہی ہی تو واضح ہی کہ محمد شافی نہ ہوسکتا۔

اوپر کے دلایل سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد اپنے دعوے کو تشتی دینے
کے لئے کتبِ مقدسہ کی کوئی آیت اسلئے زیادہ لا حاصل چن نہ سکا ہوتا کیونکہ یہہ پیشگوئی اسکے اور فرقان
کے دعوی بے سند کو بالکل باطل کرتی ہی پس یقین ہی کہ اگر وہ عبرانی پیشگوئیوں میں لیاقتِ کامل رکھتا تو اسکو
کبھی نہ چنا ہوتا مگر فرقان میں واضح ہوا ہی سو توریت و انجیل کے ہر ایک حوالے سے ظاہر ہی کہ ان کتب
کے مضامین سے اسکی آگاہی بہت کم تھی بلکہ اسکے ایامِ تجارت میں یہود و عیسیوں کے ساتھ بات چیت کرنے
سے میسر آئی تھی تو ایسا ہوا کہ وہ اپنے دعوی بے سند کی نیستی پر کتبِ عتیق کا حوالہ کرتا بلکہ اپنی فرمائش کلام
الہام کی اس حقیقت کا مثال دکھلاتا یعنے خدا مکاروں کو انکے مکر خاص سے گرفتار کرتا ہے یہہ بیانِ مختصر تمام
کر کے ہم ان نسخہاتِ مقدسہ سے جو منسوخ کہے یعنے پنج کتب موسیٰ کہلاتے سو اپنے دلایل کو ختم
کرتے ہیں

شہادتِ موسے کو چھوڑ کر تا ہم اُن کتب مقدس کی طرف جو یہود

سے بلقب چھتو یم مگر محمدیوں سے بخطاب زبور ملقب کئے گئے ہیں سو رجوع ہوتے ہیں اُن کتابوں سے

کتاب ایوب و کتاب زبور داؤد و کتاب امثال سلیماں مخصوص ہیں اور دیکھو کہ وے سب الہامی ہونیکے باعث

کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی سے سر مو اختلاف نرکھکر بہت بچھتاوا کرنیکے لئے گذارتی

ہیں پس محمدیوں کا یہہ گمان کہ زبور کتب موسوی کو منسوخ کرنے آئی مطلق خیال باطل ہے کیونکہ زبور کو تلاش

کرنے سے صاف معلوم ہوتا کہ منسوخ نہیں بلکہ قایم و اثبات کرنے آئی اگر زبور نجاتِ اصلی کے لئے

حکمتِ تازہ بتلائی ہوتی اور کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو شہادتِ اصلی کے عوض شہادتِ مختلف

گذاری ہوتی تو محمدیاں اپنے اِس گمان کی خاطر کہ وہ اگلے کتابوں کو منسوخ کرنے آئی وجہ معقول رکھتے

مگر اسکی شہادت کتب موسوی سے عینِ موافقت رکھنے سے واضح ہے کہ منسوخ کرنے بلکہ قایم

و اثبات کے لئے نازل ہوئی سو سچ ہے کہ ہر ایک مقدمہ ناحق کو ضرور ہے کہ جھوٹھہ موٹھہ کی معرفت

سے پشتی پاوے مگر حقیقت اپنے طرف الٰہی ہونے سے حرف جھوٹھہ موٹھہ سے حمایت کی محتاج نہ ہو کر اپنی

بہتان کیئے تو بھی باطل نہ ہوتی پس چاہیے کہ ناظرِ محمدی کتاب زبور مسیح کے باب میں گذرتی ہے سو شہادت

کو سنے کیونکہ اسمیں بہت سے پیشگوئیاں ہیں جو اسکی الوہیت و سمداری و موت و کفارہ عصیاں کو بصاف

تمام ثابت کرتے ہیں

یہود سے بنام چھتویم ملقب کئے گئے ہیں سو کتب اوپر بیان کیئے ہر ایک چند ہیں انمیں مسیح کے

آنے و سمدار ہونے و مرنے و ریاستِ روحانی کرنے کے باب میں بہت سے پیشگوئیاں عمدہ موجود ہیں

٭ اُسکی معنی نسخہاتِ المقدس ہے

کتاب ایوب سب سے قدیم ترین ہونیکے باعث ہم اُس سے شروع کرتے ہیں۔ اہالے علم اُسکی تاریخ ولادت مسیح کے آگے ۱۵۲۰ سال ٹھہراتے لیکن بعضے سمجھتے کہ اُس سے قبل ہی ہے اُسکے ۱۹ باب کی ۲۳ ۲ آیت میں یوں لکھا ہی یعنے کاش کہ میرے الفاظ ابھی لکھے گئے تھے کاش کہ وے دفتر میں قلم بند ہوتے کہ وے قلم آہنی اور شیشے سے چٹان پر ابدالاباد کندہ کئے گئے تھے۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ ہی اور وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا۔ اس قدیم پیشگوئی میں تین جدے جدے باتیں نظر آتے ہیں اولاً مرتبۂ الوہیت مسیح ثانیاً اُسکا جسمدار ہونا ثالثاً عصیانِ دنیا کے لئے اُسکا مرنا۔ اولاً اس فقرے میں یعنے میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دینے والا زندہ ہی لفظ زندہ مسیح کے مرتبۂ الوہیت کو خوب ثابت کرتا۔ کیونکہ یہہ لفظ مسیح کے جسمدار ہونے کے پندرہ سو سال قبل کہا گیا تھا پس ضرور ہی کہ وہ فرزندِ خدا کی الوہیت سے نسبت رکھے کیونکہ اُسکی انسانیت اُس وقت وجود نہ پائی تھی ثانیاً یہہ فقرہ یعنے وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بہ صفائی تمام فرزند کا جسمدار ہونا دکھلاتا۔ کیونکہ کُنہِ الٰہی کے بابمیں بولنا کہ وہ پچھلے دنوں میں زمین پر کھڑا ہوگا بالکل غیر مُناسب ہے مگر اسبات سے مُراد یہی ہی کہ فرزندِ خدا جسمدار ہوکر پچھلے دنوں میں صورت وسیرتِ انسانی سے زمین پر کھڑا ہوگا ثالثاً ان الفاظ یعنے میرا نجات دینوالا مسیح کی قُربانی و جی اُٹھنے و آسمان پر جانے کے بابمیں دلیل قطعی ہیں کیونکہ اس رسالے کے چوتھے بابمیں ثابت ہوچکا کہ شافی کی قُربانی کے سوا کفارہ و عوضِ عصیان آدم ممکن نہ ہوتا بلکہ بجز کفارے کے انصافِ بلا تغییرِ الٰہی بنی آدم میں سے کسی ایک کو نعمتِ نجات نہیں عطا کر سکتی۔

اُسی کتاب کے ۳۳ باب کی ۲۳ ۲ آیت میں نیچے آنیوالی پیشگوئی نظر آتی ہے

یعنے اگر اُسکے ساتھہ کوئی شامد ہو یعنے مفسر جو ہزار میں ایک ہی حاضر ہوکر اُنکو اُسکی یعنے خدا کی راستی بتلاوے تو وہ اُسپر رحم ہوکر کہتا کہ اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھہ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں

مسیح کی نجات پر کتاب ایوب میں باقی رہگئی ایک پیشگوئی یہی ہی اور نیچے آنیوالے تین باتیں بتلاتی اولاً مرتبہ الوہیت مسیح ثانیاً اُسکا کفارہ عصیان و بناتا ثالثاً رحم خدا از راہِ کفارہ اولاً ئے الفاظ یعنے میں کفارہ پایا ہوں ثابت کرتے ہیں کہ وہ کفارہ دینے والا جو نجات انسان کیلئے ضرور تھا بلکہ آدمیوں و فرشتگوں و کل مصنوعات میں نہ پایا جاسکتا تھا شتوانہ آخر سے اپنے میں یعنے اپنے اکلوتے فرزند کی ذات میں پاچکا ثانیاً یہہ لفظ یعنے کفارہ بتلاتا کہ خدا کریسیے اپنے فرزند کی جسمداری مقرر کیا چنانچہ اُسکا وجہ یہی تھا کہ اُسکے جسمدار ہونے اور مرنے سے عصیان کی خاطر شریعت کو کفارہ عزت بخش ہووے ثالثاً ئے الفاظ یعنے اُسکو غار میں اُترنے سے بچا رکھہ کیونکہ میں کفارہ پایا ہوں صاف صاف ظاہر کرتے ہیں کہ نجات انسان جو مسیح کو صلیب پر کھینچنے سے ہی سو کفارے پر متعلق ہے

کتاب ایوب کو واگذاشت کرکے ہم زبور داؤد کی طرف رجوع ہوتے ہیں پس کیا دیکھتے کہ دوسرے قصیدے میں روح القدس داؤد کے مُنہ سے مسیح اور اُسکے دشمنوں کی عداوت اور اُسکی قدرت فتحمندی کے باب میں پیشگوئی عمدہ کہہ سنا تا ہی وہ پیشگوئی تعلیم وعبرت و مہربانی خدا سے اِسقدر معمور ہی کہ ہم تمام قصیدے کو یہاں لکھنا مناسب جانتے ہیں چنانچہ یوں لکھا ہی یعنے بُت پرست کیوں طیش میں آتے اور لوگ کیوں تصور باطل کرتے ہیں بادشاہان جہان جمع ہوتے اور حاکمان خدا و ندا و اُسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے اور کہتے کہ ہم اُنکے بندھنوں

٭ یعنی وہ شخص جو شدت مرض سے مر جانیکے قریب ہی۔

تو توڑیں اور انکے رسیوں کو ہمارے پاس سے پھینکدیویں وہ جو آسمان پر بیٹھا ہے ہنسیگا
خداوند انکی مسخری کریگا تب وہ اپنے غصے میں انسے بات کریگا اور اپنی ناخوشی شدید میں انکو ستاویگا
تسپر بھی میں نے اپنے بادشاہ کو صیہون اپنے کوہ مقدس پر بٹھایا ہے میں حکم کو کہ سناؤنگا خداوند
نے مجھسے فرمایا ہے تو میرا فرزند ہے آج کے روز میں نے تجھے پیدا کیا ہوں تو مجھسے مانگ میں تجھے تیری میراث
کے لیے بت پرستوں کو دیونگا ملکہ حد و دنیا تیرے قبضے میں دونگا تو انکو عصا آہنی سے توڑیگا
تو انکو کمہار کی ہانڈی کی طرح چکنا چور کریگا پس اے بادشاہاں عقل پکڑو اے دنیا کے حاکماں
تعلیم لو خداوند کی بندگی خوف سے بجا لاؤ اور لرزتے ہوئے خرمی کرو۔ فرزند کو چوماتا
نہووے کہ وہ بیزار ہوا ور جب اسکا غصہ کچھ ایک بھڑکیگا تو تم راہ ✢ سے ہلاک ہو جاؤگے مبارک
ہیں وے سب جو اسپر ایمان لاتے ہیں یہہ پیشگوئی مسیح پیدا ہونیکے ۱۰۰۰ سال قبل بلکہ زیادہ داؤد کے
ہاتھ سے لکھی گئی تھی اور ناظر کو نیچے انیوالے چار حقیقات بتلاتی اول مسیح خدا کا فرزند خاص
ہے دوم اسکا نجات دنیا کی خاطر مجسم ہونا سوم اسکا باوجود عداوت ابلیس و انسلکے ہر ایک
مذہب ناحق کو نیست و نابود کرنا چہارم انجیل کو قبول نہ کرنے اور مسیح پر ایمان لانے کے سوا ارواح انسان
کا یقیناً ہلاک ہو جانا۔ اولاً یہہ آیت یعنی بادشاہان جہان جمع ہوتے اور حاکمان خداوند اور
اسکے مسیح کے خلاف باہم مصلحت کرتے ہیں اور یہہ آیت میں نے اپنے بادشاہ کو اپنے کوہ مقدس پر
بٹھایا ہے دوئم یہہ آیت خداوند نے مجھسے فرمایا تو میرا فرزند ہے۔ و یہہ آیت فرزند کو چوماتا ہووے
کہ وہ بیزار ہووے سب مسیح کی فرزندیت و مرتبہ الوہیت پر علانیہ گواہی دیتے ہیں دوم یہہ آیت

✢ اُسکی معنی راہِ ہدایت و نجات ہے۔

یعنے اسے فرزند میں تجھے پیدا کیا ہوں فرزند کی جسمداری پر دلیل معقول ہے کیونکہ اگر صرف اسکی الوہیت
پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ ازل سے ابد تک موجود ہے مگر فرزندِ خدا دُنیا کا شافی بننے سے ضرور تھا کہ
وہ صورت و سیرتِ انسان لیکر عصیانِ دُنیا کی خاطر اپنے تئیں قربان کرے پس فقط جسمداری فرزند
کے باعث کہا جا سکتا کہ اسے فرزند میں تجھے پیدا کیا ہوں سوم یہہ آیت یعنی مجھ سے مانگ میں تجھے
تیری میراث کے لیے سب بت پرستوں کو دیونگا بلکہ خود دُنیا تیرے قبضے میں کر دیونگا ثابت
کرتی کہ ابھی تھوڑے وقت میں دُنیا کے سارے اقوام انجیل کے تابعدار ہو کر مسیح کی ریاستِ
روحانی کو قبولنا پڑیگا۔ نہ کسیقدر کی عداوت نہ کوئی قسم کی بت پرستی ابلیس کا مقابلہ بھی اس
باتکو روکیگا کیونکہ پدر اسکو مقدر کیا ہے اور فرزند اپنے عصائے آہنی سے انصرام کو پہنچا دیگا۔ کہ وہاں
اُسکو دیکھنے سے خوش و خرم ہونگے اور شیاطین سبب اُسکے غصے سے دانت چابتے رہینگے
پس یہہ پیشگوئی محمدیوں میں مشہور کرتی کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جسمیں نامِ محمدی روئے زمین
باقی نہ رہیگا کیونکہ مسیح ہر ایک مذہب ناحق کو نیست و نابود کر کے آپ تاجِ روحانی کے سر رکھ ریاست
کریگا چہارم یہہ آیت یعنے فرزند کو چوما ہووے کہ وہ بیزار ہو اور جب اسکا غصہ کچھ ایک
بھڑکیگا تو تم راہ سے ہلاک ہو جاؤگے اور یہہ آیت مبارک ہیں سب جو اسپر ایمان لاتے خوب ثابت کرتی
کہ خدا سے ملاپ و صلح حاصل کرنے کے لئے ایکہی راہ مقبول ہے یعنے مسیح کو دُنیا کا شافی حقیقی جانکر
اُسپر بدل و جان ایمان لانا۔ بجز اِسکے ایمان کے پیشگوئی نہ سنجیدگی تمام بتلاتی کہ گنہگاروں کے واسطے
سوا حضورِ خداوند سے نکالا جانے اور ابدالاباد ہلاک ہونگے اور کچھ باقی نہ رہیگا۔

کتاب زبور کی پیشگوئی ثانی جسپر ہم تھوڑا سا بیان کرینگے ۲ قصیدے

میں ہے۔ وہاں فرزندِ خدا نجاتِ دنیا کی خاطر صلیب پر اٹھایا ہے سو عذاب و عقاب کے بابمیں بیان درد انگیز
موجود ہے وہ قصیدہ طول طویل ہونے سے اسکے چند آیات پر اکتفا کرتے ہیں نیچے آنیوالے میں کیفیت سے
ظاہر ہوتا ہے کہ پیشگوئی کے مضامین صرف مسیح سے نسبت رکھتے ہیں اولاً کیونکہ وقتِ نزع وہ اپنے
عذابِ الیم میں کیا سولوں سے شروع ہوتی ہے یعنے میرا خدا میرا خدا کیوں تو مجھسے روگرداں ہے اگر ہم
اگر مسیح کی موت کے بابمیں انجیل گذارتی ہی سو شہادت پر رجوع ہو ویں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ۔۔۔ اسکے
بعد بلکہ زیادہ مسیح صلیب پر کھینچا جا کر مرتے وقت ایسے ہی نالاں کیا چنانچہ متی کے ۲۷ باب کی ۴۶
آیت میں لکھا ہے تین پہر کے قریب عیسے بلند آواز سے پکار کر کہا ایلی ایلی لما سبقتنی یعنے
میرا خدا میرا خدا تو کیا واسطے مجھسے روگرداں ہوا ثانیاً پیشگوئی کی ۷ اور ۸ آیت میں
حرکتیں اور طعنے ظاہر کرتی جنسے اعدائے مسیح یعنے کاتبان اور فروسیان وہ صلیب پر کھینچا گیا اس
وقت اسکی مسخری کرتے تھے چنانچہ لکھا ہے وے سب جو مجھے دیکھتے حقارت سے ہنستے ہیں وے
ہونٹ لٹکاتے اور سروں کو ہلا ہلا کے کہتے کہ وہ خدا پر توکل کیا کہ وہ اسکو مخلصی دیوے پس
مخلصی دے کیونکہ وہ اسے عزیز رکھتا تھا۔ اگر انجیل میں دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ مسیح کے وقت
پریشانی میں اسپر ویسی ہی مسخری کی گئی تھی چنانچہ متی کے ۲۷ باب کی ۳۹ آیت میں لکھا ہے اور
آنے جانے والے اپنے سر ہلا کر اسکو ملامت کرتے اور کہتے کہ اے تو جو خدا کے معبد کو توڑتا تھا اور
پھر تین روز میں بناتا تھا اپنے تئیں بچا لے اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اتر آ۔ اسیطرح سے
امام کے سرداران اور کاتبان قوم کے بزرگوں کے ساتھ مسخری کرتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ اوروں
کو بچایا اپنے تئیں بچا نہیں سکتا اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے تو اسوقت صلیب پر سے اتر آوے

تب ہم اُس پر ایمان لاوینگے وے خدا پر توکل کیا اگر وہ اُسکا پیارا ہے تو اب اُسکو خلاصی دیوے کیونکہ
وہ کہا میں خدا کا بیٹا ہون ثالثاً پیشگوئی کی ۱۸ آیت مسیح کے صلیب پر کھینچنے والے سپاہیان
صلیب کے نیچے کیئے سو جو کرتیں اور باتین صاف صاف بتلاتی چنانچہ لکھا ہے وُے میرے لباس کو
آپس مین بانٹ لیئے اور جُبّے کے واسطے چھان ڈالے۔ اگر یوحنا کی انجیل مین دیکھیں تو معلوم ہوتا کہ
سپاہیان مسیح کو صلیب پر کھینچے بعد ویسا ہی کیئے چنانچہ یوحنا کے ۱۹ باب کی ۲۴ آیت
مین لکھا ہی تب سپاہیان عیسے کو صلیب پر کھینچے بعد اُسکے کپڑون کو لیکر چہار حصے کیئے ہر ایک سپاہی
کو ایک حصہ اور اُسکے جُبّے کو بھی لیئے اور وہ جُبّہ ایکہی ٹکڑا بغیر سیون کے اور سراسر بُنا ہوا تھا۔
اسلئے وُے آپمین کہے کہ ہم اُسکو نہ پھاڑین پر اُسکے واسطے چھان پھینکیں کہ کسکا ہووے گا۔ اسلئے
کہ کتاب کا لکھا جو کہتا ہے کہ وُے میرے لباس کو آپمین بانٹ لیئے اور میرے جُبّے کے واسطے چھانسے
ڈالے کامل ہووے۔

کتاب زبور کی پیشگوئی ثانی جو بیچ بیان اُس داخل کرتے ہیں سو ۴۰ قصیدہ کی ۶ آیت سے
شروع ہوتی یعنے قربانی اور ہدیہ تو نہین چاہتا تو میرے کانوں کو کھول دیا ہے قربانی سوختنی و قربانی
عصیان کو طلب نہیں کیا تب مین کہا کہ دیکھ مین آتا ہون کتاب میں میرے بابمین لکھا ہی ای میرا خدا مین
خوش ہون کہ تیرا حکم بجا لاؤن ہان تیرا شرع میرے دل کے بیچ ہے یہ پیشگوئی پیچھے آنیوالے چار باتون کو
ثابت کرتی اول کُتب عہد سوی مین نظر آتے ہیں سو قربانیاں صرف کفارہ مسیح پر شاہدی بھرنے کے لیئے
مقرر تھے دوم جسمداری مین آمد مسیح سوم اُسکا آپ ہو کر عصیان کی خاطر اپنے تئین قربان کرنا چاہنا چہارم
مسیح پر شہادت دینا کتب عتیق کا مقصد مخصوص ہے اول یہہ آیت یعنی قربانی و ہدیہ تو نہین چاہا

قربانی شکرانہ و قربانی عصیان تو طلب نہیں کیا صاف صاف بتلاتی ہے کہ کتب موسوی میں
مقرر کئے گئے سو قربانیاں صرف عیسیٰ مسیح کے نمونے تھے بلکہ انصاف الٰہی سے کفارہ عصیاں
کے سبب مقبول نہ ہو سکتے کیونکہ ظاہر ہے کہ قربانی بہائم کا کفارے کی خاطر کفایت نہ کرتی الغرض
وے صرف عیسیٰ مسیح کے کفارے پر گواہان ہو کر عفو عصیان کے چاہنے والوں کو خدا کی راہ نجات
دکھلاتے تاکہ وے وعدہ کئے گئے شافی پر ایمان لانے سے اپنی مراد کو پہنچیں دوم یہہ فقرہ یعنے
تو نے میرے کان کو کھول دیا ہے اور یہہ فقرہ تب میں نے کہا کہ دیکھہ میں آتا ہوں جسمداری فرزند اور اسکا
زمین پر نمود ہونا خوب ثابت کرتا کیونکہ اگر صرف فرزند کی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہے کہ آدمی کے
سے کھال کان نہیں رکھتا علاوہ خدائے کے بابمیں نہیں کہا جا سکتا کہ دیکھہ میں آتا ہوں کیونکہ خدائے
حاضر و ناظر ہے مگر سے آیات بتلاتے کہ فرزند الٰہ جسمدار ہو کر صورت و سیرت انسان میں لازم تھا
سو کفارہ عصیاں دینے کے واسطے دنیا میں نمایاں ہووے تے چہارم یہہ آیت یعنے اے میرے خدا میں
خوش ہوں کہ تیرا حکم بجا لاؤں بتلاتی کہ فرزند الٰہ آپ ہو کر اپنے تئیں کار نجات پر فدا کرتا تھا بغیر
رضامندی فرزند کے اسکو صلیب پر کھینچنا انصاف سے بعید ہوتا اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسکے
مرنے بغیر سو کفارہ عصیاں کا سرانجام کرنا غیر ممکن ہوتا پس فرزند یہاں ظاہر کرتا ہے کہ آپ اس کار
عظیم پر جو انعام کو پہنچانیکے لئے قضائے الٰہی سے مقرر تھا سو ازل سے راضی ہوا چہارم یہہ
فقرہ یعنے کتاب میں میرے بابمیں لکھا ہے ثابت کرتا کہ کتب مقدس صرف قربانی و کفارہ مسیح پر شہادت
بھرنے کی خاطر نزول پائے اگر خدا کا اکلوتا فرزند آپ ہو کر اپنے تئیں کار کفارے پر فدا نہ کرتا تو
نجات انسان غیر ممکن ہونے سے کتب مقدس کا نزول عبث ہوتا مگر فرزند الٰہ آپ ہو کر کار کفارہ

اختیار کرنے سے کتب مقدس میں جو خوشخبری کو دنیا میں شہرت دیتے بلکہ اولاد آدم کو راہ نجات پر ہدایت کرنیکے لئے نازل ہوئے ہیں پس معلوم ہوا کہ خدا کے اکلوتے فرزند کی قربانی پر شہادت بھرنا پیشگوئیوں کا جان ہے

کتاب زبور کی پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں حوالہ کرتے ہیں پیشگوئی عمدہ ہی چنانچہ وہ قصیدہ کی آیت سے یوں لکھا ہے یعنے میرے دل میں اچھا مضمون جوش مارتا ہی میں بادشاہ کے حق میں کیا ہوں سو باتوں کو کہہ سنا تا میری جیبہ جلد نویس کے قلم کی سی ہی تو اولاد انسان سے حسین تر ہی تیرے لبونمیں فضل بھرا ہوا ہی لہذا خدا تجھے ابدتک مبارک ٹھہرایا ہی ای قادر مطلق تیرے جلال و بزرگی سے تیری تلوار تیری کمر پر باندھ بلکہ تیری بزرگی میں کامیابی سے سواری کر بسبب حقیقت و حلم و راستی کے اور تیرا دہنا ہاتھ تجھے کارہائے مہیب سکھلاویگا تیرے تیر ان بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں چھبتے جنسے لوگ تیرے زیر دست ہو جاتے ہیں ای خدا تیرا تخت ابد الاباد ہی تیری بادشاہت کا عصا عصا راست ہی تو نیکی سے محبت اور بدی سے عداوت رکھتا اسلئے خدا جو تیرا خدا ہی روغن خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ہی یہہ پیشگوئی ہدایت انسان کی خاطر نیچے آنیوالے چار باتیں بتلاتی اول ان میں مسیح بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے پاک تھی دوم الوہیت مسیح سوم اسکی فرزندیت ابدی چہارم اسکا مذہب دنیا پر غلبہ پانا۔ اول یہہ فقرہ یعنے تو اولاد انسان سے حسین تر ہی جمال جسمانی سے نسبت نہ رکھ سکتا کیونکہ اشعیہ نبی مسیح کے بابمیں پیشگوئی کر گیا ہی کہ اسکو شکل و جمال نہیں اور جب ہم اسپر نگاہ کرینگے خوبصورتی نہیں کہ ہم اسکے مشتاق ہوویں پس یہاں فکر ہوا ہی سو جمال سے مراد کیا ہی

بے شک اُسکی معنی جمالِ روحانی ہی یعنے اِنسانیتِ مسیح بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے پاک تھی وہ
انسانیتِ مقدس گو کہ زنِ ناپاک سے وِلادت پائی تاہم خدا کی قدرتِ کامل سے پیدا ہونے
کے باعث انسان کی نفسانیت سے محفوظ تھی جیسا کہ انجیل میں لکھا ہی یعنے گناہ کے سوا وہ
ہر ایک بابت میں اپنے بھائیوں کے سے بنایا گیا تھا۔ ازین باعث وہ روئے زمین پر بے ہمتا تھا
بلکہ خدا کی نظر میں دوسرا کوئی جمیل اور پاک و خوشنما نہ ٹھہرا۔ دوم یہہ فقرہ یعنے اَی قادرِ مطلق
تیرے جلال و بزرگی سے تیری شمشیر تیری کمر پر باندھ ایسا غور بخش ہی کہ کبھی مخلوق سے مربوط نہ ہو
سکتا کیونکہ یہہ خطاب یعنے قادرِ مطلق ایزدِ تعالیٰ کے خطابات بزرگ سے ہی اما روح القدس مبادا
کسی صورت سے اپنے کلام میں شک ہو دوسرے الفاظ لیکر اِس خطاب کو بارِ ثانی مشہور کرتا اور کہتا
اَی خدا تیرا تخت ابدالاباد ہی تیری بادشاہت کا عصا عصائے راست ہی پس یہہ دو فقرے
بغیر تکرار کے الوہیتِ مسیح کو علانیہ ثابت کرتے ہیں سوم یہہ آیت یعنی خدا جو تیرا خدا ہی روغنِ خرمی
سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا بتلاتی کہ مسیح خدا سے نسبتِ فرزندی رکھتا ہی کیونکہ
اگلی آیت میں مسیح کے حق میں کہا گیا اَی خدا تیرا تخت ابدالاباد ہی پر جب کہ دوسرے فقرے میں اُس ذاتِ
الٰہی کے بابت میں لکھا گیا کہ خدا جو تیرا خدا ہی روغنِ خرمی سے تجھے تیرے مصاحبوں سے زیادہ معطر کیا ظاہر ہی
کہ ان الفاظ یعنے خدا جو تیرا خدا ہی تجھے اِس معنی کی دوسری نہیں ہو سکتے یعنے عیسے مسیح جو اِس
پیشگوئی کا مدعا ہی سو خدا کا فرزندِ ابدی ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے تیری بزرگی میں کامیابی سے سواری
کر اور یہہ فقرہ یعنے تیرا دہنا ہاتھ تجھے کارہائے مہیب سکھلاویگا اور یہہ فقرہ یعنے تیرے تیر ان بادشا

* یعنی وہ سیرتِ نفسی جو کل اولادِ آدم اپنے جدِ اعلیٰ سے اُٹھائے ہیں

نے دشمنوں کے دلمیں چھبتے جن سے لوگ تیرے زیردست ہوجاتے ہیں ۲ سب بتلاتے کہ فرزندِ الٰہ تمام
دنیا پر غالب آکر کل اقوام کو انجیل کے تابعدار کریگا کیونکہ یہہ باپ سے مقدر ہو بنکے باعث کوئی اسکو
روک نہ سکیگا ۳ پس وقت مقرری فرزند اپنی قدرتِ الٰہی سے سارے دشمنوں کو تسخیر کر کے بدیکے اُس فرمان
کو کامل کریگا ازیں باعث ۱۱۰ قصیدہ میں لکھا ہی خُداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف
بیٹھ جبتک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا ۔

کتابِ زبور سے دوسری پیشگوئی بزرگ جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں
۱۱۰ قصیدہ میں ہے یعنے خداوند میرے خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ جبتک کہ میں تیرے
دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناؤنگا خداوند تیری قدرت کا عصا صیہون میں سے بھیجیگا تو
اپنے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر تیرے لوگ تیرے روزِ قدرت راضی ہونگے حسنِ تقدس میں رحمِ صبح
صادق سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا خداوند قسم کھایا ہی اور وہ نہیں پچتاویگا کہ تو ملک
صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام ہی خداوند جو تیرے دہنے بازو ہی سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں
کو وار پار ماریگا وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا وہ مقاموں کو لاشوں سے بھر دیگا وہ اکثر
ملکوں کے رئیسوں کو گھایل کریگا وہ راہ میں نالے کا پانی پیگا اسلیئے وہ سر بلند کریگا یہہ پیشگوئی
نیچے آنیوالے چار باتیں دکھلاتی اول الوہیت و فرزندیت مسیح دوم اسکا جسمدار ہونا اور کفارہ دینا
سوم اسکا اپنے لوگ کو مقدس کرنا چہارم اسکا یقیناً دنیا پر غالب آنا اول یہہ فقرہ یعنی خُداوند میرے
خداوند سے کہا تو میرے دہنے ہاتھ طرف بیٹھ آشکارا گیا ہی کہ ممکن نہیں کہ مخلوق سے مربوط ہووے
لہذا فقط اسکی ایکتا میں ہو سکتی یعنے پدر یہاں اپنے فرزند ہمسر سے جو ہمیشہ اپنے دہنے ہاتھ طرف

تخت پر بیٹھتا سو متکلم ہو کر اُسکے حق میں فرمان ٹھہراتا سو ہم یہہ فقرہ یعنی خداوند نے قسم کھایا ہی اور
وہ نہیں پچتاویگا کہ تو ملک صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام ہی قربانی و کفارہ مسیح پر شہادت
معقول دیتا کیونکہ موسے سے بنا سردار امام یعنے ہارون بلکہ ہارون کے بعد بنا ہر ایک
سردار امام بنی اسرائیل کے عصیان کی خاطر قربانیانِ خون آلودہ کو گذارنے کے لئے مقرر تھا
اِس انتظام سے اللہ تعالے ہر ایک سردارِ امام کو پیدر پے دنیا کے آنیوالے حقیقی سردارِ امام یعنے
عیسے مسیح کا نمونہ بنایا پس ناظر یہہ ہشیاری تمام لحاظ کیا چاہئے کہ روح القدس اِس پیشگوئی میں
نبی کے وسیلے سے کہتا کہ خداوند قسم کھایا ہی کہ فرزند ابد الاباد امام ہی اُس سے مراد یہی ہی کہ
پدر قسم کھایا تھا کہ فرزند اپنے تئیں قربان کرنے سے ایک کفارہ جو ہمیشہ بخشایشِ عصیان کی
خاطر کفایت کریگا پورا کرے جسکے باعث آیندہ دوسرے کوئی امام کو یقین کرنا ضرور نہ ہو
ایسا ہوا کہ فرزند کی امامت امامتِ ابدی مقدر ہوئی ہی اب دیکھا چاہئے کہ اللہ تعالے کی
یہہ قسمِ سنجیدہ نہ محض دعوی محمدؐ کو باطل و عاطل ٹھہراتی بلکہ اُسکو قصد و قضاے الٰہ کے خلاف
فتورِ دلیر بھی ثابت کرتی کیونکہ مسیح خدا ہی کے فرمانِ غیر متغیر سے نجاتِ دنیا کی خاطر امام یعنے
کفارہ دہندہ و لا تعین ہونے سے روح القدس پیشگوئی میں مشہور کیا ہی کہ وہ ملک صدق کے مرتبے
کے موافق ابد تک امام ہی اگر ناظر محمدی تصدیع اٹھا کر کتابِ پیدایش کے ۱۴ باب کو پڑھے تو معلوم
کریگا اولاً یہہ ملک صدق سلیم کا بادشاہ تھا ثانیاً وہ اللہ تعالے کا امام بھی تھا ثالثاً
کہ روح القدس اُسکے ذکر کرنے میں عمداً و قصداً اُسکی پیدایش و باپ دادے و موت کے بارے
کچھہ مذکور نہ کیا ہی حواری پالس عبرانیوں کے مکتوب کے ۷ باب میں الہامِ الٰہی سے نیچے لکھے

سیہ تھا اسبات کا بیان تفصیلوار کیا ہی یعنے یہہ ملک صدق بادشاہ سلیم اور خدا تعالے کا امام
تھا ابراہیم جب وہ بادشاہوں کی ہلاکی سے پھر آیا ملا اور اسکو دعائے نیک دیا جسکو ابراہیم سب
غنیمتوں سے دسواں حصہ دیا اسکو اوسکا نام ترجمہ ہوکر بادشاہ نیکی ہونے سے بعد اسکے بادشاہ سلیم
جسکی مراد بادشاہ صلح ہی بن ماں بن باپ بن نسب آغاز روز و نہ انجام حیات لکھنے سے مگر فرزند
الہ کے سے رکھا بنکر ہمیشہ امام رہتا ہی۔ ملک صدق کا قصہ ویسا ہی ہی جیسا پیشگوئی کہتی کہ
اللہ تعالے قسم کھا کر اپنے فرزند کو ملک صدق کے مرتبے کے موافق ابد تک امام تعین کیا مراد یہی ہی کہ
مسیح امام بادشاہی الہی ہونے اور اسکی قربانی واحد ہمیشہ بخشش عصیان کی خاطر قبول
کیا جانے سے غیر ممکن تھا کہ اللہ تعالے نجات انسان میں دوسرے کسی امام کو دخل دینے دیوے کیونکہ
دنیا آخر ہونے تک مسیح ہی بنی آدم کا شافی و اجبی ہی ان تمام کیفیتوں سے سب پر ظاہر ہوگا کہ محمد مصطفے
امامت مسیح میں خلل ڈالا چاہنے سے اپنے تیں قصد و قضائے الہ کے خلاف فتور ڈالنیوالا ثابت کیا ہی۔
سیوم یہہ آیت یعنے تیرے لوگ تیرے روز قدرت راضی ہونگے جمال مقدس میں رحم صبح صادق
سے تو تیرے جوانوں کی شبنم رکھتا بتلاتی کہ مسیح اپنی قدرت الہی سے اپنے لوگ کے دلوں کو مائل
کرکے نہ محض نجات انجیل کو قبول لینے اور اپنے پر ایمان لانے راضی کریگا بلکہ سب ایمانداروں کو روح القدس
کے فیض سے پاک کریگا تاکہ وے مرتے تک جمال مقدس کے موافق وفادار رہیں۔ چہارم یہہ فقرہ یعنے میں
تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں تلے کی چوکی بناونگا اور یہہ فقرہ یعنی تو تیرے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کر
اور یہہ فقرہ یعنی خداوند جو تیرے دہنے بازو پر ہی سو اپنے قہر کے روز بادشاہوں کو وار پار مار کریگا اور
یہہ فقرہ یعنی وہ بت پرستوں میں عدالت کریگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ اکثر ملکوں کے سروں کو گھایل کریگا

سب ثابت کرتے ہیں کہ باوجود عداوت شدید ان خصوصیت شیاطین کے مسیح دنیا کے سارے بادشاہوں
کی ریاست روحانی حاصل کریگا۔ غرض وہ اپنی انجیل کی کامیابی کو دیکھیگا جبتک کہ اسکے وسیلے
سے وہ شمال و جنوب و مشرق و مغرب سے اپنے مقبول ہوے سو لوگ کے منفرد اخذ کو تابعدار کرکے
نہ محض اسکو بچائیگا بلکہ مقدس کریگا۔

زبور ۲۴ داؤد کو پیشنگوئی کرنے کے آگے شاید ناظر محمدی روح القدس مسیح
موت سے جی اٹھکر آسمان پر جانیکے بابت میں کیا کہتا ہے سنا جائیگا۔ اگرچہ ہم اس بابت سے درگذر ہیں لیکن بوجہ
انصاف تمام کہا جا سکتا کہ اس کتاب سے ہمارے دلایل کامل نہیں ہیں ازین باعث ہم نیچے آنیوالے
پیشگوئی کو یہاں داخل کرنا مناسب جانتے ہیں چنانچہ ۲۴ قصیدے کی ۷ آیت میں لکھا ہے اے پھاٹکو
اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ابدی اونچے ہو کہ بادشاہ جلال داخل ہووے۔ بادشاہ جلال
کون ہے۔ خداوند جو قوی وقادر ہے بلکہ خداوند جو جنگ میں قادر ہے اے پھاٹکو اپنے سر اونچے کرو
اور اے دروازہ ابدی تم اونچے ہو کہ بادشاہ جلال داخل ہووے یہہ بادشاہ جلال کون ہے
خداوند افواج وہ بادشاہ جلال ہے۔ یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے مضمونوں کو بتلاتی ہے اول مسیح کے
آسمان پر جانے سے فرشتگوں کا خوشی وخرمی کرنا۔ دوم اسکا مرتبہ الوہیت اور ہمسری پدر۔ سوم کہ بر
نجات کے باعث اسکا ابدالاباد بادشاہت سماوی میں حمد و ثنا کیا جانا۔ اور اس پیشگوئی کے معنے
دو فقرے یعنے اے پھاٹکو تم اپنے سر اونچے کرو اور اے دروازہ ابدی تم اونچے ہو کہ بادشاہ جلال
داخل ہووے گروہ ملایک مسیح آسمان پر جانے کے باعث جو کئے گئی خوشی اور ستایش مبارکبادی کو بعینہ
تمام بتلاتے ہیں۔ دوم بادشاہ جلال کون ہے سوال کے دو جواب یعنے خداوند جو قوی و قادر ہے

اور خداوند افواج نے مسیح کے مرتبۂ الوہیت و ہمسری پدر کے باب میں روح القدس کے اظہارات معتبر
میں سوم یہہ فقرہ ہے یعنے خداوند جو قوی و قادر ہے اور یہہ بھی یعنے خداوند جو جنگ میں قادر ہے وہ تعریف
بے نہایت بتلاتا جسسے گروہ ملایک مسیح اپنی قدرت الہی سے گناہ اور ابلیس اور موت اور دوزخ پر
پایا اسو فتح کی تعظیم کیا کرتے ہیں چنانچہ کتاب مکاشفات میں لکھا گیا وے نیا راگ گا کر کہتے کہ تو ہی
کتاب کو اٹھا کر مُہر توڑنے کے لایق ہے کیونکہ تو قتل ہوا اور تیرے لہو سے ہمکو ہر ایک قبیلہ و زبان و ملک
و قوم سے خدا کے واسطے مول لیا اور ہمکو ہمارے خدا کے بادشاہ اور امام بنایا اور ہم روے زمین
پر بادشاہت کرینگے۔

ہم انبیاؤں کی موافقت کی ثبوت میں زبور ملقب کئے گئے سو کتب کی شہادت کو
ختم کرنیکے آگے ایک لحظہ کتاب امثال سلیمان کی طرف رجوع ہوتے ہیں چنانچہ اسکے ۸ باب کی ۲۲
آیت نے مسیح کے باب میں نیچے آنیوالی پیشگوئی شروع ہوتی یعنے خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں بلکہ
اپنے افعال عتیقہ کے آگے تصرف کیا میں ازل بلکہ ابتدا سے دنیا پیدا ہونے کے آگے وجود پایا جب
سمندر نہ تھے جب چشمے پانی سے بھرے ہوئے نہ تھے میں پیدا ہوا پہاڑوں ثابت ہونیکے آگے
بلکہ ٹیلوں کے پیشتر میں پیدا ہوا جب وہ زمین میدان نہ خاک دنیا کا حصہ بلند ترین کو بنایا تھا جب
وہ فلک کو تیار کیا جب سطح سمندر کو احاطہ کیا میں حاضر تھا جب وہ ابروں کو بلندی پر ٹھہرایا جب
وہ سمندر کے چشموں کو مضبوط کیا جب وہ دریا کو اپنا فرمان دیا کہ پانی حدِ مقرری سے تجاوز نہ کرے
جب وہ زمین کے بنیادات ڈالتا تب میں پالا ہوا سا اسکے پاس تھا اور روز بروز اسکا دلدار ہوکر
اسکے حضور میں ہمیشہ شادی کرتا تھا اسکی زمین کی آبادی پر شادی کرتا تھا اور میرے خوشیاں بنی آدم کے

ساتھ تھے پس اب اَے لڑکو میری بات سنو کیونکہ وے مبارک ہیں جو میرا حکم بجا لاتے۔ تربیت سنو اور دانا ہو
اور اُس سے کنارہ مت کرو مبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا اور روز بروز میرے آستانوں پر راہ دیکھتا
ہی اور ہر روز میرے دروازوں کے چوکٹ کے پاس انتظاری کرتا کیونکہ وہ جو مجھے پاتا حیات پاتا بلکہ خدا
کی مہربانی سے سرفراز ہوویگا لیکن وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنے روح خاص کا نقصان کرتا۔ وے سب
جو مجھ سے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے ہیں۔ یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے پانچ بابوں کو بتلاتی اول
الوہیت ابدیت مسیح کی دوم خلقی اُس کا ظہور وجود یعنے پیدائش ابدی کے موافق سوم
نجات کا مقدمہ اِسم میں اُس کا کلام ہادی واحد ہی چہارم وہ جو نجات کے واسطے مسیح پر
توکل کرتا سو بچا جائیگا۔ پنجم وہ جو اُس سے برگشتہ ہوتا یقیناً وہ زخمی ہو جائیگا۔ اول یہہ فقرہ یعنے
خداوند مجھے اپنی راہ کی ابتدا میں تصرف کیا اور یہہ فقرہ یعنے میں ازل بلکہ ابتدا سے وجود پایا اور یہہ
فقرہ یعنے جب سمندر نہ تھے میں پیدا ہوا اور یہہ فقرہ یعنے جب وہ فلک کو تیار کیا میں حاضر تھا سو یہہ
سب مسیح کی الوہیت و ابدیت پر شہادت معتبر ہو کر بتلاتے کہ وہ ازل سے ابد تک موجود ہے
جیسا کہ ذات پدری نہ آغاز ہی بلکہ انجام کو نہ قبولتی ہے بدستور ذات فرزندی بھی آغاز نہ رکھکر انجام
کو نہیں پہنچتی جیسے خطاب پدری میں ہوں تیرا اور ویسا ہی فرزند ابدی کا خطاب ہی۔ اسلئے یوحنا کے باب
کی ۵ آیت میں وہ خود کہتا ہی مسیح میں تم سے کہتا ہوں پیشتر اُس سے کہ ابرہیم تھا میں ہوں دوم
یہہ فقرہ یعنے خداوند مجھے تصرف کیا اور یہہ الفاظ یعنے میں وجود پایا اور یہہ بھی یعنے میں پیدا ہوا اور
یہہ فقرہ یعنے میں پالے ہوے سے کھا اُس کے پاس تھا سب بالاتفاق ثانی الٰہی خلقی میں رکھتا ہی سو
ظہور وجود پر یہہ گواہی دیتے کہ پدر سے ازل سے پیدا ہو کر پیدائش ابدی کے راز کے موافق موجود ہی

لہذا وہ ازل سے پدر کے ساتھ رہا کر بابولنا کافی نہیں ہی مگر ز اینڈ کور کے موافق وہ ازل کیتہ پدر
سے پیدا ہوکر ابد تک پدر کے سینے پر رہتا ہے سوم یہہ فقرہ یعنی ترتیب ہوا اور روانا ہوا اور اس سے کنارہ
مت کرو اور یہہ فقرہ یعنے مبارک ہی وہ جو میرا کلام سنتا بتلاتا کہ پدر کا فرزند ابدی کے سوا دوسرا
کوئی نہیں ہی اور اولادِ آدم کی ہدایت کے لئے کلامِ نجات رکھتا جیسا لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں
لکھا گیا یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اسکو سنو۔ پس ظاہر ہی کہ وہ تعلیم جو اسکے کلام کے خلاف ہی سو صرف
ارواح کی ہلاکی کے لئے ابلیس کا جال اور پھندا ہی چہارم یہہ فقرہ یعنے وہ جو مجھے پاتا حیات پاتا بلکہ خدا کی
مہربانی سے سرفراز ہوگا ثابت کرتا کہ مسیح کی قربانی و خون بہنے سے ہی سو کفارہ عصیان کے سوا گنہگاروں
کی نجات کے لئے دوسری کوئی راہ نہیں بتلائی گئی ازینباعث مسیح یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت میں کہا ہی
میں راہ اور حقیقت اور حیات ہوں سوا میرے وسیلے کے کوئی پدر کے پاس نہیں آ سکتا۔ پنجم یہہ فقرہ یعنے
وہ جو میرا گناہ کرتا سو اپنی روحِ خاص کا نقصان کرتا وے سب جو مجھ سے کینہ رکھتے سو موت کو عزیز جانتے
ہیں صاف ظاہر کرتا تمام بے ایمانوں کی تباہی لاعلاج و گرفتاری دوزخ کو منسوب کرتا جیسا کہ مارک کے ۱۶
باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی وہ جو ایمان لاتا اور اصطباغ لیتا بچا جائیگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا
دوزخی ہو جائیگا۔ کتابِ امثال کی اس پیشگوئی خوشنما و پر مغز کو تمام کرکے ہم اُن سب سے جو محمدیوں
میں ملقب بہ مشہور ہوتے سو اپنے دلائل کو ختم کرتے ہیں ہی کتب بائبل سے موسوی سے رکھتے ہیں سو
موافقت کو ثابت کرنے کے لئے یہاں گذارے گئے سو دلائل کو خوب ازمائش کرنے سے ہر ایک مسلم کسی
فہیم قابل ہوگا کہ محمدیوں کی یہہ روایت عام کہ زبور کتب موسوی کو منسوخ کرنے نازل ہوئی سو
عبث ہی پس ہمارے برادرانِ محمدی انہیں جو بھی روایت کو یاد کرنے سے خوب ثابت ہوتا کہ

کتبِ مقدس کی حقیقتوں سے تمام و کمال ناداں ہیں بلکہ اس نادانی میں بلا عذر ہیں

اب ہم کتبِ مقدس کے اس حصے کی طرف جو کتبِ انبیا کے لقب سے
ملقب کیا گیا ہی سو رجوع ہوتے ہیں یہ کتب کتابِ اشعیہ سے جو پیدایشِ مسیح کے آگے ۷۰۶
سال ہی سو شروع ہو کر انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتابِ ملاکی تک جو عہدِ مسیح کے قبل ۳۹
برس ہی سو جاری رہتے ہیں کتابِ اشعیہ ریاستِ سلیمان سے ۲۵۸ سال پیچھے شروع ہوئی اور
شہادتِ مسیح سے ایسی معمور ہی بلکہ اُسکے پیشگوئیاں شافی کی حسب و نسب و پیدایش و الوہیت و موت
و کفارے کے بابمیں ایسے صاف صاف بیان کرتے ہیں کہ اکثر لوگ اُسکے مصنفِ الہامی کو انجیل کے
لکھنے والوں کے ساتھ گنکر اُسکو پانچواں مصنفِ انجیل خطاب کئے ہیں ✣ اُسکے نسخے کے آغاز میں وہ
پیشگوئی بزرگ جو مسیح کے فوق العادت حمل و پیدایش کے بابمیں ہی اور جو ساڑھے سات صدیوں
کے بعد مریم باکرہ کی معرفت سے انصرام کو پہنچی سو نظر آتی چنانچہ اشعیہ کے ۷ باب کی آیت میں
لکھا ہی اور خداوند آحذ سے کہا کہ تو اپنے خداوند خدا سے نشان مانگ اُسکو خواہ نیچے زمین
یا اوپر آسمان میں مانگ لیکن آحذ کہا میں نہیں مانگونگا اور میں خداوند کو نہیں آزماؤنگا تب وہ کہا ای
خاندانِ داؤد اب سنو آدمیوں کو تھکانا کیا تمھارے لگے ادنی بات ہی کیا تم میرے خدا کو بھی
تھکاؤگے سو واسطے خداوند آپ تمکو نشان دیگا کہ دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوگی و فرزند جنیگی
اور اُسکا نام عمانوایل رکھیگی اس پیشگوئی کو اُسکے جُدے جُدے بابوں میں تقسیم کرینگے آگے ہم ناظرین کے
فایدے کی خاطر اسمیں مذکور ہی سو مقدمۂ عجیب کے بابمیں تھوڑا سا بیان کرینگے باکرہ حاملہ ہوگی

✣ یعنی ئے چار متی و مارکس و لوقا و یوحنا۔

فرزندِ خدا ایسا نادر ہی کہ اگر وہ فی الحقیقت درپیش نہ ہوتا تو باور نہ کیا جا سکتا۔ کیونکہ صرف ہمارے سارے تجربے کے خلاف نہیں بلکہ قواعدِ کائنات میں غیر ممکن ہی۔ اما گو کہ قواعدِ کائنات میں غیر ممکن ہی تاہم خدا سے بعید نہیں جس کی قدرتِ کامل سے کل قواعدِ کائنات اصل پاتے ہیں لہٰذا اوس ازل سے اپنے نام کی بزرگی کی خاطر اس مقدمۂ فوق العادت کو تعین کر کے ۔۔۔ اُسکے قبل ظہور کرنے سے دلِ انسان کو اُسکے واسطے تیار کیا۔ پیدایش دُنیا سے باکرہ حاملہ ہوی سو نہیں ناگیا تھا بلکہ روزِ قیامت تک پھر کبھی نہیں سُنا جاوےگا باکرہ کی سیرت نہیں کہ حاملہ ہو کر جنے زانانیت کا قاعدہ کہ بجز باپ کے وجود پاوے لہٰذا اگر ہم کائنات کے قواعد کے موافق اس مقدمے پر نظر کریں تو بے شک معجزات میں معجزۂ بزرگ تر بلکہ مقامِ حیرت ہی۔ پس ہم سوال کرتے ہیں کہ یہہ مقدمہ کس سبب سے کائنات کے قواعدِ قایم ودایم کے خلاف وقوع میں آیا۔ ظاہر ہی کہ اُسکے واسطے کوئی وجہ معقول ہووے کیونکہ اگر خدا انسانیت مسیح کو پیدا کرنے میں صرف پیغمبر چاہا ہوتا تو معمول کے موافق پیدا کر سکتا۔ پس جو ندکس سبب سے فقط پیدایش مسیح میں کائنات کے قواعدِ قایم ودایم کے خلاف کرنا لازم جانا۔ اس سوال کا جواب خود پیشگوئی میں موجود ہی چنانچہ لکھا ہی وہ اُسکا نام عمانوایل رکھینگے لفظِ عمانوایل ترجمہ ہو کر یہہ معنی دیتا یعنے خدا ہمارے ساتھ اور اُس سے مسیح کی فوق العادت پیدایش کا بھید کھل جاتا ہی۔ اُسکا بیان نیچے لکھے سے یکھا ہی یعنے نجاتِ انسان کی خاطر لازم تھا کہ فرزندِ خدا خود مجسم ہو کر سیرتِ انسان میں اور عاصیوں کے عوض اپنے تئیں قربان کیے تاکہ اسکی قربانی سے شریعت کو کفارہ عزت بخشش عصیان پہنچنے سے خدا انصاف کے موافق عاصیوں کو بخشا سکے پس ارادہ ابدی اپنے فرزند کو اس کارِ عظیم پر مقرر کرنے سے لازم

وملزوم تھا کہ فرزند جسمدار ہونے میں انسانیت مشابہ آدمیں یعنے داغ عصیان کے سوا رکھے اگر

انسانیت مسیح داغ عصیان رکھتی تو شریعت جیسا ہر ایک عاصی کے حق میں اسکی عادت ہی اسکو

ناپاک ٹھہرا کر بے تکلف رد کرتی وہ بصورت عیسے ابن مریم شافی دنیا بنا غیر ممکن ہوتا پس

فرزند خدا سے بشر انسان کو قبول نے بلکہ زن ناپاک سے جنا جانے میں لازم تھا کہ اسکی انسانیت قدرت

الہ سے پیدا ہو کر بنی آدم کی ناپاکی اصلی سے محفوظ رہجاوے ایسا ہوا کہ کائنات کے قواعد قایم

میں وہ اختلاف جو مسیح کے حمل و پیدایش میں پیش ہوا سو وقوع میں آیا اب اس بیان مختصر کو تمام کر

پیشگوئی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتی اول

انسانیت مسیح کی تقدس کامل دوم اسکی فرزندیت اور الوہیت سوم اسکا عصیان کے لئے

کفارہ دینا اول یہہ فقرہ یعنے ایک باکرہ حاملہ ہوگی اور بتلائے گئے سے یکھا انسانیت مسیح کی

پاکی کامل کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ انسانیت روح القدس کی قدرت مخصوص سے پیدا ہونے

کے باعث ممکن نہ تھا کہ اسکی ماں کی ناپاکی اصلی اس سے لاحق ہووے دوم یہہ لفظ یعنے عمانوایل کے

معنی خدا ہمارے ساتھ ہی سو مسیح کی فرزندیت والوہیت پر علانیہ گواہی دیتا سوم اس پیشگوئی

میں مشہور ہوا ہی سو مقدمہ عجیب کہ فرزند خدا جسمدار ہووے اتنا ہی کہ وجہ معقول کے سوا

کبھی وقوع میں آیا ہوتا اور کتب مقدس صاف صاف بتلاتے ہیں کہ اسکا سبب یہی تھا کہ نجات

انسان کفارہ عوض بخشش عصیاں کے وسیلے سے انصرام کو پہنچے۔

مسیح کے بابمیں کتاب الشعیہ کی پیشگوئی ثانی اگلے کی پیشگوئی کے

برابر مضمون عظیم سے رکھکر اسمیں موجود ہیں سو اسکے حقیقتوں کو تقویت دیتی چنانچہ ۹ باب کی ۱ آیت

میں یوں لکھا ہی یعنے بہادر کی ہر ایک لڑائی زور شور اور جامۂ خون آلودہ کا ہے ہی مگر یہہ سوزان
اور ہیزم آتش سے ہوگا کیونکہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا اور ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور سلطنت اسکے
کاندھے پر ہوویگی اور اسکا نام عجوبہ مشیر خداے قادر مطلق پدر ابدی شہزادہ صلح کہلایگا تخت و بادشاہت
داؤد پر اسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھ انتہا نہ ہوگا تاکہ وہ عدالت و انصاف سے اسکو آیندہ
و ہمیشہ قایم کرے خداوند افواج کی غیوری اسباتکو بجالاویگی اس پیشگوئی کو اسکے جدے جدے
باتوں میں تقسیم کرنیکے آگے لازم ہی کہ ہم اسباتکو یعنے روح القدس کیسی بڑی ہشیاری سے مسیح کی
الوہیت و انسانیت کے درمیان امتیاز کرتا سو اپنے ناظرین محمدی کو دکھلا دیں کہ دیکھو جبکہ
مسیح کی انسانیت کے بابمیں ذکر کرتا تو کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوئی مگر اسکی الوہیت کا
ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند بخشا گیا۔ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا بولنا انسانیت
مسیح دنیا میں آنیکے واسطے گویا ئی سزاوار ہی مگر اسکی الوہیت کے بابمیں اسطور کی بات کرنا بالکل
غیر مناسب ہووے کیونکہ کنہ الہی تولد نہ ہوسکتا نہ نظر انسان میں آسکتا ازین باعث روح القدس
ان چیزوں کا ذکر کرنے میں کلام الہامی ہر ایک سے بدرستی تمام ربط دیکر عیسے مسیح کے علیحدہ علیحدہ
سیر تو میں کچھہ انتشار نہ ہونے دیتا الغرض لحم و خون تولد ہوتا بلکہ بچے بھی جنے جاتے ہیں اسلئے
پیغمبر انسانیت مسیح کے بابمیں ذکر کرتے وقت کہتا کہ ہمارے لئے ایک بچہ تولد ہوا مگر کنہہ الہی نہیں جنا
جاتا بلکہ فرزند خدا جو ازل پدر سے پیدا کیا جا کر کنہہ الہی سے ہی سو تولد نہیں ہوسکتا ازینباعث
روح القدس الوہیت مسیح کے بابمیں ذکر کرتا سو وقت کہتا کہ ہمکو ایک فرزند دیا گیا۔ پس ہم اپنے
ناظرین محمدی سے خصوصاً ایسے اشخاص جو اپنی ارواح کی نجات کے لئے متلاشی حقیقت ہیں

یہہ نصیحت دیتے کہ وے عقل کو کام فرماکر اور کچہ باتوں پر نہ ہشیاری تمام لحاظ کریں اب اُن الفاظ میں یہہ
تمام کرکے ہم پیشگوئی کو اُسکے جُدے جُدے باتوں میں تقسیم کرینگے وہ نیچے آنیوالے پانچ باتوں کو بتلاتی۔ اول جسم پذیر
مسیح دوم اُسکی اُلوہیت سوم اُسکا عذاب و عتاب چہارم دُنیائے پُرمعاصی سے اُسکا انتساب
پنجم اُسکا ضلالت پر فتح پانا اور بادشاہی روحانی کرنا اول یہہ فقرہ یعنے ہمکو ایک لڑکا پیدا ہوا یہہ بیّن
سے شہادت دیتا کہ فرزندِ خدا اپنی مہربانی و محبت سے نجاتِ دنیا کے لئے مجسم ہونا قبول کیا ہے۔
دوم یہہ فقرہ یعنی ہمکو ایک فرزند بخشا گیا اور یہہ فقرہ یعنی اُسکا نام عجیب مشیر قادرِ مطلق ابدیت کا باپ شہزادہ
صلح کہلایگا روح القدس کی گواہی معتبر ہے کہ ان صفتیں مسیح صرف بشر نہ ہووے بلکہ انسان [illegible] کامل
نجات کے کارِ فیاض کے لئے فرزندِ خدا سے اُٹھایا جاوے یہ اوصاف لکھے گئے سو یہ سب خطاب ہیں
اُلوہیتِ مسیح علانیہ ثابت ہوتی۔ سوم یہہ فقرہ یعنے بہادر کی ہر ایک لڑائی میں شور و غوغا ہے اور جامہ خون
آلودہ ہے پر یہہ سوزاں و ہیزم آتش سے ہوگا بتلاتا کہ کیسا بڑا عذاب و عتاب اُٹھانے سے
ابلیس پر غالب آوے چنانچہ جسمانی زخموں کے عذاب کے سوا اُسکی روح گناہ کے [illegible] غضب
الٰہی میں گرفتار ہوکر سکوت و صبر تمام جلے نہ اپنے گناہ کے واسطے مگر اسلئے کہ وہ محبت سے انصاف الٰہی
اور عاصیوں کے درمیان آنا اور اپنے تئیں دُنیا کی نجات پر فدا کرنا قبول کیا۔ چہارم یہہ خطاب
یعنے شہزادہ صلح خوب ثابت کرتا کہ شاید دُنیا اپنے عذاب و موت سے ابلیس سے فتح پاوے اُس سے
مُراد یہی ہے کہ قربانی فرزند پدر سے کفارہ عوض بخششِ عصیان کے سر گنہگاران نجاتِ انسان کے لئے
مقبول ہووے ازین باعث فرزند کا خطاب شہزادہ صلح ٹھہرے جسکے معنی یہی ہیں کہ [illegible]
اور عاصیوں اور خدا کے درمیان ملاپ کرانے میں فقط وہی مختار ہووے لہذا دُنیائے پُرمعاصی سے نسبت

شافی رکھتا جیسا یوحنا کے ۱۴ باب میں لکھا ہی میں راہ و حقیقت و حیات ہوں سوا میرے وسیلے کے کوئی باپ کے پاس نہیں آسکتا۔ تیجم یہہ فقرہ یعنی سلطنت اسکے کاندھے پر ہوویگی اور یہہ فقرہ یعنی اسکی حکومت و صلح کی زیادتی کا کچھ انتہا نہ ہوگا صاف صاف بتلاتا کہ خدا کا فرمان ہی کہ مسیح کی بادشاہت روحانی دنیا کے سارے مملکتوں میں پھیلے جیسا کہ دوسرے قصیدہ میں لکھا ہی مجھسے مانگ میں تجھے تیری میراث کے لیئے بت پرستوں کو دیونگا بلکہ حد و دنیا تیرے قبضے میں رکھونگا۔

کتاب الشیعہ کی پیشگوئی ثانی جو ہم اب ناظر محمدی کے سامنے رکھتے ہیں سو کھلاتی کہ جسم ارمغ مسیح خدا ہست روز کے لگے وعدہ کیئے سیکھا خاندان داؤد میں ہووے چنانچہ کتاب مذکور کے ۱۱ باب کی آیت میں لکھا ہی کہ یسی کے تنے سے ایک چھڑی نکلیگی اور اسکے جڑوں سے ایک شاخ پھوٹیگی اور اسپر خداوند کی روح ٹھہریگی یعنے روح حکمت و خرد روح مصلحت و مقدور روح شناخت و ترس خدا (۴) اور وہ اپنے منہہ کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کریگا ہم اس پیشگوئی سے انتخاب کیئے ہیں سو حصہ نیچے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتا اول مسیح خاندان داؤد سے ہونا تھا دوم اسکی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ ہووے سوم وہ اپنے کلام کے زور سے کل جہان کو تسخیر کریگا اولا یہہ آیت یعنے یسی کے تنے سے ایک چھڑی نکلیگی اور اسکے جڑوں سے ایک شاخ پھوٹیگی بتلاتی کہ مسیح خاندان داؤد سے ہونا تھا کیونکہ یسی جو یہاں پیشتر کہلایا گیا داؤد کا باپ تھا لہذا داؤد اوپر مذکور ہوی سو چھڑی ٹھہرا اسوا اسکے وقت مقرری خاندان داؤد میں مسیح پیدا ہوا بس ظاہر ہی کہ پیشگوئی بتلا رہی کہ وہ شاخ ہی۔ یہہ بولی رنگین ہی اور

اُسکا استعارہ ایک جھاڑ جسکی بیخ سے شاخ بر شاخ ہوتی ہے چنانچہ یسّی جھاڑ کی بیخ کے مانند مشبہ ہوا جس سے داؤد جھڑی کے سریکھا نکلا اور آخر اُس جھڑی سے ایک شاخ ہوتی یعنی مسیح پیدا ہُئیں مسیح اِس بیان سے عین مُوافقت رکھتی کیونکہ وہ روح القدس کی قدرت سے مریم باکرہ کے رحم میں پیدا ہوا اور وہ باکرہ داؤد شاہِ اسرائیل کے خاندان سے تھی دوم یہہ فقرہ یعنی اُسپر خداوند کی روح ٹھہریگی صاف صاف بتلاتا کہ فرزندِ الٰہ کی انسانیت روح القدس کی قرارگاہ ہووے جیسا انجیل میں لکھا ہے کہ پدر اُسکو پیمایش سے روح نہیں دیتا۔ سوم یہہ فقرہ یعنی وہ اپنے منہ کی چھڑی سے زمین کو ماریگا اور اپنے لبوں کے دم سے شریروں کو ہلاک کریگا۔ خوب ثابت کرتا کہ مسیح اپنے کلام کے زور سے سب مخالفوں پر غالب آکر جہان کے کل بادشاہات میں خوشخبری انجیل کو پھیلائیگا

اِس چھوٹے رسالے میں مسیح اور اُسکی بادشاہت کے بابمیں الشعیہ نبی کے سارے پیشگوئیوں کو لکھنا غیر ممکن ہے کیونکہ وے ایسے بیشمار و متعدد ہیں کہ آپ سے آپ بڑے جلد کے مضامین کے لئے کافی ہونگے پس ہم اِس کتاب سے اور ایک پیشگوئی کو چن لیکر اکتفا کرینگے یہہ پیشگوئی ذاتِ مسیح اور اُسکے عذاب و موت کے بابمیں ایسا تفصیلوار بیان کرتی کہ نبوت کے سارے پیشگوئیوں میں پیشگوئی بزرگترین کہا جاسکتی چنانچہ کتاب الشعیہ کے ۵۳ باب میں یوں لکھا ہے یعنی (۱) ہماری خبر پر کون ایمان لایا ہے اور خداوند کا ہاتھ کس پر ظاہر ہوا۔ (۲) کیونکہ وہ† اُسکے آگے نہال کے سریکھا اور خشک زمین کی جڑ کے مانند بڑھیگا۔ اُسکو نہ شکل ہے نہ جمال اور جب تو ہم اُسپر نگاہ کرینگے کچھ حسن نہیں کہ ہم اُسکے مشتاق ہووین (۳) وہ محقر ہوا اور انسان سے رد کیا گیا وہ مردِ الم

† یعنی پدر۔ انسانیتِ فرزند پدر کے آگے نہال کے سریکھا۔ غ م۔

اور پسندیدہ خاطر بنا اور ہم اس سے روپوش تھے اسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اسے عزیز نہ جانا۔
(۴) البتہ وہ ہمارے غموں کو اٹھایا اور ہمارے الموں کا حامل ہوا اور ہم خیال کئے کہ وہ مارا خدا کا اور کھایا اور دکھایا ہوا ہے۔ پر وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا اور ہمارے عصیان کے واسطے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اسپر سیاست ہوئی اور اسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے
(۶) ہم سب بھیڑوں کے سر بھٹکنے ہیں ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے ہم سبھوں کا گناہ اسپر لادا ہے۔ (۷) وہ مظلوم تھا اور غمزدہ تو بھی وہ اپنے منھ کو نہ کھولا وہ حلوان کی مانند ذبح ہونے لایا گیا اور جیسا بکری اپنے بال کترنیوالوں کے سامھنے گونگی ہے ویسا ہی وہ اپنے منھ کو نہ کھولا۔ (۸) وہ زندان و عدالت سے لے لیا گیا اور کون اسکی پیڑہی کو شمار کریگا کیونکہ وہ زندہ لوگوں کی آبادی سے کاٹا گیا میرے لوگ کے گناہ کے باعث ہلاک ہوا۔ (۹) اور اسکی قبر شریروں کے ساتھ ٹھہرائی گئی اور اسکی موت میں وہ دولتمندوں کے ساتھ ہوا کیونکہ وہ کچھ ظلم نہ کیا تھا نہ اسکے منھ میں دغا بازی تھی۔ (۱۰) لیکن خداوند پسند کیا کہ اسے کچلے وہ اسکو غم میں ڈالا ہے جس وقت کہ تو اسکی روح کو گناہ کے واسطے قربان کریگا وہ اپنی نسل کو دیکھیگا۔ اسکی عمر دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اسکے ہاتھ میں ترقی پاویگی۔ (۱۱) وہ اپنی روح کے عذاب کا ثمرہ دیکھیگا اور تسلی پاویگا اپنی شناخت سے میرا بندہ نیک بہتوں کو راستباز ٹھہرائیگا کیونکہ وہ انکے گناہوں کا حامل ہوگا۔ (۱۲) اسلئے میں اسکو بزرگوں کے ساتھ حصہ تقسیم کرونگا اور وہ زور آوروں کے ساتھ غنیمت بانٹ لیگا کیونکہ وہ اپنی روح موت کے لئے سپرد کیا اور گنہگاروں کے ساتھ شمار کیا گیا اور وہ بہتوں کے گناہ کا حامل ہوا اور گنہگاروں کی خاطر شفاعت کیا۔

اس پیشگوئی کا بیان شروع کرنے کے آگے یہ راست جانیے کہ محمدؐ نے بسیط ہی کی
گستاخی کو علانیہ رسوا کرین اسلئے کہ وہ اوپر لکھی گئی پیشگوئی اپنے عہد کے ۶۳۲ سال آگے سے مشہور ہونے
کے باوجود فرقان مین دروغ مشہور کرکے کہتا ہے کہ مسیحا صلیب پر نہین کھینچا گیا نہ یہود اسکو قتل کیے۔
اس شخص کا گناہ کیسا بڑا ہے جو اس پیشگوئی کے مضمون پر بہت گستاخی تمام انکار کرکر کلام الہامی کو
جھوٹھ ٹھہرایا جاتا ہے چنانچہ فرقان کے سورہ نسا مین لکھا ہے یعنی وے کہتے ہین یقیناً
ہم عیسیٰ مسیح فرزند مریم حواری خدا کو قتل کیے ہین مگر نہ انہون نے اسکو قتل کیا نہ صلیب پر کھینچے لیکن
اسکی شکل لیکر دوسرا ایک شخص تھا اور جو اسکے بابت جھگڑا کرتے تھے سو شک مین مقید ہین بیشک
رکھتے تھے بلکہ اسکے حقمین انکی معتبر نہ تھی صرف وہم کی احتیار کئے۔ فی الحقیقت اسکو قتل نہ کئے مگر
خدا اسکو اپنے پاس بلالیا اور خدا قادر و دانا ہے۔ اب ہم اپنے ناظرین سے یہ سوال کرتے ہین کہ
روح القدس پیغمبرونکے وسیلے سے اوپر لکھی پیشگوئی خالی جھوٹھ ہوتا ہے سبب جسکے یہ
بے تکلف اسکے کلام کو انکار کرنا مناسب جانا۔ کیا مصنف فرقان اپنے تئین حد سے زیادہ بزرگ تر سمجھتا تھا
کہ وہ کلام الہام کو دریافت مین لاکر اسکو جھوٹھ موٹھ سا ٹھہرادے اور انسان کے نبی تھے تب محمد مصطفےٰ
نہ آدمیون کے بلکہ خدا کے خلاف دروغ کو منسوب کیا ہے اگر شکل ہے تب ناسا بطرفداری تمام
لحاظ کرتے یون ٹھہرانا ضرور پڑتا کہ وہ کتب مقدس کے مضامین سے چند سچ جو سنے سوا تو اپنے ایام
سیر و سفر مین یہود و عیسویون سے سیکھا ہے بغلطی تمام فرقان مین داخل کیا ہے سو بہ کمال نادرستی تھا یہ
پیغمبرون پر نازل ہوا اسو کلام سے انجان ہو کر بلکہ عیسیٰ مسیح کی الوہیت و موت و جی اٹھنے کے بابت
عیسویون کی شاہدی کو باور نہ کرکے مقدمہ مذکور پر اپنی خوشی کے موافق بکنا مناسب جانا۔ ازبسکہ

باعث قربان کیے ہم سو برس باوجود فرمانان خون آلودہ موسے کے اور انبیاے عبرانی کی پیشگوئیوں
کے اور جو ابو بوں کی دیکھی ہوئی گواہی کے اور فرزند خدا کے اوراقِ خاص کے شافی دنیا کی شوق کے
بالکل انکار صاف ظاہر آتا ہے۔ روز قیامت جب خدا تعالی ہر ایک مقدمے کا انفصال کرنیکے واسطے
بیٹھیگا تو اس شخص پر جو اسا گناہ کیا ہی کیا فتوی خوفناک ہوویگا کون بیان کر سکتا۔

اب ہم اسپیکو سی آسانی کو اسکے جدے جدے باتوں میں تقسیم کر
ناظرِ محمدی کے روبرو رکھینکے بر اختصار کی خاطر دستور کے موافق فقرہ بفقرہ حوالہ نہ کر آیات
پیشگوئی کے عدد پر رجوع کرینگے۔ پہلی آیت یہود کی بے ایمانی ور انکا دعوئی مسیح کو انکار کرنا بد فی
تمام بتلاتی اور اِلائق لحاظ ہی کہ وے اجکے روز تک اسی حالت میں مبتلا ہیں آیت دوسری و تیسری
انکے مسیح سے برگشتہ ہونیکا سبب بیان کرتی چنانچہ اسکا وجہ یہی تھا کہ وہ وے گمان کیئے سر یکھا دینوی
شہزادہ بنکر انکو شہنشاہ روم کی محکومی سے مخلصی دینے نہ آیا مگر خدا کا بندہ حلیم و عاجز کے مانند
تاکہ اپنے تیں عصیانِ دنیا کی خاطر قربان کیرے پس نظرِ انسان کو مایل کرنیکے واسطے نہ جمالِ ظاہری نہ جلالِ
بادشاہی رکھنے سے یہود اسکو محتقر جانکر بالکل برگشتہ ہوتے تھے۔ آیت چوتھی اس خیالِ باطل کو جو یہود
عداوت کے سبب سے مسیح کے عذاب و موت کے بابمیں رکھتے تھے سو ظاہر کرتی۔ چنانچہ وے مشہور
کئے کہ وہ خدا کے غضب میں پڑا ہوا گنہگار ہو کر اپنے خاص گناہ کے واسطے بلیاتِ الٰہی سہتا تھا
آیت پانچویں و چھٹویں نہایت جد و کد سے یہود کے اس زعم فاسد کو انکار کرکے بتلاتی کہ مسیح
اسطرحکے عذاب و موت میں گرفتار ہونیکا باعث یہی تھا کہ عصیانِ دنیا اسپر لادے گئے تھے
الغرض وہ اپ ہو کر انصافِ الٰہ و ارواحِ انسان کے درمیان آنے سے وہی وجہ واحد تھا جس سے

اُسکو شرم و غم و عذاب و موت اُٹھانا ضرور پڑا۔ فی الواقع وہ ہمارے گناہوں کی خاطر گھایل ہوا اور ہمارے عصیان کے واسطے کچلا گیا۔ آیت نویں اور آٹھویں مسیح اپنے عذاب الیم و موت سے پورا نہ ہوئے تک کسی طرح کی صبوری و فروتنی سے رہے سو بتلاتی اور بموجب پیشگوئی کے اِس مقام پر ظاہر کر کہ تا کہ ایسے بڑے بڑے عذابات نہ اُسکے گناہ کے واسطے بلکہ عصیان خلق اللہ کی خاطر تھے۔ آیت نویں پیشینی سے مسیح کے دفن ہونے میں ایک کیفیت عجیب کو مشہور کرتی چنانچہ اُسکی لاش صلیب پر کھینچے گئے سو مجرموں کے ساتھ بے تکلف گور میں نہ رکھی گئی مگر قوم یہود کے دو مالدار اور معزز عیسویوں ✣ کے ہاتھ سے بعزت تمام دفن ہوئی۔ اگر ناظر اِس کیفیت کا باعث تحقیق کیا چاہے تو نیچے لکھے ساتھ ہی یعنے مسیح آپ ہو کر اپنے تئیں عصیان دنیا کی خاطر قربان کرنے سے لازم تھا کہ وہ جیتے تک بد ہوا کے ساتھ شمار کیا جاوے بلکہ عصیان کے باعث خدا کی لعنت مہیب میں گرفتار ہو کر آنے کے سبب کھا پیا جاوے مگر مرتے ہی کفارہ عزت بخش عصیان پورا ہونے سے ممکن نہ تھا کہ آئندہ مجرموں کے ساتھ شمار کیا جاوے۔ غرض اُسکا کفارہ بعزت تمام انصرام کو پہنچنے سے لازم و ملزوم پڑا کہ اُسکی نیکی علانیہ ثابت کی جاوے اسلئے خداوند اُسکو مجرم کے ساتھ گور میں رکھنے نہ دیا لیکن اُسکی نیکی کو ٹھہرانے کے لئے دفن عزت بخش دلوایا۔ آیت دسویں خدا اپنے فرزند معصوم کو ایسے عذابات شدید میں گرفتار کرنے سے کیا ارادہ رکھتا تھا سو دکھلاتی ہے وجہ اُسکا یہی تھا کہ شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانے سے وہ بہ انصاف تمام اولاد پر معاصی آدم کو اپنے فضل و کرم سے سرفراز کرے۔ الغرض خدا اپنے نام کی بزرگی کی خاطر

✣ یعنی یوسف ارماتیا کا جو بڑا مالدار اور نیقودیموس جو حاکم یہود تھا

اختیار کیا ہی کہ آپ بوسیلۂ مسیح ایک گروہ کو فتوئے شریعت سے ازاد کر کر آسمان میں اپنے لے
پالکوں کے سر یکھا ابدالاباد سر بلند کرے۔ آیت گیارہویں و بارہویں وہ قضائے الٰہی جسکے مطابق
مسیح البتہ خدا کے سارے مقبول لوگ کا متصرف ہوگا سو بتلاتی چنانچہ انمیں سے ایک بھی
گنوائی نہ جائیگا نہ اسکے ہاتھ سے چھینا جائیگا کیونکہ ازل سے خدا مقدر کیا تھا کہ وہ اپنی روح
کے عذابات کا ثمرہ دیکھکر تشفی پاوے۔ ازین باعث وہ خود یہ بات یوحنا کے دسواں
باب کی ۲۷ آیت میں کہا ہی میرے بکرے میری آواز سنتے ہیں اور میں انکو جانتا ہوں اور وے میرے
پیچھے چلتے ہیں اور میں انکو ہمیشہ کی حیات بخشتا ہوں اور وے کبھی ہلاک نہیں ہوینگے نہ کوئی
انکو میرے ہاتھ سے چھین لیگا۔ میرا باپ جو انکو مجھے دیا سب سے بڑا ہی اور کوئی میرے باپ کے
ہاتھ سے چھین لینے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پس وے سب بقدرت الہ مسیح کو بنی آدم کا نجات
دہیوالا جانکر اسپر ایمان لانے سے راستباز ٹھہر کر خدا کے لے پالکوں کے سر یکھا قبول کئے جاوینگے
ایسا ہوا کہ پیشگوئی مشہور کی کہ خدا اسکو بزرگوں سے حصہ تقسیم کریگا اور وہ زور آوروں
کے ساتھ غنیمت بانٹ لیگا جس سے مراد یہی ہی کہ اگرچہ انسان گناہ و موت و دوزخ کے بلا
میں گرفتار ہونے سے ابلیس اور شیاطین کا اسیر ہو گیا ہی تاہم مسیح بے شمار گنہگاروں کو ان
دشمنوں کے پنجے سے چھٹکارا دیکر بحفظ و امان حضور خدا میں پہنچانے سے ان زور آوروں کے
ساتھ غنیمت بانٹ لیگا۔

مسیح کے بابمیں کتب موسوی و زبور و کتاب الشعیہ کے پیشگوئیوں کا بیان اتنا
طول طویل ہی کہ تو بہت سے اکثر پیشگوئیاں انکش سے درگذر نا ضرور ہوگا۔ پس باقی رہ گئے سو

انبیاؤں کے پیشگوئیاں اہم ترین میں سے چند امثال کو گذار کر ہم کتاب توریت سے اپنے دلایل ختم
کرینگے۔ کتاب یرمیاہ کے ۳۳ باب کی ۱۵ آیت میں یوں لکھا ہے یعنے دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند کہتا ہے
کہ میں داؤد کے لئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا اور ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور
زمین پر انصاف و عدالت کریگا۔ اسکے ایام میں یہوداہ نجات پاویگا و اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا اور
اسکا نام یہہ رکھا جائیگا خداوند ہماری نیکی ہے یہہ پیشگوئی عمدہ نیچے آنیوالے پانچ باتیں کو بتلاتی ہے اول
الوہیت مسیح دوم اسکی جسمداری سوم وہ خود اپنے لوگ کی نیکی کی خاطر ہے چہارم اسکی نیکی سے
وے نجات پاتے ہیں پنجم وہ تمام دنیا پر غالب آویگا۔ اول یہہ فقرہ یعنے اسکا نام یہہ رکھا جائیگا یعنے
خداوند ہماری نیکی الوہیت مسیح کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ لفظ جو یہاں ترجمہ ہو کر خداوند لکھا گیا ہے سو
اصلی زبان عبرانی میں اللہ تعالے ہے۔ دوم یہہ فقرہ یعنے میں داؤد کے لئے ایک شاخ نیک پیدا کرونگا مسیح
کی جسمداری پر صاف صاف گواہی دیتا کیونکہ خدا داؤد پر مہربان ہو کر وعدہ کیا تھا کہ اسکے نسل میں
مسیح نمایاں ہووے پس داؤد وفات پائے بعد کئی سو سال کے یرمیاہ نبی اپنی پیشگوئی میں وعدہ الہی کو
تازہ کر کے کہتا کہ دیکھو وے دن آتے ہیں خداوند فرماتا کہ میں داؤد کے لئے شاخ نیک یعنے ایک بادشاہ پیدا
کرونگا پس ظاہر ہے کہ ایسے الفاظ صرف جسمداری مسیح کی نسبت رکھ سکتے ہیں سوم یہہ خطاب
یعنے خداوند ہماری نیکی ناظر محمدی کو مذہب مسیحی کا مسئلہ بزرگ بتلاتا چنانچہ فرزند خدا خود شریعت
کا مطیع ہو کر عصیاں کے واسطے لازم تھا سو کفارہ عزت بخش دینے سے بہ راستی تمام خدا کے شرط انصاف کو
کامل کر چکا ہے پس اولاد انسان فقط اسکی نیکی کے وسیلے سے رحم حاصل کر کے حقدار بہشت ہو جاتے
ہیں از بس باعث عصیاں اپنے خاص نیکی پر بھروسا نہ کر کے بدل و جان نیکی مسیح پر ایمان لانے سے بخشش

عصیان و مہربانی آلہ وحیاتِ ابدی کو پہنچتے ہیں پس اگر رسم استعارہ کی طور سے بات کریں تو وے نیکی

مسیح سے آراستہ کئے گئے کہا جا سکتا ہے۔ اس حقیقت کے مطابق روح القدس ارمیاہ نبی کے وسیلے

سے مسیح کے حق میں یہہ خطاب سزاوار ٹھہراتا ہے یعنے اللہ تعالی ہماری نیکی۔ چہارم یہہ فقرہ یعنے اسکے

ایام میں یہوداہ نجات پاویگا اور اسرائیل سلامتی میں سکونت کریگا بتلاتا کہ مسیح اپنی نیکی سے شریعت

کو کفارہ عزت بخش پہنچا کر ہر ایک شخص کو جو بدل و جان اسپر ایمان لاویگا سو استوار ٹھہرا کر نجات و

سلامتی بخشیگا جیسا انجیل میں لکھا ہے جو کوئی اسپر ایمان لاویگا سو ہلاک نہ ہوگا مگر حیاتِ ابدی پاویگا

پنجم یہہ فقرہ یعنے ایک بادشاہ بادشاہی کریگا اور اقبالمند ہوگا اور زمین پر انصاف و عدالت

کریگا خوب ثابت کرتا کہ اللہ تعالی مسیح کی ریاستِ روحانی کے سارے مخالفوں پر غالب آکر اسکی

حقیقت و پادشاہت کو حدودِ دنیا تک پھیلائیگا۔

کتبِ انبیا کی پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں

نہایت لائق لحاظ ہے کیونکہ اگرچہ اگلے پیشگوئیوں کے سارے حقیقتوں سے عین متفق ہے تاہم

ان سے یہہ بابتِ مخصوص زیادہ رکھتی کہ مسیح کو صلیب پر کھینچنے کی خاطر وقتِ مقرری بتلاتی چنانچہ

کتابِ دانیال کے ۹ باب کی ۲۴ آیت میں لکھا ہے تیری قوم اور تیرے شہرِ مقدس پر گناہ معدوم

کرنے اور عصیان پر ختم کرنے اور گناہ کا کفارہ دینے اور نیکی ابدی پہنچانے اور رویات و انبیا کا

ختم کرنے اور قدوس القدوسین کا معطر کرنے کے لئے ستر ہفتے معین کئے گئے ہیں پس تو بوجھ و

سمجھ کہ یروشلم کو مرمت و تعمیر کرنے کا فرمان نکلنے سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین

٭ یعنی مسیح کیونکہ لفظ مسیح بمعنی معطر ہوا ہے

بیسی اور دو ہفتے ہونگے۔ بزار اور شہر پناہ اوقاتِ تصدیع میں پھر تعمیر کئے جاینگے۔ اور تین بیسی
اور دو ہفتے کے بعد مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا۔ اور لوگ اُس بادشاہ کے جو آویگا شہر اور
بیت المقدس کو غارت کرینگے" یہہ پیشگوئی عمدہ نیچے آنیوالے چھہ باتوں کو بتلاتی۔ اول مسیح
کا وقتِ ہلاکی۔ دوم اُسکی اُلوہیت۔ سوم کفارۂ عصیاں کی خاطر اُسکی جسمداری موت
چہارم نعمتِ نجات از راہِ کفارہ۔ پنجم کفارۂ مسیح انصرام کو پہنچے بعد نعمتِ نبوت موقوف
ہو جاوے۔ ششم یہود مسیح سے برگشتہ ہونے کے باعث بلاے شدید میں گرفتار ہونا۔ اول پیشگوئی
میں مذکور ہی سو وقت ہے بابین ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہیے کہ یہاں تین جُدے جُدے عرصے یعنے ستر
ہفتے اور ساٹھہ پر نو ہفتے اور ساٹھہ پر دو ہفتے موجود ہیں اگر اُن اوقات کو عادتِ انبیا کے
موافق جو بڑے بڑے عرصوں کتیں اتنے مہینے یا اتنے ہفتے یا اتنے دن کے ذکر کرنے سے مشہور کیا کرتے سو
گن لیویں تو ستر ہفتے ۴۹۰ سال ہوتے ہیں اور ساٹھہ پر نو ہفتے ۴۸۳ سال اور ساٹھہ پر دو
ہفتے ۴۳۴۔ پس یہہ فقرہ یعنے تو بوجھہ و سمجھہ کہ یروشلم کو پھر مرمت و تعمیر کرنیکا فرمان نکلنے
سے مسیح الملک تک سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتے ہونگے بتلاتا کہ شہر یروشلم پھر تعمیر
کرنے کے واسطے شاہِ ایران کا فرمان مسیح صلیب پر کھینچا جانے کے ۴۸۳ سال پیشتر شہرت پاوے
یہہ فرمان [illegible] کے فرمان کے سوا جو قریب اُس وقت کے شہرت پایا سو دوسرا نہیں
ہو سکتا۔ اُس سے نحمیاہ نام ایک یہودی حاکم بنکر ملکِ یہودیہ کو واپس جانے اور شہر یروشلم کو پھر تعمیر
کرنے کی خاطر قدرتِ کامل پایا۔ اور یہہ فقرہ یعنے بزار و شہر پناہ اوقاتِ تصدیع میں پھر تعمیر
ہو گی بتلاتا کہ ستے ساٹھہ پر نو ہفتے کس سبب سے سات ہفتے اور تین بیسی اور دو ہفتوں میں تقسیم

کئے گئے تھے چنانچہ ایسا ہی تھا کہ کارِ تعمیر کے شروع سے لیکر ۷ ہفتے یعنے ۴۹ برس تعین ہوئے جو
باشندگانِ یروشلم کے لئے اوقاتِ تصدیع ہو ویں اگر ان ۴۹ سال کو ۴۸۳ سال سے وضع کریں تو
مسیح صلیب پر کھینچے جانے کے آگے ۴۳۴ سال باقی رہینگے۔ اور یہہ فقرہ یعنے بعدِ تین بیسی اور دو ہفتے
کے مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا بتلاتا کہ اوپر ذکر کئے گئے سو ۴۹ برس کے آخر سے مسیح کی قربانی و
کفارے تک ۴۳۴ سال ہونگے یہہ پیشگوئی مسیح زمین پر نمود ہوا اُسوقت قومِ یہود کی حالتِ انتظاری
کا وجہ صاف صاف ظاہر کرتی چنانچہ انکی اِس حالت کی ثبوت میں یوحنا کے ۱ باب کی ۱۹ آیت میں لکھا
ہی یہود یروشلم سے اماموں اور لیویوں کو بھیجے کہ یحیی سے پوچھیں تو کون ہے تو وہ اقرار کیا اور مُکھر
نہ گیا مگر صاف کہا کہ میں مسیح نہیں ہوں اور یوحنا کے ۴ باب کی ۲۵ آیت میں لکھا ہی عورت اُس سے کہی
کہ میں جانتی ہوں کہ مسیح جسکا ترجمہ کرستس ہی سو آتا ہی جب وہ آویگا تو سب چیزوں کی خبر ہمکو دیگا
اور ۱۰ باب کی ۲۴ آیت میں لکھا ہی اُسوقت یہودیاں اُسکے پاس آکر کہے کہ تو کب تلک ہمارے
دلوں کو شک میں رکھیگا اگر تو مسیح ہی تو ہمارے تیں صاف بول ان سارے آیات سے سب پر ظاہر ہوگا
کہ دانیال نبی کی اِس پیشگوئی سے یہود عیسے ابن مریم زمین پر نمود ہوا اُسوقت المسیح کی بڑی انتظاری
کرتے تھے دوم یہہ خطاب یعنے مسیح الملک جسکی معنی معطر ہوا شہزادہ ہی اور یہہ بھی یعنے قدوس
القدوسین جو خدا تعالی کے بڑے خطابوں میں سے ایک ہی سو الوہیتِ مسیح کو علانیہ مشہور کرتا۔
سوم یہہ فقرہ یعنے مسیح نہ اپنے واسطے ہلاک ہوگا فرزندِ خدا کی جسمداری کے بابمیں صاف گواہی دیتا
کیونکہ اگر صرف اُسکی الوہیت پر نظر کریں تو ظاہر ہی کہ اُسکا ہلاک ہونا ممکن نہ تھا پس ایسے الفاظ صاف
صاف بتلاتے کہ فرزندِ خدا کارِ نجات کے لئے جسمدار ہو کر اُسکی انسانیتِ مقدس وقتِ مقرری میں

عصیانِ دنیا کے واسطے ہلاک ہو جاوے چہارم یہہ فقرہ یعنے گناہ معدوم کرنا اور عصیان ختم کرنا
اور گناہ کا کفارہ دینا اور نیکی ابدی پہنچانی سو کفارہ مسیح کے نتیجے کے بابمیں یہہ شاہدی دیتا یعنے
بمعرفت اسکے نجات انسان فی الحقیقت انصرام کو پہنچی اُس سے مراد یہی ہی کہ فرزند خدا اپنے تئیں
عصیانِ دنیا کی خاطر قربان کرنے سے شریعت کو اِسقدر عزت بخشا ہی کہ اگر وہ دنیا کے سب لوگ کو
ہلاک کرے تو بھی اتنی نہ حاصل ہووے لہذا دعوی شریعت منقطع ہونے سے فرزند الہ اسکے
فتوے سے ازاد کرنے میں مختار ہو گیا ہی ایسا ہوا کہ اوپر کے فقرے میں اسکی قربانی کے مقصد کے
بابمیں کہا گیا کہ گناہ معدوم کرنا اور عصیان ختم کرنا اور گناہ کا کفارہ دینا اور نیکی ابدی کو پہنچانی
کی خاطر ہی پنجم یہہ فقرہ یعنے رویات و انبیا کا ختم کرنا اور قدوس القدوسین کا معطر کرنا
بتلاتا کہ قربانی و کفارہ مسیح آغاز دنیا سے نازل ہوے سو سارے پیشگوئیوں کو پورا کرنے سے آئندہ نعمت نبوت
کی کچھ حاجت نہ ہووے ازین باعث وہ نعمت موقوف ہو جاوے پس ظاہر ہی کہ انجیل خدا کے
سارے نبوت کے کتابوں میں انصرام کرنے والی کتاب ہی کیونکہ وہ بدرستی تمام دکھلاتی کہ عیسے
مسیح اوپر ذکر کیا گیا قدوس القدوسین ہی جو بدر سے بادشاہِ کلیسیا اور شافی دنیا بنایا
گیا ہی ششم یہہ آیت یعنے اور لوگ اُس بادشاہ کے جو آویگا شہر اور بیت المقدس کو غارت
کرینگے ظاہر کرتی کہ خدا یہودیوں پر مسیح سے برگشتہ ہونے کیلئے کتبِ موسوی میں دھمکایا تھا سو
سارے بلیات کو نازل کرے اور ملاتو لحاظ ہی کہ مسیح آسمان پر گئے سو چند سال کے بعد یہہ پیشگوئی
انصرام کو پہنچی کیونکہ شہنشاہِ روم کی فوج آکر شہر یروشلم اور بیت المقدس کو نیست و نابود کی۔
باقی رہ گئے سو یہودیاں غلاموں کی طرح بکھر روے زمین پر ہیں سو ہر ایک قوم و ملک میں پراگندہ ہو گئے

پیشگوئی ثانی جو ہم ناظرینِ محمدی کے روبرو رکھتے ہیں

شافیٔ دنیا کے مقامِ پیدائش کو بتلانے سے آگے کی پیشگوئی کے سر رکھا ہے جیسا معلوم ہوتی ہے
چنانچہ کتابِ میکہ کے ۵ باب کی ۲ آیت میں یوں لکھا ہے مگر تو بیت لحم افراتا گو کہ تو یہوداہ کے ہزاروں
میں چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے میرے لئے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں حکومت کریگا جسکا نکلنا قدیم سے
بلکہ ازل سے ہے۔ یہہ پیشگوئی مسیح کے آنیوالے تین باتوں کو بتلاتی ہے۔ اول جسمداری و مقامِ پیدائش
مسیح۔ دوم اسکی الوہیت۔ سوم ازراہِ کفارہ اسکا سردارِ کلیسیا ہونا۔ اول یہہ آیت یعنے بیت لحم میں
سے میرے لئے وہ نکلیگا بصفائی تمام مسیح کے مقامِ پیدائش کو مشہور کرتی بلکہ ...۷ برس کے بعد اسکی
ولادت سے پوری ہوگئی کیونکہ اگرچہ اُسوقت اسکی ماں صوبہ جلیل کے شہرِ ناصرہ میں رہتی تھی تاہم
شہنشاہِ روم ساری دنیا پر محصول دینے کا فرمان ٹھہرانے سے ہر ایک آدمیکو اپنے شہرِ خاص میں
نام لکھنا ضرور پڑا۔ ازیں باعث یوسف اور مریم بیت لحم شہرِ داؤد کو روانہ ہوے کیونکہ وے ہر دو
خاندانِ داؤد سے تھے اور جسوقت کہ وہاں رہتے تھے مریم کے تولد کے دن پورے ہو کر وہ اپنے پہلن
بچے کو جنی۔ اِس مقدمۂ عجیب سے شافیٔ دنیا شہرِ بیت لحم میں ولادت پایا اور اسکے مقامِ پیدائش کے
بابمیں پیشگوئی میکہ نبی پوری ہوگئی۔ دوم یہہ فقرہ یعنے وہ جسکا نکلنا قدیم سے بلکہ ازل سے ہے ابدیتِ
مسیح پر صاف صاف شاہدی دینے سے اسکی الوہیت کو خوب ثابت کرتا کیونکہ خدا کے سوا دوسرا کوئی
نہیں جسکے بابمیں کہا جا سکتا کہ ازل سے وجود رکھتا۔ سوم یہہ فقرہ یعنے تجھ میں سے وہ نکلیگا جو اسرائیل میں
حکومت کریگا مسیح کو اپنے کفارۂ عزت بخش کے وسیلے سے پہنچا ہے سو مرتبے کو بتلاتا کیونکہ لفظِ اسرائیل
ترجمہ ہو کر شہزادۂ خدا کی معنی دیتا ہے اور مسیح یہہ نعمتِ بزرگ اپنے لوگ کو عطا کرنیکے لئے قدرتِ کامل

رکھتا۔ چنانچہ سیاتپر یوحنا کے ۱ باب کی ۱۲ آیت میں لکھا ہی لیکن جتنے اُسکو قبول کیئے وہ اُنکو
خدا کے فرزندان ہونیکا مقدور بخشا اور وے وہی ہیں جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں او رنہ لہو سے اور
نہ جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ خدا سے پیدا ہوے پس مسیح اپنے ایماندار لوگ کو
پدر کے شہزادوں وے بالکوں کے مرتبے سے سرفراز کرکے اُس گروہ کے درمیان جو اسرائیلِ الٰہ کہلاتی
ہی خود بادشاہ بنکر ابدالآباد ریاست کریگا۔

پیشگوئی ثانی جو ہم یہاں داخل کرتے ہیں سو نہایت اہم ہی کیونکہ
خوب ثابت کرتی کہ اگرچہ موتِ مسیح آدمیوں کی عداوت سے انصرام کو پہنچی ہاں قضائے الٰہی
کے سوا قاتلوں کو غیر ممکن ہوتی چنانچہ کتابِ زکریا کے ۱۳ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہی اور کوئی
اُس سے (یعنے مسیح سے) پوچھیگا کہ تیرے ہاتھوں میں یہہ کیا زخم ہیں تب وہ جواب دیگا وے زخم جن سے میں
اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا ای تلوار میرے چرواہے پر اور اُس آدمی پر جو میرا ہمتا ہی بیدار ہو
خداوندِ افواج فرماتا ہی چرواہے کو مار اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی اور میں اپنا ہاتھ چھوٹوں پر پھیرونگا
یہہ پیشگوئی عظیم عہدِ مسیح کے ۵۰۰ سال آگے مشہور ہوی ور نیچے آنیوالی پانچ باتوں کو بتلاتی اول
اُلوہیتِ مسیح دوم اُسکی جسمداری سوم اُسکی موت گو کہ آدمیوں کی شرارت سے وقوع میں آئی
تاہم خدا سے مقدر تھی چہارم اُسکی موت محمد کہے سر یکھا صرف ظاہری نہیں بلکہ فی الحقیقت تھی
پنجم اُسکی قربانی کے وسیلے سے اُسکے ایماندار لوگ نجات پاوینگے اول یہہ آیت یعنے وہ آدمی جو میرا
ہمتا ہی خداوند افواج فرماتا ہی اُلوہیتِ مسیح بلکہ پدر سے اُسکی ہمتائی کے باب میں روح القدس
کی شہادتِ معتبر ہی چنانچہ اُس میں پدر خود ہمتائی مذکور کو قبول کر اقرار کرتا کہ اگرچہ نظرِ انسان میں

وہ صورت و شکل بشر رکھتا تاہم ہمارا ہمسر حقیقی ہے دوم یہ الفاظ یعنے میرا چرواہہ اور یہ بھی
یعنے وہ آدمی جسمدار ہی فرزند کے بابمیں دلیل معتبر گذار کر بصفائی تمام عیسے مسیح کی طرف اشارہ کرتے
کیونکہ مسیح یوحنا کے ۱۰ باب کی ۱۱ آیت میں اپنے حق میں کہتا ہے اچھا چرواہہ میں ہوں اچھا چرواہہ اپنے بکروں
کی خاطر جان دیتا ہے اور دوسری ایک جگہہ اپنے بابمیں یوں کہتا ہے آدم کا بیٹا سردار امام اور کاتبوں کے
ہاتھہ میں سونپا جائیگا اور وے اسکے قتل کا فتوی دینگے اور ٹھٹھہ کرنے اور قمچیاں مارنے اور صلیب پر کھینچنے
کے واسطے اسکو غیر قوم والوں کے حوالے کرینگے اور تیسرے دن پھر جی اٹھیگا سوم یہہ فقرہ یعنے ای
تلوار میرے چرواہے پر اور اس آدمی پر جو میرا ہمسر ہے بیدار ہو خداوند افواج فرماتا چرواہے کو مار
اور بھیڑیں پراگندہ ہو جائینگی خوب ثابت کرتا کہ اگرچہ مسیح کی موت آدمیوں کی عداوت سے عمل
میں آئی تاہم صرف اسبات پر قضائے الہی ہونے سے عداوت مذکور جاگیر ہوی جیسا کہ کتاب اعمال
کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں لکھا ہے اُسے جو خدا کی قضا و علم قدیم سے حوالہ کیا گیا تم نے پکڑ کے اور برے
ہاتھوں سے صلیب پر کھینچکے قتل کئے لیکن خدا موت کے بندھنوں کو کھولکر اُسے اٹھایا کیونکہ یہہ ممکن
نہ تھا کہ وہ موت میں گرفتار رہے چہارم یہہ فقرہ یعنے ای تلوار اس آدمی پر جو میرا ہمسر ہے بیدار ہو اور
یہ الفاظ یعنے چرواہے کو مار اور یہہ سوال و جواب یعنے تیرے ہاتھوں میں یہ کیا زخم ہیں وے زخم
جن سے میں اپنے دوستوں کے گھر میں گھایل ہوا ہے سب بتلاتے کہ اظہار محمدؐ کہ مسیح موت کے سوائے آسمان
پر بلایا گیا سو سچ نہیں لیکن قضا و قدر الہ کے مطابق قربان عصیان بنکر فی الحقیقت ہلاک ہوا اور مسیح
موت سے جی اٹھے بعد توما نام اپنے مرید متشکی کو قایل کرنے کے واسطے ان گھاؤں کی طرف رجوع
کر کر کہا تو اپنی انگلی ادھر لنبی کرکے میرے ہاتھہ کو دیکھہ اور تیرا ہاتھہ لنبا کرکے میرے پہلو پر ڈال اور بے ایمان

مت ہو بلکہ ایمان لاؤ۔ پنجم یہہ فقرہ یعنے میں اپنے ہاتھہ کو چھوٹوں پر پھیرونگا پدر کا قول معتمد ہی کہ آپ
از راہِ کفارۂ امتِ مسیح کے بابمیں وعدہ کیا تھا سو مہربانی و رحم کو پورا کریگا کیونکہ یہہ لفظ یعنے
چھوٹوں پر صرف اِس جاے میں نہیں بلکہ کتابِ انجیل میں بھی خدا کے پالکوں کی معنی پر لکھا گیا ہی۔
پس یہہ پر یہاں ظاہر کرتا کہ آپ قربانی مسیح کے وسیلے سے مقدر کیا تھا سو مہربانی و رحم کل
مقبول لوگ کے لئے قایم کیا جاویگا۔

فرزندِ خدا کی قربانی کے ثبوت میں ہم کتاب توریت کی باقی رہہ گئی سو
شہادت کو گذارنے سے اپنے ناظرین کو زیادہ تصدیع نہ دیا چاہتے۔ لہذا انبیاؤں کے نبی آخر سے
اور ایک پیشگوئی کا حوالہ کرکے ہم کتاب مذکور سے اپنے دلایل کو موقوف کرینگے۔ اِس پیشگوئی کی
صفتِ مخصوص یہی ہی کہ صرف پیدایشِ یحییٰ کو نہیں دکھلاتی بلکہ تفصیلوار بیان کرتی کہ وہ مسیح کا
پیشرو و تعین ہو کر اسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا جاوے۔ چنانچہ کتابِ ملاکی کے ۳ باب کی ۱ آیت میں
لکھا ہی دیکھو میں اپنا پیغمبر بھیجونگا اور وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا اور خداوند جسکے
تم منتظر ہو ہاں پیغمبر عہد جسکے تم مشتاق ہو ناگہاں اپنے بارگاہ کو آویگا دیکھو وہ البتہ آویگا
خداوندِ افواج کہتا ہی۔ یہہ پیشگوئی نیچے آنیوالے چار باتوں کو بتلاتی۔ اول یحییٰ کی آمد و خدمت
دوم الوہیتِ مسیح۔ سوم اسکی جسمداری۔ چہارم اسکا کفارۂ عصیان دینا۔ اول یہہ فقرہ یعنے
دیکھو میں اپنا پیغمبر بھیجونگا اور وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا۔ یحییٰ کی آمد کے بابمیں صاف
صاف اطلاع دیکر اسکی خدمت کو بھی ظاہر کرتا۔ چنانچہ وہ خداوند کا پیشرو ہو کر صرف توبہ
کے وعظ کرنے نہ بھیجا گیا بلکہ اسلئے کہ وہ توبہ کرنیوالوں کو خبر دیوے کہ وے نجات کے واسطے

مسیح کی طرف جو معًا اُسکے پیچھے آنیوالا تھا رجوع ہوویں جیسا وہ خود متّی کے ۳ باب کی
۱۱ آیت میں کہا ہی مسیح ہی کہ میں تمھارے تئیں توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن
وہ جو میرے بعد آنیوالا ہی سو مجھہ سے بزرگتر ہی کہ میں اُسکے جوتیوں کو اُٹھانیکے لایق نہیں ہوں
وہ تمھارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ دوم یہہ فقرہ یعنی خداوند جسکے تم منتظر
ہو ناگہاں اُسکے بارگاہ کو آویگا اور یہہ فقرہ یعنی وہ میرے سامھنے راہ آراستہ کریگا اُلوہیت
مسیح کو علانیہ ثابت کرکے بتلاتا کہ فرزندِ خدا ہی تھا جسکی راہ آراستہ کرنے یحیٰی مقرر ہوا تہ
سوم ئے الفاظ یعنی وہ ناگہاں آویگا اور یے بھی یعنی دیکھو وہ البتہ آویگا سوائے اِس معنی کے
یعنی فرزندِ الہ نجاتِ انسان کے ارادے سے مجسم ہوکر ناگہان بنی آدم میں دکھائی دیوے سو
دوسرے تاویل کے لایق نہیں ہیں کیونکہ ظاہر ہی کہ ایسے الفاظ کنہہِ الٰہی سے مربوط نہ ہوسکتے بلکہ
بضرور انسانیتِ مسیح کے باب میں مفہوم ہوویں چہارم یہہ خطاب یعنی پیاممبرِ عہد مسئلہ کفارہ
کو خوب ثابت کرتا کیونکہ وہ عہد جسکا مسیح پیغمبر بنا سو عہدِ جدید ہی جسکے سارے وعدے و نعمات
روحانی صرف اُسکے خون کے وسیلے سے قایم کئے گئے ہیں اسلئے وہ خود انجیل میں کہا ہی
عہدِ جدید کا یہہ میرا خون ہی جو نجاتِ عصیاں کی خاطر بہتوں کے لئے بہایا گیا ہے
کفارۂ مسیح سے ٹھہرائی گئی ہی سو نجات کے باب میں ہم کتبِ عتیق
کی شہادت کو خوب دریافت کرکے ثابت کرچکے کہ کتاب پیدایش سے شروع ہوکر توریت کے
نبی آخر تک جاری رہتی ہی سوائے اِسکے بتلایا گیا کہ عیسیٰ مسیح کے حق میں جو سارے پیشگوئیوں کا مدعا
ہی سو کُل انبیائے عبرانی میں کچھہ فرق نہ پایا جاتا۔ عورت کی نسل اِن بزرگ کے باب میں جو ابلیس کے

سر کا کچلنے والا بنا خدا باغ بہشت میں کہا یہ وعدہ اصلی انبیائے متواتر کے وسیلے سے کتب عتیق کے
آخر تک زیادہ صفائی سے نمایاں ہوتی ہے پس محمدیوں میں مروج ہے سو تصور کہ زبور کتب موسوی
کو منسوخ کرنے نازل ہوی اور انجیل زبور کو ثابت نہ ہو سکتا مگر حقیقت یہی ہے کہ کتب موسوی
زبور سے قایم ہو جاتے ہیں اور زبور کتب انبیا سے علاوہ کتاب انبیاں خوب ظاہر کرتی کہ انجیل خدا
کی اس نجات اصلی پر جو قربانی و خون بہنے سے ہی سو شہادت کامل بھرنے سے آیندہ رویات و انبیا
کی کچھ حاجت نہ ہووے از بس باعث نعمت نبوت منقطع ہو جاوے۔

اب پیشگوئیان تعدیث کو بخوبی دریافت کرنے لازم ہی کہ

ہم انکے اور پیشگوئیان انجیل کے درمیان جو موافقت ہو بتلاویں بعد اس مقدمہ اس پہلے سے
ولایں پورے ہو کر فرزند اله کی نجات کے ثبوت میں ۴۱ سال سے جاری ہوی تھی سو شہادت
الہامی ناظر کے روبرو موجود ہونگی یعنے خدا سے باغ بہشت میں کہا گیا سو وعدہ اصلی سے
کتاب مکاشفات تک جس سے نعمت نبوت ختم ہو کر انجام کو پہنچی اس شہادت وافر سے مقابلہ
کرنے کے لئے معتقدان قرآن محمدؐ کی گواہی خاص کے سوا اور کچھ نہیں رکھتے ہیں مگر انکے لئے مقام
تاسف یہی ہی کہ محمد گو کہ اللہ تعالے کا نبی ہونے کا دعوی کیا کرتا تاہم نجات انسان کے بابیں خدا کے
کل انبیا کی شہادت کو انکار کرنے سے خوب ثابت کیا ہی کہ وہ نبی ناحق کا [illegible] تھا

انجیل کی پیشگوئی اول فرشتہ جبرئیل کے وسیلے سے نازل

ہوی جو بحکم اله ذکریا امام کو خبر پہنچایا کہ اسکو یحیی نام ایک بیٹا پیدا ہووے اور وہ ملاکی
اور الشعیہ نبی کے پیشگوئی کے سر کچھا خداوند کا پیشرو تعین ہو کر اسکی راہ آراستہ کرنے بھیجا

جاوے چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۱۱ آیت میں لکھا ہی اور خداوند کا ایک فرشتہ خوشبوئی جلنی کی
جاے کی سیدھی طرف کھڑا ہوکر اسکو دکھائی دیا۔ تو زکریا اسکو دیکھکر گھبرایا اور ڈر گیا پس وہ
فرشتہ اُس سے کہا کہ ای زکریا تو مت ڈر کہ تیری دعا قبول ہوئی اور تیری جورو الیسابتھ سے
ایک بیٹا جنیگی اور تو اُسکا نام یحیی رکھنا۔ اور تیرے تیں خوشی اور خرمی ہوگی اور بہت سے لوگ
اُسکے تولد سے خوش حال ہوونگے۔ کیونکہ وہ خداوند کے نزدیک بزرگ ہو ویگا اور نہ انگور کا شیرہ
اور نہ کوئی نشہ کی شراب پیگا اور وہ اپنی ماکے پیٹ سے ہی روح القدس سے بھرپور ہوگا اور بنی
اسرائیل میں سے بہتوں کو خداوند انکے خدا کی طرف پھراویگا۔ اور وہ اُسکے آگے الیاس کی روح و
قدرت سے جائیگا کہ باپ کے دلونکو بیٹوں کی طرف بلکہ نافرمانبرداروں کو راست لوگ کے عقل کو
رغبت دلاوے تاکہ خداوند کے لئے ایک کمربستہ قوم تیار کرے۔ اِس پیشگوئی میں جب فرشتہ جبرائیل
یحیی کے بابمیں کہتا کہ ایک کمربستہ گروہ تیار کرنیکے واسطے بنی اسرائیل کے خداوند خدا کے سامھنے
بھیجا جاوے ظاہر ہی کہ یہ بات مسیح کی الوہیت و سرداری کے بابمیں توریت کے کل انبیا کی شہادت
کو قایم کرتی ہی۔

مسیح کے بابمیں انجیل کی پیشگوئی ثانی بھی فرشتہ جبرئیل کی معرفت سے ہی جو خدا کے حکم
سے مریم باکرہ کو مسیح کے حمل و پیدایش کے باب میں خبر پہنچایا۔ چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۳۰ آیت
میں لکھا ہی تب فرشتہ اُس سے کہا کہ ای مریم مت ڈر کہ تو خدا کے نزدیک مقبول ہوگئی اور دیکھ
تو پیٹ سے رہیگی اور بیٹا جنیگی اور اُسکا نام عیسی رکھیگی۔ اور وہ بزرگ ہو ویگا بلکہ اللہ تعالی کا
فرزند کہلاویگا اور خداوند خدا اُسے اُسکے باپ داود کا تخت دیگا اور وہ ابد تک یعقوب کے گھرانے

پر بادشاہی کریگا اور اسکی سلطنت کا کچھہ انتہا نہ ہوگا۔ تب مریم فرشتے سے کہی کہ یہہ کسطرح ہوگا
کیونکہ میں مرد کو نہیں جانتی ہوں فرشتہ اسکو جواب دیا کہ روح القدس تجھپر اتریگا اور اللہ تعالی کی
قدرت کا سایہ تجھپر پڑیگا اسلئے وہ قدوس جو تجھسے پیدا ہوگا سو خدا کا بیٹا کہلاویگا
یہہ پیشگوئی عمدہ پیشگوئیاں توریت قدیم سے ظاہر کئے تھے سو سارے حقیقتوں کو اتصاف سے
قایم کرتی کہ اسکے بابمیں تھوڑا سا بیان کرنا کفایت کریگا چنانچہ جب فرشتہ یہاں کہتا کہ مسیح کا
نام ونبوی عیسے ہوگا اور وہ نام والا اللہ تعالی کا فرزند کہلاویگا بلکہ وہ قدوس جو باکرہ سے
پیدا ہووے سو فرزند خدا مشہور ہوگا ظاہر کہ توریت کے سارے پیشگوئیوں کو بنام عیسے
منسوب کرتا ہی۔

انجیل کی پیشگوئی ثانی فرکریا امام کی بی بی الیسبا کی معرفت سے ہی جو وقتکہ وہ یحیی سے
حاملہ ہوکر مریم کا سلام سنی اور بچہ اسکے شکم میں اچھلا چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۴۱ آیت میں
لکھا ہی اور ایسا ہوا کہ جب الیسبا مریم کا سلام سنی لڑکا اسکے پیٹ میں اچھلا اور الیسبا
روح القدس سے معمور ہوگئی اور بلند آواز سے پکار کر کہی عورتوں میں تو مبارک ہی اور مبارک
ہی تیرے پیٹ کا میوہ۔ اور میرے لئے یہہ کیونکر ہوا کہ میرے خداوند کی ماں میرے پاس آئی ہی کہ
دیکھہ جب تیرے سلام کی آواز میرے کان میں پہنچی لڑکا خوشی سے میرے پیٹ میں اچھلا۔ یہہ
پیشگوئی روح القدس کے سارے پیشگوئیوں کے سر لکھا بصاف تمام الوہیت مسیح کو ظاہر کرتی
ہی چنانچہ الیسبا یہاں مریم کو اپنے خداوند کی ماں کہلاتی ہی اور یہہ خطاب یعنی خداوند کتاب الشعیا
کے پیشگوئیوں میں مشہور ہوے ہیں سو بڑے بڑے خطابوں سے عین موافقت رکھتا جیسا کہ لکھا گیا

دیکھو ایک باکرہ حاملہ ہوکر بچہ جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھیگی یعنے خدا ہمارے ساتھ - اور دوسری ایک جگہہ میں ہمکو ایک بچہ تولد ہوا اور ہمیں ایک فرزند بخشا گیا اور اسکا نام عجوبہ مشیر قادر مطلق ابدالابدی شہزادہ صلح کہلایگا۔

انجیل کی پیشگوئی ثانی الیسبا کی پیشگوئی کے جواب میں خود مریم مادر خداوند سے ہی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۴۶ آیت میں لکھا ہی اُسوقت مریم کہنے لگی کہ میری جان خداوند کی تعریف کرتی ہی اور میری روح میرے بخات دینیوالے خدا سے خوشنود ہی - کیونکہ اپنی باندی کی عاجزی پر رحم کی نظر کیا ہی کہ دیکھو اِسوقت سے تمام پشتوں میں مجھے مبارک کہینگے - اِس پیشگوئی میں مادر مسیح روح القدس کی الہام سے اپنے خداوند و بخات دینے والیکی انکساری کی صفت کرتی کیونکہ اُسکے شکم میں اُسکے بدن کی جوہر سے جسم اسنے قبول کیا اُسکی اِس مہربانی کے باعث وہ کہتی کہ میرا خداوند و ثانی ابدالاباد مجھ پر عزت رکھنے سے میری جان اُسکی حمد و ثنا کریگی اور میری روح اُسکی بخات پر شادی کیریگی پس معلوم ہوا کہ روح القدس مریم دوشیزہ کے مُنھہ سے بھی الوہیت مسیح کو ثابت کیا ہی -

اِنجیل کی پیشگوئی ثانی وہی ہی جو یحیی پیدا ہوا اُسوقت ذکریا امام کی معرفت سے نازل ہوی چنانچہ لوقا کے ۱ باب کی ۶۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور اُسکا باپ ذکریا روح القدس سے معمور ہوکے ازروے نبوت کہنے لگا مبارک ہووے خداوند اسرائیل کا خدا کیونکہ وہ اپنی قوم پر رحم کی نظر کرکے خلاصی بخشا ہی اور ہمارے لئے بخات کا سنگ اپنے بندے داود کے گھرانے میں کھڑا کیا جیسا کہ وہ اپنے انبیائے مقدس کی معرفت سے کہا جو عالم کی پیدایش

سے ہوتے ہوے چلے آئے ہیں کہ ہمکو ہمارے دشمنوں سے اور اُن سب کے ہاتھہ سے جو ہمارے ساتھہ کینہ
رکھتے ہیں خلاصی بخشے تاکہ وہ ہمارے باپ دادوں سے وعدہ کیا تھا اُس رحم کو کامل کرے اور
اپنے عہد مقدس کو یاد دلاوے یعنے وہی قسم کہ وہ ہمارے باپ ابراہیم سے کی کہ ہمارے تئیں یہہ
نعمت بخشے کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھہ سے چھٹکارا پاکر عمر بھر پاکی و نیکی میں بیخوف اسکی بندگی
کریں اور تو لڑکا اللہ تعالی کا نبی کہلائیگا اسلئے کہ تو خداوند کے آگے اسکی راہیں تیار کرنے چلیگا کہ
اُسکے لوگوں کو اُنکے گناہوں کی بخشائش سے نجات کی خبر دیوے یہہ ہمارے خدا کی نہایت رحمدلی
سے جسکے سبب صبح کی روشنی بلندی پر سے ہم تک پہنچی ہے تاکہ اُنکو جو اندھیرے میں اور موت
کے سایہ میں بیٹھتے ہیں روشن کرے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر لاوے۔ یہہ پیشگوئی
پُر معنی گواہی دیتی ہے کہ اللہ تعالی ۱۵۰۰ سال پیشتر ابراہیم سے قسمیہ کیا سو وعدے کیتیں خاندان
داؤد میں انصرام کو پہنچایا تھا وہ وعدہ یہی تھا کہ خدا بنی آدم کے لئے ایک شافی الہی بھیجیگا جو
شریعت کو کفارہ عزت بخش پہنچانے سے بہ انصاف تمام گنہگاروں کو نعمت بخشایش و مقدس
قلب عطا کر سکے اور یحیی اسکی نموداری کے بابمیں خبر دینے کے لئے پیشرو تعین ہوکر اوپر کی پیشگوئی
میں کہا گیا کہ وہ اللہ تعالی کا پیغمبر کہلائیگا اسلئے کہ وہ خداوند کے سامھنے جاکر اُسکی راہ تیار
کریگا پس زکریا کی اس پیشگوئی سے الوہیت مسیح صاف صاف ثابت ہوتی ہے

انجیل کی وحی ثانی وہی ہے جو فرشتہ خداوند مسیح کی پیدا
ہوا سو شب مبارک بیت اللحم کے چرواہوں کو پہنچایا چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۹ آیت میں
لکھا ہے اور اُس ملک میں چرواہے میدان میں رہتے تھے اور رات کو اپنے گلیکی نگہبانی کرتے

تھے کہ دیکھو خداوند کا فرشتہ اُترا اور خدا کا نور اُنکے آس پاس چمکا اور وے نہایت ڈر گئے۔ اور وہ
فرشتہ اُن سے کہا کہ ہراسان مت ہو کہ دیکھو میں خوشخبری نہایت فرحت کی جو تمام عالم پر ہوگی
سو تمھاری خاطر لے آتا ہوں کیونکہ آجکے روز داؤد کے شہر میں تمھارے لئے ایک نجات دینے ہارا
جو مسیح خداوند ہے سو پیدا ہوا۔ یہہ پیشگوئی صاف تمام اطلاع دیتی کہ وہ جو اُس رات بیت الحم
کے چھوٹے شہر میں تولد پایا سو قدیم سے وعدہ کیا گیا مسیح تھا یعنے وہ شافی جسکے آنیکے بابمیں انبیا
ابتداے دُنیا سے پیشگوئی کئے تھے مگر سنا دینی کرنیوالا فرشتہ اُس نو پیدا بچے کی مسیحائی کے بابمیں جس
دنیا سو وقت ہوشیار نہ تھی تمام اُسکو مرتبہ مخلوق سے جدا کر کے خدائی سے نسبت دیتا اور کہتا کہ وہ جسکے
بابمیں میں خبر دیتا ہوں سو مسیح خداوند ہے

انجیل کی وحی ثانی وہی ہے کہ جسوقت والدہ مسیح شریعت سے بنی اسرائیل
کے پہلن بچوں کے واسطے مقرر تھا اُس رسم کو ادا کرنے کی خاطر بارگاہ میں آئی سو شمعون نام خدا کے بندہ
دیرینے کے وسیلے سے نازل ہوی چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۲۵ آیت میں یوں لکھا ہی اور دیکھو کہ
یروشلم میں شمعون نام ایک شخص تھا جو عادل اور خدا ترس اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح
القدس اُس پر تھا اور روح القدس سے اُسکو خبر پہنچا یا کہ جبتک تو خداوند کے مسیح کو نگاہ نکرے تب تک
موت کو نہ دیکھیگا۔ اور وہ روح کی ہدایت سے خدا کے بارگاہ میں آیا اور جسوقت کہ والدہ اُس
بچے عیسے کو اندر لائی تا کہ اُسکے لئے شریعت کے معمول کے موافق عمل کریں تب وہ اُسکو اپنے
ہاتھوں پر اُٹھا لیا اور خدا کی ستائش کر کے کہا کہ ای خداوند تو اپنے بندے کو اپنے قول کے موافق
آرامیت کے ساتھہ رخصت دیتا کیونکہ میرے آنکھیں تیری نجات کو دیکھے ہیں جو تو تمام خلقت کے روبرو

تیار کیا ہے یعنے غیر ملکوں کی روشنی کے لئے نور اور تیری قوم اسرائیل کا جلال اِس وحی میں صرف
خداوند کی نجات کہلاتا ہے مگر اس سخن سے آگے باب میں لکھے گئے سو سارے رسالہ خوب مفہوم
ہوتے ہیں کیونکہ منصفی الٰہی شریعت کو کفارہ عوض بخشش پہنچنے کے سوا نعمتِ نجات کسیکو عطا نہ کر سکتی اور
اِس رسالے کے چوتھے باب میں بتلایا گیا کہ اگر حاملِ عصیاں مرتبہ الٰہ نہ رکھتا تو شریعت کو کفارہ عوض بخشش پہنچانا
غیر ممکن ہوتا۔ پس ظاہر ہے کہ اوپر لکھی گئی سو وحی سے بھی الوہیت و کفارہ مسیح ثابت ہوجاتی ہے۔

انجیل کی وحی ثانی وہی ہے جو حنّا نام پیغمبرنی دیرینہ بارگاہ میں
بھی والدہ مسیح کو پہنچائی چنانچہ لوقا کے ۲ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہے اور حنّا نام ایک عورت
تھی پیغمبرنی فانوئیل کی بیٹی عشیر کے فرقہ سے اور بڑی عمر والی جو اپنے بیاہی پنے سے سات برس تک ایک
شوہر کے ساتھ گذران کی تھی اور کم و زیاد چوراسی برس سے بیوہ تھی اور خدا کے بارگاہ سے جدا
نہ ہو کے رات دن روزہ اور نماز سے خدا کی بندگی کرتی تھی وہ اُسی وقت اندر آکر خداوند کا شکر
کی اور اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی کیفیت بولی۔ حنّا پیغمبرنی پہنچائی سو
بات نہیں لکھی گئی ہے مگر اس فقرے سے یعنے اُن سبکو جو یروشلم میں نجات کے منتظر تھے عیسے کی
کیفیت بولی صاف صاف مفہوم ہوتی چنانچہ یہ الفاظ یعنے نجات کے منتظر تھے بضرور الوہیت
و کفارہ مسیح کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ اُن ضرور نہ باتوں کے سوا جو اِس رسالے کے چاروں بابوں میں
بیان کیا گیا ہے نجاتِ انسان ممکن نہ ہو سکتی۔

انجیل کی وحی ثانی یحیٰی کے وسیلے سے ہے جسکے باب میں مسیح خود کہا
کہ عورتوں سے تولد ہوئے سو آدمیوں میں اُس سے کوئی پیغمبر بڑھکر نہیں ہے یہ وہی مسیح پیر دن کی

ندی میں اصطباغ لیا سو وقت اُسکی مسیحائی کو مشہور کرنے کے لئے مُقرر ہائی چنانچہ یوحنا کے ۱ باب
کی ۳۲ آیت میں لکھا ہی اور یحییٰ گواہی دیا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اتر کر
اُسپر ثابت رہی اور میں اُسکو نجانتا تھا لیکن وہ جو مجھے پانی سے اصطباغ دینے بھیجا سو مجھے کہا کہ
جسپر تو دیکھیگا کہ روح نازل ہوکر اُسپر ثابت رہے وہی شخص ہی جو روح القدس سے اصطباغ
دیتا ہی سو میں دیکھا اور گواہی دیا کہ یہہ خدا کا فرزند ہی۔ اِس شہادتِ الہامی میں یحییٰ خدا سے مُقرر
کیا گیا تھا سو اشارہ جسکے دیکھنے سے وہ البتہ مسیح کو پہچان سکے سو بتلاتا ہی جب یحییٰ اوپر لکھے گئے
سو اظہار میں اقرار کرتا کہ میں روح کو دیکھا کہ کبوتر کی مانند آسمان پر سے اتر کر اُسپر ثابت رہی ظاہر کرے
ہم آگے ہی کتابِ اشعیہ کے ۱۱ باب سے حوالہ کئے پیشگوئی یعنے خداوند کی روح اُسپر ٹھہریگی سو انصرام کو
پہنچی تھی اُس اشارے سے یحییٰ بیقینی تمام شہرت دے سکتا کہ عیسےٰ صرف فرزندِ خدا نہ تھا بلکہ حلوانِ
خدا جو عصیانِ دنیا کو اُٹھا لیجاتا ہی۔

انجیل کے دحیانِ ثانی اُس آوازِ بلند کی معرفت سے ہیں جو آسمان سے
اطراف کھڑے رہے تھے لوگوں کے کانوں میں تکرار کو مسیح کے بابمیں گواہی دیتی اِس مقدمے پر تین جُدے جُدے
امثال یعنے متی کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں اور لوقا کے ۹ باب کی ۳۵ آیت میں اور یوحنا کے ۱۲ باب
کی ۲۸ آیت میں موجود ہیں اُن امثال میں سے پہلا یہی تھا یعنے جسوقت مسیح یردن کی ندی میں اصطباغ
لیا تھا تو آسمان سے ایک آواز نکلکر مشہور کی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں بہت راضی ہوں
دوسرا یہہ یعنی جسوقت وہ پہاڑ پر اپنے تین ✣ حواری کے سامھنے صورت بدلا کر آفتاب کی مانند

✣ یعنی پطرس و یوحنا و یعقوب۔

حکم تھا تب آگے او پہاس سو برس ایک آواز آکر کہی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی اُسکو سنو ۔ تیسرا یہہ یعنے
جب صلیب پر کھینچنے کا وقت نزدیک ہونے کے باعث مسیح نہایت مکدر ہوکر بڑی دلسوزی سے
دُعا کر کے کہا کہ اے باپ تیرے نام کو بزرگی دے تب ایک آواز آسمان سے آکر بولی کہ میں آگے ہی اسکو
بزرگی دیا ہوں بلکہ پھر دیونگا ۔

انجیل کے وحیانِ ثانی اُس فراتِ الٰہی کے وسیلے سے ہیں جو آپ بارے پیشگوئیوں
کا مُدعا ہے بزرگ ہی یعنے مسیح ۔ مگر اُسکے اظہارات بے شمار ہونے سے یہاں فقط چار امثال
گذار کر اکتفا کرینگے ۔ اُنمیں سے پہلا یوحنا کے ۱۰ باب کی ۳۰ آیت میں ہی یعنے میں او باپ ایک ہیں
دوسرا یوحنا کے ۳ باب کی ۱۶ آیت میں ہی یعنے کیونکہ خدا دنیا کو ایسا دوست رکھا کہ اپنا
اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اسپر ایمان لاوے سو ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی حیات پاوے ۔
تیسرا یوحنا کے ۱۴ باب کی ۶ آیت میں ہی یعنے عیسیٰ اُسکو کہا کہ راہ اور حق اور حیات میں ہوں
کوئی شخص بغیر میرے وسیلے کے باپ کے پاس نہیں آسکتا ہی ۔ چارواں متی کے ۲۶ باب کی ۱۶۳- آیت
میں ہی یعنے سردار امام اُس سے کہا کہ میں تجھکو جیتے خدا کی قسم دیتا ہوں اگر تو مسیح خدا کا بیٹا ہی تو ہم
سے بول ۔ تب عیسیٰ اُسکو کہا کہ تو کہا ہی لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ بعد اسکے تم آدم کے بیٹے کو
قدرت کے سیدھے ہاتھ طرف بیٹھا ہوا اور آسمان کے بادلوں پر آتا ہوا دیکھینگے ۔ یہ اقراراتِ
مسیح جو اپنے کلام کے زور سے شیاطین کو بھگایا و عناصر کے جذبے کو دبایا و مرضوں سے مرضوں کو دفع کیا
بلکہ مردوں کو موت سے جلایا سو انبیائے توریت بند اسکے حق میں پہنچائے پیشگوئیوں کو
بدرستی تمام تقویت دیتے ہیں کیونکہ اُن اظہارات سے مسیح صاف صاف شاہد ہی ہیں کہ آپ فرزند خدا ہی

اور آپ ابنِ آدم ہی اور آپ کفارۂ عصیان ہی اور آپ ثانی انسان ہی اور آپ حاکم دنیا ہی بلکہ بجز
آپ کے دنیا کے لئے دوسرا نجات دینے والا بالکل نہیں ہی۔

انجیل کے وحیانِ ثانی سے ہر جگہ دنیا کی اطلاع کے لئے حواریوں سے
دئے گئے تھے اور لائق لحاظ ہی کہ مسیح اُن مشہور مقبول کو نعمتِ الہام عطا کر کے اُن کی خدمت
کے واسطے لیاقتِ کامل بخشا جیسا یوحنا کے ۲۰ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی تب عیسیٰ اُن سے
پھر کہا کہ تم سلامت رہو جیسا کہ باپ مجھے بھیجا ہی ویسا ہی میں بھی تمکو بھیجتا ہوں اور یہہ کہکر
وہ اُن پر پھونکا اور کہا کہ تم روح القدس کو پاؤ۔ اما شہادتِ حواریان بہت طول طویل ہونے
سے ہم اسکو یہاں درج نہ کر سکتے۔ اگر انمیں سے ایک دو سروں کے واسطے گواہی دیوے تو کفایت
کریگا۔ چنانچہ یوحنا کے ۱ باب کی آیت سے ۱۸ آیت تک یوں لکھا ہی یعنے ابتدا میں کلام تھا اور
کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا۔ سب چیزاں اُس سے پیدا
ہوئیں بلکہ بغیر اسکے پیدا ہوئیں سو چیزوں میں کوئی چیز پیدا نہ ہوئی۔ حیات اسمیں تھی اور وہ حیات
خلق کا نور تھی اور وہ نور اندھیرے میں چمکتا اور اندھیرا اُسکو نہیں پہچانتا تھا۔ خدا کی طرف سے
یحییٰ نام ایک مرد بھیجا گیا اور وہ شہادت بھیجنے آیا کہ اُس نور کے بابمیں گواہی دیوے تاکہ تمام
لوگ سبب اسکے ایمان لاویں۔ آپ وہ نور نہ تھا بلکہ اُس نور کی گواہی دینے آیا۔ سچا نور وہی
تھا کہ ہر ایک آدمیکو جو دنیا میں آتا ہی روشن کرتا ہی۔ اور وہ جہان میں تھا اور جہان
اُس سے پیدا ہوا اور جہان اُسکو نہیں پہچانتا تھا۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور اپنی قوم اُسکو

✣ یاد رکھنا چاہئے کہ لفظِ کلام فرزندِ خدا کا خطابِ اصلی ہی۔

قبول نہ کی لیکن جتنوں نے اُسکو قبول کیئے وہ اُنکو خدا کے فرزندان ہونیکا مقدور بخشا اور وے وے ہیں
جو اُسکے نام پر ایمان لاتے ہیں اور نہ لہو سے جسم کی خواہش سے اور نہ آدمی کی خواہش سے بلکہ
خدا سے پیدا ہوے۔ اور کلام جسمدار ہوا اور راستی اور مہربانی سے بھرا ہو کر ہمارے بیچ میں سکونت کیا
اور ہم اُسکی تجلی کو دیکھے اور باپ کے اکلوتے کی تجلی کی مانند تھی۔ اور یحییٰ اُسکے بابت گواہی دیا اور
پکار کر کہا کہ یہہ وہی ہی جسکا میں ذکر کرتا تھا کہ وہ جو میرے پیچھے آتا ہی سو مجھہ سے آگے ہی کیونکہ وہ
مجھہ سے پہلا تھا۔ اور اُسکی بھرپوری سے ہم سب کے سب پائے ہیں نعمت پر نعمت کیونکہ شریعت
موسیٰ کی معرفت سے دی گئی تھی لیکن نعمت و راستی عیسےٰ مسیح کے وسیلے سے پہنچی کوئی بھی
کسی وقت خدا کو نہیں دیکھا مگر اکلوتا بیٹا جو باپ کے سینے پر رہتا ہی سو اُسکو دکھلایا ہی۔ حواریوں
کی شہادت کا یہہ مثال بتلاتا کہ ابدیت و الوہیت و جسمیت و کفارہ مسیح بلکہ بخشایش فقط اُسی
سے ہی سو وے مسایل عمدہ تھے جو حواریاں کلیسوں میں مشہور کیا کرتے پس ثابت ہو چکا کہ حواریاں
بھی توریت و انجیل کے دوسرے سب گواہوں سے متفق ہو کر مسیح کے باب میں یہہ شاہدی دیتے کہ
وہ صرف فرزند الہٰ نہیں بلکہ حلوان خدا جو عصیان دنیا کو اُٹھا لیجاتا ہی۔

انجیل کی وحی ثانی اُس زور آور فرشتے کے وسیلے سے ہی جو
مسیح کے مریدوں کو اُسکے جی اُٹھنے کی خبر پہنچانے کے لئے اُس غار کے منہہ پر جسمیں وہ دفن ہوا تھا
بیٹھتا تھا۔ چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی آیت میں یوں لکھا ہی جب سبت کا روز آخر ہوا
اور یکشنبہ کے علی الصباح پہنچا تو مریم مجدلیہ اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئی۔ اور دیکھو زمین
کی ایک بڑی تھرتھراہٹ ہوئی اسواسطے کہ خداوند کا فرشتہ آسمان پر سے اُترا اور آکے اُس

پتھر کو قبر کے دروازے سے ڈھلکا کر اُسپر بیٹھا۔ اُسکا چہرہ بجلی کی مانند اور اُسکا لباس
برف کے برابر سفید تھا اور نگہبان اُسکی ہیبت سے لرزکے مُردوں کے سے ہوگئے تب وہ فرشتہ
اُن عورتوں کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ تم ڈرو مت میں جانتا ہوں کہ تم عیسےٰ کو جو صلیب پر
کھینچا گیا ڈھونڈھتے ہو لیکن وہ یہاں نہیں ہے کیونکر جیسا وہ کہا تھا ویسا ہی اُٹھا ہے ادھر آؤ
اور اُس جگہہ کو جہاں خداوند پڑا تھا سو دیکھو۔ یہ نور اور فرشتے کا کلام توریت و انجیل کے دوسرے
سب گواہوں سے متفق ہوکر مسیح کے بابمیں یہ شہادت دیتا کہ وہ فرزند خدا و خالق انسان و فی
دُنیا ہے۔ کہ دیکھو جب فرشتہ عورتوں سے کہتا کہ میں جانتا کہ تم صلیب پر کھینچا گیا سو عیسےٰ کو
ڈھونڈھتے ہو وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ جیسا وہ کہا ویسا ہی اُٹھا ہے آؤ اور اُس جگہہ کو جہاں
خداوند پڑا تھا سو دیکھو یہ الفاظ اگرچہ مختصر ہیں پاس فرزند خدا کی الوہیت و کفارہ و جی اُٹھنا
وغیرہ خوب ثابت کرتے ہیں

انجیل کی وحی ثانی جو یہاں ناظر کے روبرو رکھنا ضرور ہے یا قبر سے اٹھا ہوا سو
فرزند خدا کے وسیلے سے ہی صلیب پر کھینچا جانیکے آگے اُسکی شاہدی کیا تھی سو ہم دیکھہ چکے
الحمدللہ وہی ذات بزرگ موت سے جی اُٹھکر قبر سے نکلے بعد پہنچائی سو شہادت بھی موجود ہے
چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہے تب وے گیارہ مُرید جلیل کو اُس پہاڑ کی طرف
جہاں عیسےٰ انکو اشارہ کیا تھا گئے اور اُسکو دیکھکر سجدہ کئے لیکن بعضے شک لائے تب
عیسےٰ آیا اور اُن سے بات کرکے کہا کہ آسمان میں اور زمین پر تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہے
اسلئے تم جاکر سب قوموں کو مُرید کرکے باپ و بیٹے و روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو اور

جو کچھ کہ میں تمھارے تئیں فرمایا ہوں سو اُنکو حفظ کرنے سکھلاؤ اور دیکھو جہان آخر ہونے تک میں ہمیشہ
تمھارے ساتھ ہوں۔ شافی انسان دنیائے پرمعاصی کو بچانے کی خاطر اگر اُس سے سدھارنے کے آگے اپنے
حواریوں کو پہنچایا سو شہادتِ اخیر وہی ہے پس جیسا وہ ابتدا میں بولا تھا ویسا ہی آخر تک کہہ سنایا
یعنے میں وہی ہوں جسکو یہ سارے باتیں سونپے گیا ہی بلکہ میں فرزندِ خدا ہوں جو تثلیثِ مبارک میں پدر اور
روح القدس سے ہمتائی کامل رکھتا ہوں الغرض یہہ بیانِ سنجیدہ تمام کرکے وہ اُن سب کے سامنے
بلند ہوکر پدر کی سیدھی طرف پر اپنے جلالِ اصلی میں داخل ہوا۔

انجیل کی وحیٔ ثانی اُن دو فرشتے کے وسیلے سے ہی جو جسوقت کہ خداوند
آسمان پر بلند ہوکر ابر میں پوشیدہ ہوا حواریوں سے بات کرکے اُسکے پھر آنے کے بابمیں خبر پہنچایے چنانچہ
اعمال کے اباب کی ا آیت میں لکھا ہی اور وہ بلند ہوتے وقت جب وے آسمان کی طرف تک رہے تھے
دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ہوئے اُن کے پاس کھڑے ہوکر کہنے لگے ای جلیلی مردو کیوں کھڑے رہکے
آسمان کی طرف دیکھتے ہو یہہ عیسیٰ جو تمھارے پاس سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا ہی ویسا ہی پھر آویگا
جیسا کہ تم اُسے آسمان پر جاتے ہوئے دیکھے ہو مسیح کی مراجعت کے بابمیں فرشتوں کی اِس شہادت پر
فقط اتنا ہی بولینگے کہ کتابِ مکاشفات سے بدرستی تمام تقویت پاتی جسمیں مسیح کی آمد و جلال
رعب دار کا بیان بہ اختصار تمام کیا گیا ہی چنانچہ اباب کی ۷ آیت میں یوں لکھا ہی دیکھو وہ بادلوں
کے ساتھ آتا ہی اور ہر آنکھ اُسکو دیکھیگی اور وے بھی جو اُسے چھید دیکھینگے اور زمین کے سارے اقوام
اُسکے سبب چھاتی پیٹینگے ہاں آمین۔

انجیل کی وحیٔ آخر یوحنا نام حواری مبرینہ کے وسیلے سے ہی جو مسیح

آسمان پر گئے سو کئی سال کے بعد پاتمس کے جزیرے میں جلاوطن ہو کر مہربانی خدا سے مسیح کو اسکے جلال
میں دیکھا اور اس سے کتاب مکاشفات لکھنے کا حکم پایا۔ چنانچہ مکاشفات کے ا باب کی ۱۲ آیت
میں لکھا ہے اور میں اس آواز کو دیکھنے کے لئے جو مجھ سے بولتی تھی پھرا اور پھر کر سونے کے سات شمعدان
دیکھا اور ان سات شمعدانوں کے بیچ میں ایک شخص انسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پاؤں تک پہنے ہوئے
اور سونے کا سینہ بند سینے پر باندھا ہوا تھا۔ اسکا سر اور بال سفید اون کے موافق بلکہ برف کی
مانند سفید اور اسکی آنکھیں جیسا آگ کا شعلہ اور اسکے پاؤں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا
ہوا ہو اور اسکی آواز بڑے پانی کی سی تھی۔ اور اسکے دہنے ہاتھ میں سات تارے تھے اور اسکے
منہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اسکا چہرہ ایسا تھا جیسا سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہے
اور جب میں نے اسے دیکھا تب اسکے پاؤں پر مردے سا گر پڑا۔ اور وہ اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھ
سے کہا مت ڈر میں اول و آخر اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابدالآباد زندہ ہوں
آمین اور عالم ارواح اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں۔ کتاب انجیل کے اس حصہ مخصوص سے ہم اپنے
ناظرین محمدی کی منفعت کے لئے تھوڑا سا بیان کرینگے۔ اولاً لحاظ کیا چاہئے کہ یہہ فقرہ یعنے میں اول
و آخر ہوں مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں دلیل قطعی گذرتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو کل موجودات کا
اول و آخر ہو کر ازل سے ابد تک قایم رہتا جسکی قدرت الٰہی کے بغیر سارے خلایق فہیم معاً اپنی نیستی
اصلی کو پہنچینگے۔ دوم یہہ فقرہ یعنے میں زندہ ہوں اور موا تھا اور دیکھ میں ابدالآباد زندہ ہوں صرف
انسانیت مسیح سے نسبت رکھکر اس انسانیت کے باب میں گواہی دیتا کہ نجات دنیا کی خاطر قربان ہو کر
مرگئی اور موت سے جی اٹھی۔ سوم یہہ فقرہ یعنے عالم ارواح اور موت کی کنجیاں میرے پاس ہیں۔

مسیح اپنی موت کے وسیلے سے رکھتا ہی سو قدرت کو خوب ظاہر کرتا چنانچہ وہ اپنی قربانی سے عزت
کو کفارہ عزت بخش پہنچا کر عالم غیب کے کنجیاں حاصل کیا ہی جس سے مراد یہی ہی کہ آپ عالم بقا کا
مختار بنکر ارواح انسان کو خواہ دوزخ میں قید کرنے یا بہشت کو پہنچانیکے لئے قدرت کامل رکھتا
اور یہہ فقرہ یعنے اسکے سیدھے ہاتھ میں سات ستارے تھے مسیح اپنے کلیسے پر رکھتا ہی سو
بادشاہی و حکومت کو صاف صاف بتلاتا کیونکر اس آیت کے متن میں بیان کیا گیا کہ وے سات ستارے
ایشیا کے سات کلیسوں کے فرشتے (یعنے نگہبانان) ہیں پس مسیح روح القدس کی قدرت سے ان نگہبانوں
پر ایسی کامل حکومت کرتا تھا کہ براستی تمام کہا جاسکا کہ وہ انکو اپنے دہنے ہاتھ میں رکھتا تھا
آخر یہہ فقرہ یعنے اسکے منہہ سے ایک دو دھاری تیز تلوار نکلتی ہی کل پیشگوئیان عتیق کو جو مسیح کا
دنیا پر غالب آنا بتلاتے ہیں سو تقویت دیتا کہ دیکھو مسیح کے منہہ سے نکلتا ہی سو کلام کے بابت
لکھا گیا ہی کہ کلام زندہ و موثر بلکہ دو دھاری تلوار سے تیز تر ہی پس مسیح اس کلام کے زور سے
بت پرستی و ضلالت پر غالب آکر سلطنت ہای جہان حقیقت انجیل کے تابعدار نہ ہوئے تک انکو
تسخیر کریگا۔

کتاب مکاشفات کے باب آخر میں حواری یوحنا بسنجیدگی تمام بتلاتا کہ فرزند الہ دنیا کی عدالت
کرنے کی خاطر بار ثانی نمایاں ہوگا۔ اس بیان مخفی وصف سے درگذر ناہی ہم اپنے ناظرین محمدی کی منصفی
سے بعید جانتے ہیں چنانچہ مکاشفات کے ۲۰ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی تب میں ایک سفید
تخت عظیم دیکھا اور وہ جو اسپر بیٹھا تھا سو اسکے چہرے سے زمین و آسمان اڑ گئے بلکہ انکے واسطے
کچھ جگہ نہ پائی گئی تھی اور میں مردے چھوٹے بڑے خدا کے حضور میں کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابان کہلے

ہوئے بلکہ اور ایک کتاب کھلی ہوئی جو کتابِ حیات ہی اور مُردے اُن کتابوں میں لکھے موافق اپنے اپنے
کاموں کے فیصلے پائے۔ اور دریا اُسمیں تھے سو مُردوں کو دیدالی بلکہ موت و دوزخ اُن میں تھے سو
مُردوں کو حوالے کئے اور ہر ایک بشر اپنے کاموں کے موافق سزا پایا۔ اور موت و دوزخ بحیرۂ
شعلوں میں پھینکے گئے یہہ موتِ ثانی ہی۔ اور جو کوئی کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ پایا گیا بحیرۂ شعلہ
میں پھینکا گیا۔" روزِ قیامت کی عدالت کے بابمیں ہم اِس آیت کے سبب پر فقط اتنا ہی بولینگے کہ
تختِ سفید کے بیٹھنے والے کا ذکر مسیح دُنیا میں رکھ پہنچایا سو خبر سے کہ دُنیا کا فیصلہ کرنا اپنا حق
ہی سو عین موافقت رکھتا۔ کیونکہ اگر ہم اِس حقیقت پر کہ خدائی کُنہہ روحانی و غیبی ہی سو
لحاظ کریں تو معلوم ہوگا کہ ممکن نہیں کہ خدا تو فہم کے سامنے تخت پر بیٹھا ہووے۔ اِس طرح کی بات
خدائی کی کُنہہ غیب سے ربط دینا صرف گویائی باطل نہیں بلکہ کلمۂ کفر ہی۔ پس ظاہر ہی کہ گویائی
مذکور صرف جسم دار ہوا سو فرزند خدا سے مربوط ہو سکتی تھیا وہ خود یوحنا کے ۵ باب کی
۲۲ آیت میں کہا ہی باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ تمام عدالت بیٹے کو سونپدیا ہی
تاکہ سب جیسا کہ باپ کو عزت دیتے ہیں ویسا ہی بیٹے کو بھی عزت دیویں"

اختتام میں ناظر مدعی بہ ہوشیاری تمام دیکھا چاہئے
کہ کتابِ مکاشفات زمین پر واقع ہونا حوادثِ مخصوص بتلا کہ بلکہ دُنیا کے فیصلے کرنے لئے
آمدِ مسیح کے باب میں بیانِ سنجیدہ کرکے اپنے آیاتِ آخر میں دکھلاتی کہ شہادتِ الہ کامل ہونے
کے باعث نعمتِ نبوت منقطع ہوگئی تھی۔ اگر ناظر اِس باب کے صفحوں میں لکھی گئی ہی سو
پیشگوئی دانیال کی طرف بار ثانی متوجہ ہو تو دیکھیگا کہ دانیال نبی مسیح علیہ پر کھیدیا چاہئے

گے لئے وقتِ مقرری بتلا کر کہنا کہ اُس وقت سے نعمتِ نبوت منقطع ہوکر ابدالآباد موقوف
ہوجاوے۔ اُس سے مراد یہی ہی کہ نجات ان فرزندِ خدا کے کفارے سے انصرام کو پہنچنے کے
باعث آئندہ اُس مقدمے کے باب میں پیشگوئی کرنا ممکن نہ ہووے۔ پس چونکہ کتابِ انجیل جسمیں
تمام عیسٰے فرزندِ مریم کے حق میں یہہ گواہی دیتی ہی کہ قدیم سے وعدہ کیا گیا تھا سو سچ وفا
دنیا وی ہی جسکے بدل و جان ایمان لانے سے ہر ایک گنہگار نعمتِ نجات پا کی قلب یا وگا ظاہر
ہی کہ خدا کی طرف سے اونادِ انسان کو فاش کرنے کے لئے اور کچھ باقی نہ رہا۔ از بس باعثِ نعمتِ
نبوت منقطع ہوگئی اب روح القدس ختمِ مقدمے میں کیا کہتا ہی سو سنیں چنانچہ کتابِ مکاشفات کے
بابِ آخر کی ۱۳ آیت میں یوں لکھا ہی میں الفا* اور اومیگا ابتدا و انتہا اور اول و آخر
ہوں مبارک وے ہیں جو اسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں تاکہ درختِ حیات کے حقدار ہوکر دروازوں
سے شہر میں داخل ہووین کیونکہ باہر ہیں کتے اور جادوگر اور زانی اور خونی اور بت
پرست اور جو کوئی جھوٹھ کو پیار و پیدا کرے۔ میں عیسٰے اپنا فرشتہ بھیجا ہوں کہ ان
باتوں پر کلیسوں میں شاہدی دیوے میں داؤد کا اصل و نسل اور صبح کا نورانی ستارا ہوں
اور روح و دلہن کہتی ہیں آ اور وہ جو سنتا ہی کہے آ اور وہ جو پیاسا ہی آوے اور جو کوئی چاہے
سو آبِ حیات مفت لے۔ کیونکہ میں ہر ایک کو جو اس کتاب کی نبوت کے باتوں کو سنتا ہی
یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ان باتوں میں کچھ زیادہ کرے تو خدا ان بلاؤں کو جو اس کتاب
میں لکھتے ہیں اسکے لئے زیادہ کریگا۔ اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھ

* یونانی الفبے کا حرفِ اول و آخر۔

نکال ڈالے تو خدا اُسے کتابِ حیات اور شہرِ مقدس اور اُس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی

برکت سے نکال ڈالیگا وہ جو اِن باتوں کی گواہی دیتا ہے سو کہتا ہے کہ یقیناً میں جلد آتا ہوں

آمین ہاں اے خداوند عیسے آ ؎

اب ہم پیشگوئیاں توریت و انجیل کی موافقت کے ثبوت میں شہادت

کامل گذار چکے ہیں چنانچہ نسل زن کی آمد کے باب میں جو کیا تھا سو وعدۂ اصلی سے شروع کر کے

روح القدس دنیا میں پہنچایا پیشگوئی آخر تک جاری کر دیئے ہیں رسالۂ ثلثۃ الکتب سی

چھوٹی کتاب میں اسم اس مقدمہ پر موجود ہیں سو لایل کا ایک آدھ حصہ بھی انمیں نقل کر سکتے تھے

از بس باعث مسیح کی الوہیت و بسبب ومنت و کفارے روحی اُٹھنے کے باب میں پیشگوئیاں مخصوص

چن لیکر اکتفا کئے ہیں اب ناظر محمدی معلوم کریگا کہ مسایل عیسیوں صرف ساختہ انسان سے نہیں

بلکہ حقایق لایزال الٰہی ہیں جو پیدایش عالم سے روح القدس وسیلہ انبیا افشا کیا کرتا تھا

اُمید کہ یہاں لکھی گئی ہیں سو شہادت معتبر سے ہر ایک راست باز محمدی قایل ہوگا کہ نجاتِ

انسان کے مقدمہ میں کتب مقدس آپس میں موافقت کامل رکھتے ہیں اور موسیٰ کے پیچھے

آئے سو سارے انبیا موسیٰ سے جو نبوت کا اصل بزرگ ہے سو کچھ اختلاف نہ رکھتے ہیں۔

محمدیاں اگر پیشتر کبھی نہ دیکھے ہوتے تو اب دیکھ سکے کہ کتب مقدس جو عہد موسیٰ کے پیچھے نازل

ہوئے سو کتب موسوی میں افشا ہوئی ہے سو نجاتِ اصلی الٰہ سے عین موافقت رکھتے ہیں زبور

و کتب انبیا و انجیل ہر ایک زیادہ صفائی سے کتب موسوی کی شہادت کو قایم کر کے شروع سے

آخر تک ایک لفظ بھی نہیں رکھتی جسکے باب میں کہا جاوے کہ پیغمبر اصلی کے خلاف ہے پس یہاں گذار چکے

سو کثرتِ دلایل کے باعث ہم دھر اکر کہتے ہیں کہ محمدیوں میں جاری ہی سو روایت کہ یہودیوں و عیسیویوں
کے کتبِ مقدس منسوخ ہو گئے ہیں سو صرف دروغِ عظیم ہی بمعرفت جسکے ابلیس انکو اور انکے باپ
دادوں کو انکے ارواح کی ہلاکئی ابدی کے لئے فریب دیا ہی کیونکہ اس باب میں صفائی تمام بتلایا گیا
کہ خدا دنیا میں نبی پر نبی بھیجنے سے یہ ارادہ رکھتا تھا کہ آپ نجاتِ فرزند کے باب میں پہنچایا تھا
سو شہادتِ اصلی کو ہر زمانے میں قایم کرے۔ ازین باعث کتابِ مکاشفات میں لکھا ہی کہ شہادتِ

عیسے پیشگوئیوں کی جان ہے۔

اوپر لکھے گئے سو کثرتِ پیشگوئیوں کے خلاف فرقان کے نیچے آنیوالے آیات
جو بصراحت تمام عیسے مسیح کی الوہیت و موت و کفارے کو انکار کرتے ہیں سو ناظر کے روبرو رکھنا
ضرور پڑتا۔ اگر توریت و انجیل کے پیشگوئیاں راست ہوں تو مقامِ تاسف یہی ہی کہ فرقان کی
تعلیم سالِ ہجری سے فرقۂ محمدی کو فریب دیکر دوزخ کی راہ پر لائی ہی بلکہ اب تک وہی حالت
جاری ہی لہذا اُن محمدیوں کو جو اپنے ارواح کی نجات عزیز رکھتے ہیں سو یہ بات نہایت اہم
ہی کہ وے اوپر لکھے گئے پیشگوئیوں کو فرقان کے نیچے آنیوالے آیات سے مقابلہ کرکے انکے
درمیان انفصال کریں کیونکہ ممکن نہیں کہ دونو حقیقی ہوں اور ظاہر ہی کہ سب لوگ جو حقیقتِ
الہ پر ایمان نہ لاتے سو جھوٹ موٹھ پر بھروسا کرکے دوزخی ہو جاتے ہیں۔ پس دیکھا چاہئے کہ اول
مسیح کی الوہیت کے خلاف فرقان کے ۵ سورہ میں لکھا ہی وے کافر ہیں جو کہتے یقیناً خدا فرزند
مریم ہی اُنسے کہہ کون خدا سے اور کچھہ حاصل کر سکتا اگر وہ مسیح فرزندِ مریم اور اُسکی ما اور سب
جو زمین پر ہی سو ہلاک کیا چاہے۔ اُسی سورہ میں دوسری ایک آیت یہہ ہی مسیح فرزندِ مریم سوا

رسول گذر چکے بہت سے رسول اور اُسکی ما عورت راست گو تھی وے

دو کھانا کھاتے تھے۔ انسے کہہ تم سوائے خدا کے وہ جو تمکو نہ نقصان نہ فایدہ پہنچا سکتا پرستش

کرو گے کیا۔ اور ۹ سو میں بھی یوں لکھا ہی یہود کہتے کہ عذرا فرزند خدا ہی اور عیسایان کہتے کہ مسیح

فرزند خدا ہی یہہ اُنکے منہہ میں اُنکی کہاوت ہی۔ وے اگلے زمانے کے بے ایمانوں کی بات کو اختیار کرتے

ہیں خدا اُنکو رد کرے۔ وے کیسا فریفتہ ہیں خدا کے سوائے اپنے اماموں و راہبوں کو اور مسیح فرزند مریم کو

اپنے خداوندان سمجھے گو کہ اُنکو خدائے واحد کی بندگی کرنے کا حکم پہنچا ہی۔ سوا اُسکے دوسرا

کوئی خدا نہیں وہ جو وے اُس سے نسبت کرتے ہیں سو اُس سے دور ہو وے۔ اور ۲ سو میں بھی لکھا

ہی اللہ خدائے واحد ہی اُس سے دور ہو کہ وہ فرزند رکھے۔ فرقان کی ان آیات کے باب میں

ناظر محمدی دیکھا چاہئے کہ پہلے میں کہا گیا کہ مسیح صرف مخلوق ہی جو دوسروں کے سر پر لکھا ہلاک

ہو سکتا۔ دوسرے میں کہا گیا کہ مسیح انسان کو نہ فایدہ نہ نقصان پہنچا سکتا۔ تیسرے میں در باب

مسیح لکھا گیا کہ خدا اُسسے دور رہو وہ جو عیسویان اُسسے نسبت دیتے ہیں اور چوتھے میں صاف

تمام کہا گیا کہ نہ سمجھا جاوے کہ خدا کو فرزند ہو پس مسیح کی اُلوہیت کا اِس سے زیادہ انکار نہ

ہو سکتا۔ اما اگر محمد مسیح کی اُلوہیت کا صاف انکار کرتا ہی تو بدستور اسکی موت کا منکر بھی

ہے ہم نیچے آنیوالی آیت آگے ہی لکھ چکے ہیں لیکن اور ایکبار ناظر کے سامنے رکھنا ضرور پڑتا

چنانچہ فرقان کے ۴ سو میں یوں لکھا ہی وے (یعنے یہود) کہتے ہیں یقیناً ہم عیسے مسیح فرزند مریم

حواری خدا کو قتل کئے ہیں مگر وے اُسکو قتل نہ کئے نہ صلیب پر کھینچے لیکن اُسکی شکل لیکر دوسرا

ایک شخص تھا اور یقیناً وے جو اُسکے باب میں جھگڑا کرتے تھے سو اِس مقدمے میں شک رکھتے بلکہ

اُسکے بابمیں کچھہ اُگہی مُعتبر نہ رکھکر فقط وہمِ مُتشکّی اختیار کئے۔ فی الواقع وے اُسکو قتل نہ کئے مگر خدا اُسکو اپنے پاس اُٹھا لیا اور خدا قادر و دانا ہی۔ یہاں موتِ مسیح کے بابمیں محمّد کا انکار صاف ہی پس بغور لحاظ کیا چاہئے کہ اگر فُرقان بتلانے سے کہا مسیح اُلوہیت نہ رکھتا اور صلیب نہ کھینچا جاتا تو عصیانِ دُنیا کے واسطے کفارۂ عزت بخش نہ ہوتا۔ اگر ناظر بار اُٹھا کر انصاف اُسکو ثابت کرنے کے لئے اِس رسالیکے چوتھے بابمیں لکھی گئی ہی سو حقیقت کو خوب آزمایش کرے تو جلد قایل ہوگا کہ اگر حاملِ عصیان مرتبۂ اُلوہیت نہ رکھتا اور فتوئے شریعت کے موافق نہ مرجاتا تو عصیانِ دُنیا کے واسطے کفارۂ عزت بخش غیر ممکن ہوتا۔ پس ثابت ہو چکا کہ فرقان کہلاتا نُسخۂ توریت و انجیل کے پیشگوئیوں کیتیں انکار کرکے خدا کی نجاتِ اصلی کو جو ازراہِ کفارہ و خون بہتے کے ہی سو بالکل رد کرتا۔ ازیں باعث محمّدیوں کو چاہئے کہ اُس کتاب اور کتبِ مُقدس کے درمیان برآئی تمام انفصال کریں اگر وے بے پروا یا مُتعصّب ہوکر اِس مُقدمے کی دریافت انصاف کے موافق نہ کریں تو کتابِ ثلثۃ الکتب کا ضروری ہی کہ اُنکو اطلاع کرے کہ خدا یقیناً اُنکے اور صلیب پر کھینچا گیا سو مسیح کے درمیان انفصال کریگا۔

اب اُلوہیت و کفارۂ مسیح کے مُقدمہ اہم ہیں سو توریت و انجیل فرقان سے رکھتے ہیں سو تفاوت کو بخوبی تمام ظاہر کر چکے ہیں۔ لہذا اسبابِ فایدہ بخش طور پر اختتام کرنے کے لئے ہم مناسب جانتے کہ فرزندِ خدا کے چند احکام محمّدِ مصطفےٰ سے مقابلہ کرکے اُن کے درمیان کیا فرق ہی سو دکھلاویں مگر اُس مُقدمے کو ناظر کی تامّل کے لئے گذارنے کے آگے چاہئے کہ وہ بارِ ثانی محمّد مسیح کے بابمیں کیا ہی سو اقرارات پر متوجہ ہووے چنانچہ فرقان

ے ۴۲ سو یمیں لکھا ہی فرشتگان کہا ای مریم یقیناً اللہ تعالی تمکو خوشخبری بھیجتا ہی کہ تو کلام
جو خدا سے ہی جنیگی اُسکا نام عیسے مسیح فرزند مریم ہوگا وہ اِس دنیا مین بلکہ عالم بقا مین بھی
معزز ہی اور اُنمیں سے ایک جو اللہ تعالی کے حضور کے نزدیک پہنچتا ہی اُسی جا ۴۹ مین لکھا ہی
خدا اُسکو کتاب اور علم اور توریت و انجیل کھلاویگا اور اُسکو بنی اسرائیل پر اپنا رسول
مقرر کریگا ۱۶۹ سو یمین بھی لکھا ہی یقیناً عیسے مسیح فرزند مریم پیغمبر خدا ہی اور اُسکا کلام جو وہ
شکم مریم مین پہنچا یا اور ایک روح جو اُس سے نکلتا ہی ایسے اقرارات عظیم کے بعد چاہئے
کہ تعلیم محمد تعلیم مسیح کے ساتھ عین موافقت رکھے مگر اُس موافقت کے عوض ہر ایک بات اہم
مین اختلاف کامل پایا جاتا اِس بات کو صاف ثابت کرنے کے لئے ہم نیچے آنیوالے مقدموں مین تعلیم
مسیح کو تعلیم محمد سے مقابلہ کرینگے۔

اول دیکھا چاہئے کہ عقد شادی کے بابمیں انجیل منع کرتی ہی کہ کوئی
شخص ایک بی بی پر دوسری بی بی نہ کرے چنانچہ متی کے ۱۹ باب کی ۳ آیت میں لکھا ہی تب
فریسیاں آزمایش کے لئے اُسکے نزدیک آکر پوچھے کیا روا ہی کہ آدمی ہر ایک سبب سے اپنی جورو
کو طلاق دیوے وہ (مسیح) جواب دیا کیا تم نہ پڑھے ہو کہ وہ جو ابتدا میں اُنکو پیدا کیا سو اُنکو نر اور
مادہ بنایا اور کہا کہ اِس سبب سے مرد اپنے ما باپ کو چھوڑیگا اور اپنی جورو سے ملا رہیگا اور وے
دو نو ایک تن ہونگے ۶ سو واسطے اب وے دو نہین بلکہ ایکہی تن ہین اور جو کچھ کہ خدا جوڑا ہی سو
آدمی اُسکو جدا نکرے اور طیمطیوس کے اکتوب کے ۳ باب کی ۲ آیت میں لکھا ہی ۲ پس چاہئے کہ
کلیسے کا نگہبان بے عیب اور ایک جورو کا شوہر ہووے اُسی باب کے ۱۲ آیت مین لکھا ہی خادمان

کلیسیا ایک جورو کا شوہر ہو ویں۔ فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان چار عورت کو شادی کرنیکی اجازت دیتا ہے چنانچہ ۴ سورہ میں یوں لکھا ہے اگر تم اندیشہ کرتے ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف کے موافق عمل نہ کرو تو ان عورتوں میں سے کہ جن پر تم راضی ہو سو دو یا تین یا چار کو شادی کرو۔

دوم۔ عورتوں کو طلاق دینے کے بابمیں انجیل سوائے زناکاری کے اس عادت کو بالکل منع کرتی ہے چنانچہ متی کے ۵ باب کی ۳۱ آیت میں لکھا ہے یہہ بات کہی گئی ہے کہ جو کوئی اپنی جورو کو طلاق دیوے تو اسکو طلاق نامہ لکھہ دینا لیکن میں (مسیح) تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوائے حرامکاری کے دوسرے کسی سبب سے طلاق دیوے تو اسکو حرام کرواتا اور جو کوئی اس عورت مطلّقہ کو نکاح کرے تو حرام کرتا ہے۔ اور ۱۹ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہے تب وے اس سے (یعنے مسیح سے) کہے کہ پھر موسے نے کسواسطے طلاق نامہ دینے اور اسکو باہر کرنے کا حکم دیا وہ کہا کہ موسے نے تیری سنگدلی کے سبب اپنے جوروؤں کو چھوڑ دینے کی رخصت دیا لیکن ابتدا سے ایسا نہ تھا۔ اور میں تمکو کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی جورو کو سوائے حرامکاری کے کسی سبب طلاق دیوے اور دوسرے کو نکاح کرے تو زنا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس طلاق دی گئی عورت کو نکاح کرے تو وہ بھی زنا کرتا ہے۔ فرزند خدا کی اس تعلیم کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ فرقان اس عادت کو ایک عورت سے تین بار بھی جایز رکھتا۔ چنانچہ ۲ سورہ میں یوں لکھا ہے تم اپنی عورتوں کو دو بار طلاق دے سکتے بعد اسکے انکو اخلاص سے رکھو یا مروّت سے جلا دو۔ اسی جا ئے میں بھی لکھا ہے اگر وہ اسکو تیسرے بار طلاق دیوے تو جب تک کہ وہ دوسرے مرد کو شادی نہ کرے تب تک پھر اسسے حلال نہ ہوگی۔

اما اگر فرقان کے یہ آیات مسیح کی تعلیم کے مقابل ہوں تو محمد اپنے لے پالک بیٹے زید کی مطلقہ جورو کو شادی کر کے اس شادی کو جایز رکھنے کے واسطے لکھا سو یہیں نیچے آنیوالی آیت بے نہایت مختلف ہی چنانچہ فرقان کے ۳۳ سورہ میں لکھا ہی جبکہ زید ✤ نے اسکے باہمیں مقدمیکو ٹھہرایا تھا ہم اسکو تم سے شادی کر دئیے تا کہ مومنوں پر انکے لے پالک بیٹوں کے جوروں کو جب وے انکے باہمیں مقدمہ ٹھہرائے ہیں شادی کرنے سے خطا نہ گنا جاوے بلکہ حکم خدا بجا لایا جاتا ہی خدا پیغمبر کو حلال کیا ہی سو بات سے کوئی اسکو گنہگار ٹھہرانا روا نہیں ہی اگر اس معاملے میں حرکت زید و محمد کو اوپر لکھی گئی سو تعلیم مسیح کے موافق تفصال کریں تو ظاہر ہی کہ زید اپنی عورت بے خطا کو طلاق دینے سے اسکو حرام کروایا اور محمد اس عورت مطلقہ کو شادی کرنے سے حرام کاری بھی کیا اب ہم تم یوں سے یہہ سوال کرتے ہیں کیا یہاں گذاری گئی سو تعلیم مسیح و محمد ایک اصل سے ہو سکتی ظاہر ہی کہ نہیں پس ان دونوں ایک بضرور جھوٹی ہونے کے باعث محمدیوں کی سعادت ابدی کے لئے نہایت اہم ہی کہ وے کونسی ناحق ہی سو ٹھہراویں

سیوم ۔ زناکاری کے گناہ کے باہمیں انجیل کسی حیلے سے ہو اسکو مطلق منع کرتی ہی چنانچہ افسیوں کے ۵ باب کی ۳ آیت میں یوں لکھا ہی مگر زناکاری اور ہر طرحکی ناپاکی اور لالچ کا ذکر بھی تم میں ہو جیسا پاک لوگوں کو مناسب ہی اور کرنتیوں کے مکتوب اول کے ۶ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی زناکاری سے بھاگو ہر ایک گناہ جو آدمی کرتا ہی بدن سے باہر ہی پر وہ جو زناکاری کرتا اپنے بدن کا گنہگار ہی روح القدس کی اس تعلیم پاک کے خلاف

✤ اپنی عورت بے خطا جسے وہ محمد کی خوشنودی کی خاطر ظلم سے طلاق دیا ۔

ہے سو ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن امتِ محمدی کو اپنے ساری لونڈیوں سے اس فعل کو جایز رکھتا چنانچہ ۲۳
سورہ کے شروع میں یوں لکھا ہے اب مومنوں کی خوشحالی ہو گئی ہے جو نماز میں فروتنی سے دعا کرتے
ہیں اور جو بیہودہ گوئی سے باز رہتے اور جو خیرات کرتے اور جو اپنے جوروؤں کے سوا اور ہر ایک
عورت سے ہمبستر نہ ہوتے ہیں یا اسیران جو وے اپنے دہنے ہاتھ سے تصرف کئے ہیں کیونکہ انکے
باب میں وے بے خطا ہونگے ۔

چہارم بدخصلتِ قصاص کے بیان میں انجیل اسکا عمل بالکل منع کر کے مسیح کے ایماندار لوگ
کو حکم پہنچاتی کہ وے صرف ظلم اٹھا کر صبر نہ کریں بلکہ اپنے ستانیوالوں کے حق میں دعا مانگیں چنانچہ متی
کے ۵ باب کی ۴۴-۴۳ آیت میں یوں لکھا ہے تم سنے ہو جو کہا گیا ہے کہ اپنے پڑوسی سے دوستی اور اپنے
دشمن سے عداوت رکھ لیکن میں مسیح تم سے کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو اور جو تم پر لعنت
کرے سو انکے واسطے برکت چاہو اور جو تم سے دشمنی کرے سو اس سے نیکی کرو اور انکے لئے جو تمکو ستاتے
اور دکھ دیتے ہیں دعا کرو۔ اسواسطے کہ تم آسمان پر جو ہے سو اپنے باپ کے فرزند ہووے کیونکہ وہ آفتاب کو بدوں
اور نیکوں پر طلوع کرتا ہے اور عادلوں اور ظالموں پر مینہ برساتا ہے ۔ اور رومیوں کے ۱۲ باب کی
۱۹ آیت میں لکھا ہے اے عزیزو اپنا انتقام مت لو بلکہ دوسرے کے غصے کو راہ دو کیونکہ یہہ لکھا ہے
انتقام لینا میرا کام ہے میں بدلا لیونگا خداوند کہتا ہے پس اگر تیرا دشمن بھوکھا ہو اسے کھلا اگر پیاسا ہو
اسے پلا کیونکہ یہہ کرکے تو اسکے سر پر آگ کے انگاروں کا تودہ کریگا۔ بدی کا مغلوب مت ہو بلکہ نیکی سے
بدی پر غالب ہو۔ مسیح کے ان احکامِ بردبار کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن انتقام لینا جایز رکھتا
چنانچہ ۲ سورہ میں یوں لکھا ہے ان لوگوں کو جو کافروں سے ہتیار باندھتے سو اجازت دی گئی ہے کیونکہ وے

ان سب بے انصافی سے ستائے گئے ہیں اور خدا یقیناً انکی مدد کر سکتا جو انکے مکانوں سے مضرت اٹھا کر نکالے
گئے ہیں صرف اس سبب سے کہ وے کہتے کہ ہمارا خداوند خدا ہی۔ اسی سورہ میں لکھا ہی جو کوئی اپنے کو پہنچی
سو مضرت کے واسطے برابر قصاص لیکر بعد ازاں بے انصافی سے سلوک کیا جاوے تو یقیناً خدا اسکو
مدد کریگا کیونکہ خدا رحیم و معاف کرنے تیار ہے

پنجم۔ خدا کی حقیقت سے برگشتہ ہوتے ہیں سو لوگ کے سلوک کے

بابمیں انجیل اُنپر زبردستی کرنا بالکل روا نہ رکھکر بحلم و صبر تمام تعلیم دینے کا حکم کرتی۔ چنانچہ متی کے
۱۰ باب کی ۱۶ آیت میں لکھا ہی دیکھو میں تمکو بکروں کی مانند لانڈگوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں اسلئے تم
سانپ سا ہوشیار اور کبوتر سا غیر مضر ہو۔ اور طیمطیوس کے مکتوب دوم کے ۲ باب کی ۲۴ آیت میں
لکھا ہی مناسب نہیں کہ خداوند کا بندہ قضیہ کرے مگر سب سے ملنے والا اور سکھلانے پر مستعد و بردشت
کرنیوالا ہووے۔ اور انہیں جو مقابلہ کرتے ہیں فروتنی سے تعلیم دے کہ شاید خدا انھیں توبہ بخشے تا کہ وے
کلام حق کو قبول کریں اور وے جو شیطان کی مرضی کے مطابق گرفتار کئے گئے ہیں اپنے تئیں اسکے پھندے
سے چھڑاویں۔ ان لوگ کے بابمیں جو انجیل سے برگشتہ ہوتے ہیں مسیح کا حکم یہ بردباری ہی مگر ان لوگ
کے حق میں جو فرقان کے دعوے کو حقیر جانتے ہیں محمد جہاد کرنے اور جان سے مار ڈالنے کا حکم کرتا ہی چنانچہ
فرقان کے ۴ سورہ میں یوں لکھا ہی خدا کے مذہب کے واسطے ان کو جہاد کرنے دو جو اس زندگی کو عوض نہ جانکر
عالم بقا کی حیات پر اسکو فدا کرتے ہیں کیونکہ جو کوئی مذہب خدا کے واسطے جہاد کرتا خواہ وہ قتل ہو
یا فتحمند ہو ہم یقیناً اسکو بڑا ثواب دینگے۔ اور تمکو کیا ہو گیا کہ خدا کے مذہب راست کے واسطے بلکہ ان مرد
و عورتوں و بچوں میں ضعیف ہیں سو لوگ کے بچاؤ کی خاطر جہاد نہیں کرتے ہو۔ جو کہتے ای خداوند اس شہر سے

جس کے باشندے شریر ہیں سو ہمکو مخلصی دیوے تیرے پاس سے ہمکو ایک محافظ و بچانیوالا عطا کر دیوے جو
ایمان لاتے مذہب خدا کے واسطے جہاد کرتے لیکن وے جو ایمان نہ لاتے طاغوت کے دین کے واسطے لڑتے ہیں
پس ابلیس کے دوستوں سے جہاد کرو کیونکہ مکر ابلیس کمزور ہے۔ اور ۸ سویں بھی لکھا ہی ای پیغمبر
ایمان والوں کو جہاد کرنے ترغیب دے۔ اور ۹ سویں بھی لکھا ہی ای پیغمبر کافروں و بدکاروں سے جہاد
کرو بلکہ انکے ساتھ درشتی سے پیش آؤ۔ فرقان کے او بہت سے مقاموں میں وہی حکم بے رحم شہہ
پاک خدا کے فرض کے سر یکھا قایم ہوا۔

ششم۔ اُن لوگ کے بابیں جو الوہیت مسیح کو قبول کر اُسکے کفارے پر ایمان
لانے سے راستباز ٹھہرتے ہیں سو انجیل دکھلاتی کہ وے خدا کے لے پالک بچے بنکر عالم بقا میں اُسکے حضور
بادشاہوں و اماموں کے مرتبے سے ابدالاباد سرفراز ہوتے ہیں۔ چنانچہ یوحنا کے ۱۶ باب کی ۲۷ آیت
میں یوں لکھا ہی کیونکہ باپ آپ ہی تمکو پیار کرتا ہی اس واسطے کہ تم مجھے پیار کئے اور ایمان لائے ہو کہ میں
خدا سے نکلکر آیا ہوں میں باپ سے نکلکر دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔
اور بھی گلاتیوں کے ۳ باب کی ۲۶ آیت میں لکھا ہی تم سب کے سب عیسےٰ مسیح پر ایمان لانے سے خدا
کے فرزند ہو۔ اور کتاب مکاشفات کے ۱ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہی اُسکی طرف سے جو ہی
اور تھا اور آنیوالا ہی اور سات روحوں کی طرف سے جو اُسکے تخت کے سامنے ہیں اور عیسےٰ
مسیح کی طرف سے جو گواہ وفادار اور پہلا اُنمیں جو مرکے جی اُٹھے اور شاہان زمین کا سلطان ہی فضل
و آرام تمھارے لئے ہی۔ اُسکے لئے جو ہمکو پیار کیا او اپنے لہو سے ہمارے گناہ دھونیوالا اور ہمکو
اور اپنے باپ خدا کے امام بنایا سو ابدالاباد جلال اور حکومت ہووے آمین۔ روح القدس کے اُن کلمات پر

فضل کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ محمدؐ باوازِ بلند مسیح کے ایماندار لوگوں کو طعن کر کے کافر ان ٹھہراتا ہے
چنانچہ فرقان کے ۵ سورہ میں یوں لکھا ہے وے یقیناً کافر ہیں جو کہتے کہ خدا مسیح فرزندِ مریم ہے کیونکہ
مسیح کہا اے بنی اسرائیل خدا کی بندگی کرو کہ وہ میرا اور تیرا خداوند ہے اور اسی سورہ میں لکھا ہے
وے کافر ہیں جو کہتے یقیناً خدا مسیح فرزندِ مریم ہے۔ اُن سے کہہ کہ کون خدا سے اور کچھ حاصل کر سکتا
اگر وہ مسیح فرزندِ مریم اور اسکی ماں اور رہتے زمین پر ہیں سو سبھوں کو ہلاک کیا چاہے۔

ہفتم گنہگاروں کو راستباز ٹھہرانے کے لیے مقرر کیا
گیا ہے سو واسطے کے باب میں انجیل دکھلاتی کہ فقط وے جو بدل و جان فرزند پر ایمان لاتے ہیں سو
عفوِ عصیان پاکر پدر کے پاس راستباز ٹھہر سکتے چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی ۳۶ آیت میں لکھا ہے
وے جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے سو ہمیشہ کی حیات اسکی ہے اور وہ جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا سو حیات کو
نہیں دیکھیگا بلکہ خدا کا غضب اُس پر رہتا ہے۔ اور مرقس کے ۱۶ باب کی ۱۵ آیت میں لکھا ہے
اُنکو کہا کہ تم ساری جہان میں جاکر تمام خلق اللہ کو انجیل کی منادی کرو وہ جو ایمان لاتا اور
اصطباغ لیتا سو نجات پاویگا اور وہ جو ایمان نہیں لاتا سو دوزخی ہو جائیگا۔ اور کتابِ
اعمال کے ۴ باب کی ۱۲ آیت میں بھی لکھا ہے کسی دوسرے میں سلامتی نہیں ہے کہ آسمان کے تلے
ایسا اور دوسرا نام آدمیوں میں نہیں بخشا گیا جس سے ہم نجات پا سکیں۔ نجات کی راہِ مقرری
کے باب میں اُن سارے اظہارہائے سنجیدہ کے خلاف محمدؐ علانیہ مشہور کرتا کہ نجاتِ انسان کفارہ مسیح
سے نسبت نہ رکھکر صرف اپنے پر ایمان لانے سے ہے چنانچہ فرقان کے ۳ سورہ میں یوں لکھا ہے
کہہ اگر تم خدا کو عزیز جانتے ہو تو میری پیروی کرو تب خدا تم سے محبت رکھکر تمھارے گناہوں

کو بخشیگا کیونکہ خدا رحیم و کریم ہی یہہ خدا کی اور اُسکے رسول کی فرمانبرداری کرو اگر تم برگشتہ ہو تو یقیناً خدا بے ایمانوں کو عزیز نہیں رکھتا۔ اِسی مقدمے پر اور بہت سے آیات فرقان میں موجود ہیں

ہشتم۔ نعمتِ نبوت کے ختم کے باب میں انجیل صاف صاف دکھلاتی کہ کتابِ مکاشفات کے وسیلے سے خدا کے وحیاں سب کامل ہونے کے باعث لعنت مہیب اُس شخص پر ہووے جو آئندہ گستاخی سے کتبِ مقدس میں افزایش کرے۔ چنانچہ کتابِ مکاشفات کے ۲۲ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی میں ہر ایک شخص کے لئے جو اِس کتاب کے نبوت کے باتوں کو سنتا ہی یہہ گواہی دیتا ہوں کہ اگر کوئی ان باتوں میں کچھ زیادہ کرے تو خدا اُن بلاؤں کو جو اِس کتاب میں لکھے ہوے ہیں اُسکے لئے زیادہ کریگا اور اگر کوئی اِس نبوت کی کتاب کے باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو خدا اُسے کتابِ حیات اور شہرِ مقدس اور اِس کتاب میں لکھے ہیں سو باتوں کی شرکت سے نکال ڈالیگا۔ اِن لفظوں کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ محمد کتابِ فرقان سے کتبِ مقدس میں افزایش کرنے کی کوشش کرتا بلکہ اُس کتاب کے بابوں میں جھوٹھی قسم کھا کر کہتا کہ خدا کی وحی حقیقی ہی چنانچہ ۵۶ سورہ میں یوں لکھا ہی علاوہ میں غروبِ ستارگوں سے قسم کھاتا ہوں اور یقیناً اگر تم اُسکو پہچانتے بڑی قسم ہی کہ یہہ فرقان مجید ہی جسکا اصل کتابِ غیب میں موجود ہی سوا پاک لوگ کے دوسرا کوئی اُسکو نہ چھیگا وہ خداوندِ خلایق کی وحی ہی اور ۶۹ سورہ میں بھی لکھا ہی میں اُسپر جو ظاہر و غایب ہی قسم کھاتا ہوں کہ یہہ شاعر کا کلام نہیں بلکہ رسولِ معتبر کا ہی تم کتنا کم ایمان کرتے ہو نہ کلامِ کاہن ہی تم کتنا کم نصیحت لیتے ہو۔ وہ خداوندِ خلایق کی وحی ہی

نہم۔ خدا کے نجات پائے ہوے لوگ بہشت میں حاصل کرنے دیتے ہیں

خوشحالی کے باب میں انجیل ظاہر کرتی کہ نفسانی نہیں بلکہ روحانی ہی ازین باعث باشاہت سماوی
میں بیاہ کرتے نہ بیاہ میں دیئے جاتے ہیں چنانچہ متی کے ۲۲ باب کی ۲۹ آیت میں لکھا ہی عیسی نے انکو
جواب دیا کہ تم کتاب کی معنی اور خدا کی قدرت کو نہیں سمجھکر گمراہ ہوتے ہو کیونکہ قیامت میں
لوگ نہ بیاہ کرتے ہیں نہ بیاہ میں دیئے جاتے ہیں بلکہ آسمان پر ہیں سو فرشتگان الہ کی مانند رہتے ہیں اس تعلیم
معتبر کے خلاف محمد پیران فرقان کو آسمان میں اکہی بیاہ بلکہ کثرت بیاہ کا وعدہ کرتا چنانچہ
فرقان کے ۳ سورہ میں یوں لکھا ہی کہہ کیا میں تمکو اس سے بھی اچھے نعمتیں بتاوں انکے واسطے جو خدا ترس
ہیں انکے خداوند کے ساتھ باغات جن میں نہریں بہتے تیار ہیں وہاں وے ابدالاباد رہینگے اور انکی بیویاں
رہینگی پاک ہیں عیش کرینگے اور خدا کی مہربانی پاوینگے اور ۴۴ سورہ میں بھی یوں لکھا ہی لیکن
وے جو نیک ہیں مقام محفوظ میں باغوں چشموں کے درمیان ہاکر رہینگے انکو ریشمی وستینی کپڑے پہناوینگے
اور باہم یکدیگر روبرو بیٹھینگے ایسا ہوگا بلکہ ہم انکو بڑے بڑے سیاہ چشم نازنینوں سے شادی کرینگے اور
۵۶ سورہ میں بھی لکھا ہی یقینا ہم نازنینان بہشت کو قدرت عجیب سے پیدا کئے ہیں اور انکو باکرہ
اپنے مردوں کے پیارے بلکہ انکے ہم عمر بنائے ہیں تا کہ دہنے ہاتھ کے مصاحبوں کی خوشنودی ہووے

دوم ان اشخاص کے باب میں جو عہد مسیح کے بعد نعمت نبوت
کا دعوی کریں سو انجیل دکھلاتی کہ وے سب کے سب نبی ناحق ہیں ازین باعث عیسویوں کو حکم ہوا کہ نہ
انکی باتوں کو مان لیں نہ انکی پیروی کریں چنانچہ متی کے ۲۴ باب کی ۲۳ آیت میں یوں لکھا ہی اسوقت اگر
کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح اس جائے یا اس جائے ہیں تو باور مت کرو کیونکہ بہت سے جھوٹے مسیح
اور پیغمبران ظاہر ہونگے اور ایسے بڑے معجزے اور کرامات بتاوینگے کہ اگر ممکن ہو تو مقبول لوگ کو بھی

گمراہ کرینگے خبردار ہیں آگے اسکی خبر دیا ہوں پس اگر لوگ تمکو کہیں کہ دیکھو وہ جنگل میں ہی تو باہر مت جاؤ
یا کہ دیکھو خلوت سرا میں ہی تو باور مت کرو۔ فرزندِ خدا کی اِس تاکیدِ مخصوص کے باوجود محمد نے گستاخی
تمام کہتا کہ مسیح فی الحقیقت میری آمد و نبوت کے بابمیں پیشگوئی کیا تھا چنانچہ فرقان کے ۶۱ سورہ میں
یوں لکھا ہی اور جب عیسے فرزند مریم کہا اے بنی اسرائیل یقیناً میں تمکو خدا سے بھیجا ہوا رسول
ہوں اور میرے آگے دی گئی کتاب توریت کو قایم کرتا بلکہ احمد نام میرے پیچھے آنیوالے رسول کے بابمیں خوشخبری
لاتا ہوں ؎

تعلیم محمد تعلیم مسیح سے کسقدر تفاوت رکھتی ہی سو بتلا کر اپنی شہادت کے اِس حصے کو
بند کرنے کے آگے فرقان کی اور ایک آیت کو ناظر کے روبرو رکھنا ضرور تہا۔ وہ مسیح کے مذہب
پاک سے ایسا مختلف ہی کہ خود محمد یا ان تابعین کے بالکل غیر ممکن تھا کہ مسیح اسکے مصنف کے بابمیں
پیشگوئی کرکر اسکو خدا کا پیغمبر مشہور کرے۔ چنانچہ فرقان کے ۳۳ سورہ میں لکھا ہی اے رسول
ہم تیرے جوروان جنکو تو انکا مہر دے چکا تجھپر جایز رکھے اور خدا تجھے عنایت کیا سو غنیمت سے بھی
سارے لونڈیاں جو تیرا سیدھا ہاتھ تصرف کرتا ہی اور تیرے ممیرے اور چچیرے بہناں اور تیرے
پھوپھیرے و خلیرے بہناں جو تیرے ساتھ شہرِ مکہ سے بھاگے بلکہ دوسری کوئی عورت معتقد اگر
وہ اپنے تئیں پیغمبر کو دیوے بشرطیکہ پیغمبر اسکو بیاہ کیا چاہے یہہ نعمت مخصوص ہی جو دوسرے
مومنوں سے بڑھکر تجھے عطا کی گئی ہی۔ ہم انکو انکے جوروؤں کے حق میں بلکہ وے اپنے داہنے
ہاتھ سے تصرف کئے سو لونڈیوں کے بابمیں کیا مقرر کئے ہیں سو ہم جانتے۔ مبادا کہ تجھے عطا کی
گئی سو نعمت پر عمل کرنے سے تجھپر گناہ نہ گنا جاوے کیونکہ خدا رحیم و کریم ہی ؎ اگر نبی عرب کے خلاف

اِس آیت ناپاک کے سوا اور کچھ نہ ہوتا تو بہ یقینی تمام ثابت کر لیگی کہ اُسکے مذہب اور مذہب عیسے
مسیح کے درمیان کچھ بھی نسبت نہ ہو سکتی بلکہ فرقان کے ۶۱ سویں ہی سے دعوی کہ مسیح احمد نام
سے اُسکے بابمیں پیشگوئی کیا سو سراسر جھوٹھ ہی۔ کوئی شخص فرزند خدا کے مذہب پاک سے واقف ہو کر
اوپر لکھی گئی سو آیت کو ملاحظہ کرے دے سے ترت معلوم کریگا کہ اُسمیں محمد مصطفی اپنے تیں صرف نمونہ
شبہہ نہیں ٹھہراتا بلکہ ایزد تعالی کی پاکی و راستی کے خلاف بیہودہ گستاخ بھی ثابت کرتا ہی

اختتام میں ناظر ہوشیار جو بار اُٹھا کر اِس بابمیں لکھے گئے سو
پیشگوئیوں و سچوٹیوں کو خوب دریافت کریگا سو البتہ تاڑ لیگا کہ جتنا دِن رات سے فرق رکھتا
دنیا ہی تورئیت و انجیل کے مسایل فرقان کے آئین سے اختلاف رکھتے ہیں پس واضح ہی کہ ان
دو قسم کے کتب ایک اصل سے شہرت نہ پاے بلکہ یہ ظاہر و باہر بھی ہی کہ ان دونوں نجات روح کے
واسطے فایدہ بخش نہ ہو سکتے۔ اگر انصاف اِلہ تورئیت و انجیل گواہی دے موافق نجات انسان
کے لئے شریعت کو کفارہ عزت بخش طلب کرتی تھی تو یقین ہی کہ محمدیان سب کے سب دوزخی ہو جاتے
کیونکہ وے اسی مقدمے میں خدا سے ٹھہرایا گیا ہی سو کفارہ واحد کی حقارت کرتے ہیں برعکس
اِسکے اگر سچ ہی کہ کفارۂ عصیان کے بغیر انسان بچا جا سکتے تو اُسکا نتیجہ یہی ہی کہ کتب موسوی و زبور
و کتب انبیا و انجیل سب کے سب جھوٹھے ہیں محمدیوں کو جو ابدار و کے سیکھا جنکو تھوڑے
عرصے میں خدا کے سامھنے حضور میں جواب دینا پڑیگا سو نہایت اہم ہی کہ وے اِس مقدمے کو خوب دریافت کر کے
فیصلۂ راست پر آویں اِس رسالے کے شروع میں ٹھہرایا گیا ہی سو سوال اصلی کی طرف ہم
رجوع ہو کر ہم بجرأت تمام کہتے کہ یہاں موجود ہیں سو دو قسم کے کتب میں کونسی باطل بلکہ نجات کے

مُقدمہ ۲ جسمیں کونسی خدا کا رہبر کامل ہے

اِس سوال کو بار ثانی ناظر کے روبرو رکھنے میں اُسکو بمروّت تمام یاد دلاتے کہ یہاں اُسکے غور و تامل کے لئے گذارا گیا سو مقدمہ ملکہ نہیں بلکہ بے نہایت اہم ہے کیونکہ ظاہر و باہر ہے کہ کتب جو بالکل یکدیگر مختلف ہیں سب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور یقین ہے کہ کل خلایق جو خدا کے کلام پر ایمان نہ لاتے سو دوزخی ہو جاینگے۔ ازین باعث ہم محمدیوں سے مجوز ہو کر کہتے کہ اُنکے لئے نہایت اہم ہے کہ وے اُن کتب کو جو فرزندِ خدا کے کفارے کو دکھلاتے اُس کتاب سے جو اُسکو انکار کرتی سو مقابلہ کر کے اُنکے درمیان برستی تمام انفصال فرمادیں کیونکہ لکھا گیا کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے جسمیں اللہ تعالیٰ اپنے کلامِ الہامی کے موافق باشندگانِ جہاں کی عدالت کریگا۔

مقدمہ ۳ کفارے کی دریافت کرنے میں ہر ایک متلاشی یاد رکھا چاہئے کہ کفارہ دینے اور قرض ادا کرنیکے درمیان تھوڑا سا فرق ہے چنانچہ قرض ادا کرنے میں اُس قرض کے اصلی مبلغ کے برابر پس ادا دینا ضرور پڑتا مگر کفارے کا بندوبست کچھ ایک چیز کو جسکا بہا دعویٰ کی گئی سو چیز کی قیمت سے خواہ برابر یا بڑھکر ہو پہنچانے سے کامل ہو جاتا ہے مثلاً اگر کوئی شخص دوسرے کی خاطر سو روپے کا قرضدار ہو گیا تھی قرضخواہ کو بشرطیکہ وہ راضی ہو قطعہ زمین جسکا بہا تین سو روپے ہو سپرد کرے تو وہ اُس قرضدار کے واسطے کفارہ کرتا۔ اِسیطرح مقدمۂ نجات میں موتِ مسیح کل خلایق کی تباہی کے عوض قبول ہوئی ہے کیونکہ اُسی سے شریعت کی بزرگی شریعت بلا تغیر و لا شکست کے برقرار رکھا صرف قایم کی جاتی نہیں بلکہ بے نہایت عزت و شرف پاتی

چھٹواں باب

خدا نجات کے مقدمۂ اہم میں بنی آدم کی ہدایت کے لئے افشا کیا ہی سو مسایل کے بیان و ثبوت میں۔

اب ہم بوفاداری تمام فرزندِ خدا کی نجات کے بابمیں موجود ہیں پیشگوئیاں توریت و انجیل کو اپنے برادرانِ محمدی کے سامھنے رکھہ چکے ہیں۔ اُن پیشگوئیوں کے مضامین کے بابمیں اسقدر تمام کہا جا سکتا کہ گروہِ محمدیان ابتک اُن سے بالکل انجان بلکہ اوقات بسری کی ہی۔ علاوہ اُس فرقہ کی انجانیت ایسی عام ہی کہ شاید اُن میں کوئی ایک بھی نہ پایا جا سکتا جو جانتا کہ ایسے حقیقتاں دُنیا میں تھے۔ گو کہ یہاں لکھہ چکے پیشگوئیاں اور دوسرے بہت سے جو بہ سبب جگہ نہونے کے ہم یہاں داخل نہ کر سکے تو صدہا بلکہ ہزارہا سال سے کُتبِ عتیق میں نظر آئے تھے تو بھی محمدیاں اُنکی طرف کبھی مُتوجہ نہوئے ہیں و زعمِ فاسد بمعرفت جسکے محمد مصطفے اُنکے باپ دادوں کو فریب دیا کہ فقط مُعتقدانِ فُرقانِ خدا کے پاس مقبول ہیں۔ سو کُل فرقۂ محمدی میں توریت و انجیل کی ایسی بڑی حقارت پیدا کیا ہی کہ گرچہ وے اُن

کتب کی الہامیت کو اقرار کرتے ہیں تاہم اُنکے مضمون کی بابت سمجھتے کہ اپنے غور و تامل کے لایق نہیں ہی
محمدیوں کی یہہ نادانستگی و مغروری سوا ے ابلیس کے جو سالِ ہجری سے بمعرفت اُسکے ارواحِ بے
شمار کو راہِ دوزخ پر لایا ہی سو دوسرے کسیکے کام نہیں آتی جنباکہ عیسے مسیح خود کہا ہی اسلئے
میں نے تم سے کہا کہ تم اپنے گناہوں میں مرجاؤگے کیونکہ اگر تم ایمان نہ لانے ہو کہ میں وہی ہوں تم اپنے گناہوں
میں مرجاؤگے۔ اب بمعرفتِ رسالۂ ثلثۃ الکتب کے محمدیوں کی انکھوں سے برقعہ اُٹھایا گیا ہی آیندہ
وہ شخص جو اِس رسالے میں خبر داری تمام تحریر کیگئی ہیں پیشگوئیوں کے برعکس خدا فرزندِ خدا کی
حقارت کر یگا سو اپنے بزرگوں سے یہہ گناہ بڑہکر رکھیگا کہ وہ باوجود شہادتِ معتبر و معقول
کے نجاتِ اصلی الہٰی کی بشارت سے برگشتہ ہوکے ضلالت و مکرِ انسان کو اختیار کیا ہی۔

ہم بابِ سابق میں محمد مصطفٰے خود قبول نہما شو شہادتِ
معتبر کے موافق فرزندِ خدا کی الوہیت و جسمیت و موت و کفارے کو ثابت کرچکے ہیں اب بنسبت
کفارہ ضروری کہ ہم کلام الہامی میں افشا ہوئے ہیں سوال یا نجات کو ہمارے ناظرِ محمدیہ کے روبرو
رکھیں۔ اُن مسایل کے بیان کرنے میں جتنا ہم ہوسکے اتنا ہی اختصار و صفائی سے لکھینگے چنانچہ وے
نیچے آنیوالے سات مقالے کے موافق علے حسبِ ترتیب لکھے جاتے ہیں

۱۔ تثلیثِ خدا۔ یعنے ایزدِ تعالےٰ وجودِ ثلثۃ لاحد ہی۔

۲۔ گناہِ اصلی آدم۔ بلکہ ارواحِ بنی آدم پر اُسکے تاثیراتِ نفسی و زبون۔

۳۔ لاچاریٔ بنی آدم۔ یعنے غیر امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے کفارہ دیویں یا اپنے دل کو
گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں

۴۔ کفارۂ مسیح تاکہ شریعت بےعزتی سے محفوظ رہنے کے باعث بنی آدم اُسکے فتوے سے مخلصی
پاسکیں

۵۔ نیا جنم یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواحِ بنی آدم تازہ کیا جانا کہ وے توبہ کرکے مسیح
پر ایمان لاویں

۶۔ نعماتِ ایمان مسیح یعنے گنہگار کے عوض خدا کے پاس راستباز ٹھہرنا بلکہ بقدرتِ روح القدس گناہ
کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا۔

۷۔ قضائے الٰہی دربابِ کلیسیہ کہ روئے زمین پر مسیح کی فوج روحانی ہووے بلکہ بادشاہتِ آسمان
میں شرکائے دلہن کے مرتبے سے ابدالآباد سرفرازی پاوے۔

۱۔ تثلیثِ خدا یعنے ایزدِ تعالیٰ وجودِ ثلثۃ الاحد ہی

توریت و انجیل کا یہہ مسئلہ اصلی بتلاتا کہ خدا ایک روح ہے بے محدود و ابدی [illegible]
قادر دانا بینا حاضر و ناظر سوائے خدائے واحد و لاشریک کے دوسرا کوئی خدا نہیں ہے مگر کتبِ
مقدس کہلاتی ہیں کہ کنہ الٰہی میں تین ذاتِ بزرگ موجود ہیں یعنے پدر و فرزند و روح القدس
اور تینوں اُسی کنہ سے ہو کر فی الحقیقت ایک ہیں لہذا تین خدا نہیں مگر ایک ہی خدا ہے علاوہ تثلیث در
وحدت اور وحدت در تثلیث ازل سے خدا تعالیٰ کا طرحِ وجود ہے پس صفاتِ الٰہی کبھی وحدت
بدونِ تثلیث یا تثلیث بدون وحدت نہیں ہیں مگر ہمیشہ وجودِ ثلثۃ الاحد تھی ازیں باعث عیسوی خدائے
لایزال کو براستی تمام ایزدِ ثلثۃ الاحد کہلاتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے اِس رازِ وجود کے باب میں توریت و انجیل کچھ بیان کرنے نہ فیصلہ

کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ بھید فہمِ مخلوق کے باہر ہے بلکہ مخلوق ناچیز ایسے مقدمے میں دخل دینا بالکل غیر مناسب
ہے از بسکہ عیسوی باوجود اِس راز کو کھولنے کی قدرت نہ رکھنے میں سو کبھی فخر نہیں کرتے بلکہ ایسی
گستاخی سے دم بھی نہیں مارتے۔ اسکے بابت میں فقط اتنا ہی جانتے اور کہتے ہیں کہ خدا اسکو اپنے کلام میں
افشا کر چکا ہے لہذا بضرور حق ہوتا اگر کوئی محمدی تصور کرے کہ عیسوی اِس راز کو مفصل بیان
کرنے کی قدرت نہ رکھنے سے آپ اپنی فضیلت رکھتا تو اسکو معلوم ہووے کہ اگر وہ خداتعالےٰ کی قیام
بالذات پر لحاظ کرے تو خود بھی حیص بیص میں گرفتار ہوگا۔ اگر عیسوی راز تثلیث کو تفصیلوار
بیان کر نہیں سکا ہے تو بدستور محمدی بھی راز قیام بالذات کو کھولنے کی طاقت نہیں رکھتا
الغرض آدمی اپنے وجود انسانی کے راز کے بابت میں کچھ نہیں جانتا پس خداتعالیٰ کی ذات بزرگ کا
بھید کیسا معلوم کر سکے وہ اپنی ذات میں حیاتِ جسمانی و روح حیوانی و نفسِ ناطقہ کس طرح
مرکب ہو کر آپس میں دلسوزی کرتے ہیں سو بیان نہیں کر سکتا پس خداتعالیٰ کی ذات بے حد و بیکراں کیونکر
ظاہر کر سکے۔ لہذا ہر ایک محمدی جاننا چاہئے کہ اِس مقدمے میں وہ عیسوی پر کچھ بھی فضیلت نہیں رکھتا
کیونکہ جیسا عیسوی رازِ تثلیث کا بیان نہیں کر سکتا ویسا ہی محمدی بھی رازِ قیام بالذات کو کھولنے
کی قدرت نہیں رکھتا پس اِن ہر دو باتوں میں صرف اتنا ہی کہا جا سکتا کہ خدا ایسے اوصاف ہونے کے

باعث بضرورِ حق ہووے

اما گو کہ رازِ فرزندگی کا بیان آدمی سے نہیں ہو سکتا تاہم اسکی دلیل غیر ممکن
نہیں ہے۔ اگر ناظرِ محمدی اسکا ثبوت طلب کرے تو ہم یقینی تمام جواب دیتے ہیں کہ باب سابق میں لکھی
گئی سو ہر ایک پیشگوئی اسکی دلیل لا رہی ہے کیونکہ پیشگوئیاں بتلاتے کہ یہ اپنے فرزند کو کارِ کفارے

یہ مقرر کرنے سے اصل نجات ٹھہرا اور فرزند جسمدار یعنے اور قربانی کیا جانے اور کفارہ دینے سے نجات
کا سرانجام کرنیوالا ہوا ہی سوا اسکے کتب مقدس اکثر آیات میں بتلاتے کہ روح القدس صرف کل کائنات
کا قایم کرنے والا او مخلوق کا چلانے والا نہیں بلکہ رازِ الوہیت خدا کا دریافت کرنے والا بھی ہی جسکے
صفات مثل ذات الہ سے ہیں چنانچہ قرنتیوں کے مکتوب اول کے ۲ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہی کہ روح
سب چیزوں کو بلکہ بحر الوہیت کے عمق کو بھی مسافت کرتا ہی کیونکہ آدمی میں ہی سو روح
کے سوا کون اسکے احوال کو جانتا اسیطرح خدا کی روح کے بجز کوئی بھی خدا کا احوال نہیں جانتا
اگر افزودہ شہادت مطلوب ہو تو انجیل میں ہر طرح کی گواہی کے موافق موجود ہی لیکن
یہاں ہم تین امثال پر اکتفا کرینگے چنانچہ متی کے ۲۸ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی تب مسیح انکے
پاس آکر انسے باتیں کرکے کہا کہ آسمان اور زمین میں تمام حکومت مجھے بخشی گئی ہی اسلئے تم جاکر
سب قوموں کو مرید کرکے پدر و فرزند و روح القدس کے نام سے اصطباغ دیو۔ اور قرنتیوں
کے دوسرے مکتوب کے ۱۳ باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہی ہمارے خداوند عیسے مسیح کا فضل اور
خدا کی محبت اور روح القدس کی مصاحبت تم سبھوں کے ساتھ ہووے آمین۔ اور یوحنا کے
مکتوب اول کے ۵ باب کی ۷ آیت میں بھی لکھا ہی تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں یعنے باپ
و کلام و روح القدس اور یہ تینوں ایک ہیں

۲۔ گناہِ اصلی آدم بلکہ ارواح بنی آدم پر اسکے تاثیرات نفسی وغیرہ ہوں۔

توریت و انجیل کا یہ مسئلہ اہم بتلاتا کہ پہلا آدمی یعنے آدم حکمِ معبود کے برعکس
منع کیا گیا سو پھل کو کھاکے اپنے تئیں حالتِ ناپاکی قلب و بلائے موت جسمانی و فتور شریعت

یعنے عذابِ ابدی دوزخ میں گرفتار کیا۔ اولاً انسان کے جدِ اعلیٰ کی نا پاکی قلب کے بابمیں ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ آدم گناہ کرتے ہی صرف مشابہت الہ یعنے وہ پاکی و راستی اصلی جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا نہیں کھو دیا بلکہ ابلیس کے ترغیب و فریب میں گرفتار ہوکر اپنے دل کے ہر ایک خیال و خواہش میں ناپاک ہوگیا۔ پس اُسکی پاکی اصلی و راستی نہ رہنے کے باعث آئندہ وہ خدائے پاک کی قربت سے کچھ خوشی حاصل نہ کر سکتا۔ کیونکہ اُسکا دل نفسی و ناپاک خدا کی پاکی سے نفرت کرکے بصداقت اُسکی پرستش کرنے بلکہ اُس سے گرم محبت رکھنے میں بالکل قاصر ہوگیا تھا۔ اگر صاف پوچھے تو آدم نافرمانی کرنے سے راغبِ عصیان بنکر خدائے پاک کا عدو ہوگیا تھا۔ اُس سے مُراد یہی ہے کہ اُسکا دل نجس خواہشاتِ نفسانی و شوقِ عصیان سے معمور ہوکے فرمانِ معبود کے برعکس ضد اپنے شوق و ذوق کے موافق عمل کیا کرتا۔ ایسا ہوا کہ آدمی حلیم و عاجز و پاک و فرمانبردار ہونیکے عوض مغرور و فاجر و ناپاک و مفسد ہوگیا۔ چنانچہ کتاب پیدایش کے ۶ باب کی ۵ آیت میں یوں لکھا ہے اور خدا دیکھا کہ زمین پر آدمیوں کی بدی بہت بڑھ گئی اور اُنکے دل کا ہر ایک تصور و خیال روز بروز صرف بد تھا۔ اور زبور کے ۵۳ قصیدے کی ۲ آیت میں لکھا ہے خدا آسمان پر سے اولادِ آدم پر نگاہ کیا اسلئے کہ کوئی دانش والا یا کوئی طالب خدا ہے سو دیکھے۔ اُنمیں سے ہر ایک برگشتہ ہوا ہے وے سب کے سب ناپاک ہوگئے ہیں کوئی نہیں جو نیکی کرتا نہ ایک بھی نہیں۔ ثانیاً انسان کا جدِ اعلیٰ موتِ جسمانی کے بلا میں مُبتلا ہونیکے بابمیں ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ آدم نافرمانی کرنے کے قبل جسمِ لاموت رکھتا تھا۔ علاوہ اگر وہ حالتِ معصومی میں رہتا تو ابدالاباد زندہ رہتا مگر گناہ کرتے ہی اخلاطِ غلیظ اُسکے جسمِ لازوال میں داخل ہوکر مرض و دکھ و موت بلکہ گور میں اُسپر

جسم کی تباہی بھی لائی ہے۔ چنانچہ کتاب پیدایش کے ۳ باب کی ۱۷ آیت میں یوں لکھا ہی اور خدا
آدم سے کہا اسواسطے کہ تو اپنی جورو کی بات سن لیا اور اُس درخت سے کھایا جسکے باب میں
مین حکم کیا کہ تو اُس سے مت کھا زمین تیرے سبب سے لعنتی ہو گئی تو محنت کے ساتھ اپنی عمر بھر
اُس سے کھائیگا اور وہ تیرے واسطے کانٹے اور اونٹ کٹارے اگاویگی اور تو کھیت کا ساگ
پات کھائیگا۔ تو اپنے چہرہ کے پسینے کی روٹی کھائیگا جبتک کہ تو زمین میں پھر نہ جاوے کہ اُس سے
تو نکالا گیا کیونکہ تو خاک ہی اور پھر خاک میں ملیگا۔" ثالثاً انسان کا جد اعلیٰ شریعت کے موافق
عذاب دوزخ کے فتوے میں گرفتار ہونے کے بابمیں ناظر یاد رکھا چاہئے کہ شریعت سے فتویٰ
اسلئے ملحق کیا گیا ہی کہ شریعت خلقت کی شکست اور بے عزتی سے محفوظ رہے وہ فتویٰ یہی
ہی کہ شریعت کا ہر ایک شکست کرنیوالا ابدالاباد دوزخ میں ہلاک ہو جاوے پس جبتک کہ آدم
فرمانبرداری کرتا اُسکی روح فتوے سے محفوظ رہتی لیکن جس وقت کہ نافرمانبردار ہو کے شریعت
کی شکست کیا تو اپنے تئیں فتوے میں گرفتار کر کے عذاب ابدی کے لایق ٹھہرایا جیسا کتاب حزقایل
کے ۱۸ باب کی ۴ آیت میں لکھا ہی "دیکھو سارے ارواح ہمارے ہیں جیسا روح پدر ویسا ہی روح
فرزند ہمارے ہی اور وہ روح جو گناہ کرتی سو مر جائیگی۔" رومیوں کے مکتوب کے ۶ باب کی ۲۳
آیت میں بھی لکھا ہی "گناہ کا بدلہ موت ہی۔" اوپر بیان کئے گئے سو تین بلیات جو آدم بہشت
میں گناہ کرتے ہی اُسپر پہنچے سو سب کتاب پیدایش کے ۲ باب کی ۱۷ آیت میں لکھی گئی ہی سو
عبارت اصلی الہامی سماوی ہی یعنے "تو نیک و بد کی پہچان کے درخت سے نہ کھانا کیونکہ جس دن کہ تو
کھائیگا تو یقیناً مر جائیگا۔"

گناہِ اصلیِ آدم ایسا ہی تھا بلکہ اُسکے جسم و قلب پر اُسکے تاثیرات
زبون اوپر بیان کئے گئے سے دیکھے تھے! امّا اِس مقدمے کا اور ایک حصہ باقی رہتا جسپر غور کرنا ناظرِ
محمدی کو نہایت اہم ہی کیونکہ یہہ اُسکے ساتھ نسبتِ مخصوص رکھتا ہی چنانچہ کتبِ مقدس صافی
تمام دکھلاتے ہیں کہ جیسا بنی آدم کا جدِ اعلیٰ نافرمانیِ اصلی سے تباہی میں گرفتار ہوا ویسا ہی
وے بھی اُسی مصیبت میں مبتلا ہیں چنانچہ وے عاصیِ اصلی کی اولاد ہونیکے باعث نافرمانیِ اصلی انپر بھی
گنی گئی ہی علاوہ اِس اصلِ ناپاک سے پیدا ہوکر وے وہی ناپاکیِ قلب رکھتے وہی مصیبتِ جسمانی
اُٹھاتے بلکہ شریعت کے فتوے کے موافق وہی آفتِ دوزخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں چنانچہ گناہِ اصلی
کُل اولادِ آدم پر گنا جانیکے بابمیں رومیوں کے ۵ باب کی ۱۸ آیت میں لکھا ہی غرض جیسا ایک کے
گناہ سے سارے آدمیوں پر فیصلہ ہوا کہ وے غضب کے لائق ہیں ویسا ہی ایک کی نیکی کے سبب
سے سارے آدمیوں پر کرم ہوا کہ وے نعمتِ حیاتِ ابدی پاویں کیونکہ جیسا ایک آدمی کی نافرمانی
سے بہتیرے لوگ گنہگار ٹھہرائے گئے ویسا ہی ایک کی فرمانبرداری سے بہتیرے لوگ راستباز
ٹھہرائے جاوینگے۔ ثانیاً اولادِ آدم کی حالتِ ناپاکی کے بابمیں ناظرِ محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ داؤد زبور کے
۱ قصیدے کی ۵ آیت میں اپنی فطرت کا حال یوں بیان کرتا دیکھہ میں نے برائی میں صورت پکڑا بلکہ گناہ کے ساتھ
میری ماں نے مجھے پیٹ میں لی۔ اور کتابِ اشعیا کے ۶۴ باب کی ۶ آیت میں لکھا ہی ہم سب کے سب
ناپاک چیز کے سے دکھتے ہیں اور ہماری ساری نیکیاں ستھرے چیتھڑوں کے سے ہیں اور ہم سب پتے کی طرح
کمُلاتے ہیں اور ہمارے گناہ آندھی کی مانند ہمکو اُڑا لیگئے۔ اور کتابِ یرمیاہ کے ۱۷ باب کی ۹
آیت میں یوں لکھا ہی دل سب چیزوں سے دغاباز اور بے نہایت شریر ہی کون اُسکو پہچان سکتا

اور زبور کے ۵۸ قصیدے کی ۳ آیت میں لکھا ہی شریر اپنی رحم سے برگشتہ ہیں وے پیدا ہوتے ہی
جھوٹھ بولکر گمراہ ہوتے ہیں انکا زہر سانپ کا سا زہر ہی وے بوڑے ناگ سے سریکھا ہیں جو
اپنے کان کو بند کرکر منتر پڑھنے والوں کی آواز کو کیا کچھ ہوشیاری سے منتر پڑھیں تو نہیں سُنیگا
پس اوپر کی شہادتِ معتبر کے موافق اولادِ آدم کی حالت کے بابمیں نیچے لکھے سریکھا ٹھہرایا جاتا
یعنے وے سب کے سب گناہِ اصلی میں آدم کے ساتھہ گنا جاکر وہی ناپاکی قلب رکھتے وہی مرض
و دُکھہ و موت اٹھاتے بلکہ موت کے بعد شریعت کے فتوے کے موافق وہی عذاب دوزخ میں
گرفتار ہوتے ہیں آدم کی نافرمانی اصلی کا مسئلہ جب دُنیائے لعنتی کی آگہی و ہدایت کے واسطے
کُتبِ مقدس میں لکھا گیا ویسا ہی ہے

۳۔ لاچاری بنی آدم۔ یعنے غیر امکان کہ بنی آدم خواہ اپنے گناہ کے واسطے
کفارہ دیویں یا اپنے دلوں کو گناہ کے شوق و عادت سے پاک کریں۔

اِس مسئلہ اِس قسم کے پہلے حصے کے بابمیں یعنے غیر امکان کہ بنی آدم اپنے گناہ کے
واسطے کفارہ دیویں کُتبِ مقدس دکھلاتے ہیں کہ اولادِ آدم صرف اپنے گناہ کے واسطے خدا کو
کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اُسکی کوشش کرنا بالکل خیالِ باطل ہی کیونکہ بنی آدم تمام و کمال ناپاک
ہونے سے اُنکے افعالِ احسن بھی خدا کے چشمِ پاک کے سامھنے کم و بیش ناپاک ٹھہر کر فی الحقیقت
سزا کے لایق ہیں چنانچہ کتابِ ایوب کے ۱۴ باب کی ۴ آیت میں یوں لکھا ہی کون ناپاک
چیز سے پاک چیز لا سکتا کوئی بھی نہیں اور ہم آگے ہی کتابِ اشعیا کے ۶۴ باب سے دیکھے سو

✠ کُلِ خلایق شریعت کے زیرِ فتوی ہونے سے لعنتی ہو گئے ہیں۔

حوالے مین بھی لکھا ہی ہم سب کے سب ناپاک جیسے کے سے ہین اور ہمارے سارے نیکیان
سے چیتھڑے کی مانند ہین۔ اما اگر آدمی خدا کے حضور مین افعالِ پاک کرنے کی قدرت رکھتا تو
نئے افعال اُسکی نافرمانی سے شریعت کو پہنچی ہی سو بے عزتی کے واسطے کفارہ نہ ہوسکتے کیونکہ
لکھا گیا ملعون ہی ہر ایک شخص جو کتابِ شریعت مین لکھے ہین سو سارے جینے وہ پر قایم
عمل نہین کرتا۔ لہذا جب شریعت کو بے عزت کرنے سے آدمی فتوے کے موافق ملعون ہوجاتا
تو ظاہر ہی کہ اُسکے افعالِ نیک اُسکی روح کے گُناہ کے واسطے کفارے نہ ہوسکتے کہ خدا کے پاس
راستباز ٹھہرے۔ پس حاکمِ عادل کا کام ہی نہ کہ وہ اسیر کے نیک افعال کے باعث اُسکو مُعاف
کرے بلکہ شریعتِ اقدس اپنے شکست کرنے والون پر ٹھہراتی ہی سو سزا کو عمل مین لاوے چنانچہ
کتابِ پیدایش کے ۱۸ باب کی ۲۵ آیت مین لکھا ہی کیا حاکمِ دُنیا انصاف نہ کریگا۔ اور رومیون کے
۱۲ باب کی ۱۹ آیت مین بھی لکھا ہی اُنتقام لینا میرا کام ہی مین بدلہ لیونگا خداوند کہتا ہی ثانیاً اگر
مسئلہ اہم کے دوسرے حصے کے باب مین یعنے غیر امکان کہ بنی آدم اپنے دلون کو گناہ کے شوق و عادت
سے پاک کرین کُتبِ مقدس صاف صاف دکھلاتے کہ عاصیون کی باطنی پاکیزگی کے لئے فقط قدرتِ
الہٰی کفایت کرتی۔ یہ بات پر ناظرِ محمدی تمیز تمام و کمال چاہیئے کہ صرف آدمی کی ظاہری چال نہین راستی
سے دور ہوکر سدھارا جانا ضروری ہی بلکہ چشمہ جس سے اُسکے سارے خیالات و تصورات و خواہشات
پیدا ہوتے ہین سو بدہی۔ الغرض روح لاموت خود مُغلظ و ناپاک و زبون ہوگئی ہی اور اُسکو درست
کرنا قدرتِ انسان سے بعید ہی کیونکہ آدمی اپنے ظاہری شکل کو تبدیل کرنے کی طاقت نہین
رکھتا پس اپنی باطنی حالت کو کیونکر تغیر کرسکے وہ اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا نہین

کر سکتا ہے پس طرح اپنے دلِ ناپاک کو اسکی نفسانیتِ اصلی سے جدا کر کے پاک کرے چنانچہ کتابِ یرمیاہ کے ۱۳ باب کی ۲۳ آیت میں یوں لکھا ہے کیا حبشی اپنے چمڑے کو یا چیتہ اپنے داغوں کو تبدیل کر سکتا ہے تب تم بھی نیکی کر سکتے ہو جو بدی کرنے کی عادت رکھتے ہو۔ پس اگر یہاں بتلائے گئے سے لکھا بنی آدم اپنے گناہ کے واسطے کفارہ نہیں دے سکتے بلکہ اپنے ارواح کو انکی ناپاکی اصلی سے پاک کرنے کی قدرت نہ رکھتے تو ظاہر ہے کہ مقدمہ نجات میں وے بالکل عاجز و لاچار ہیں۔ ازیں باعث کفارہ عصیان و نعمتِ پاکی قلب ضرور خدا کے کرم و فضل سے ہوتا و گرنہ کُلِ اولادِ آدم ابدالاباد دوزخی ہو جاتے۔

۴۔ کفارہ مسیح تاکہ شریعت بےعزتی سے محفوظ رہنے کے باعث بنی آدم اسکے فتوے سے مخلصی پاسکیں۔

اِس مسئلہ بزرگ کے باہمیں کتب مقدس شہور کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم و محبت کو نہایت شرف بخشنے کی خاطر بنجاتِ انسان کو ازراہِ کفارہ غرب بخش اختیار کیا تھا۔ اِس مقدمے کو بہ خوبی سمجھنے کی خاطر یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی پاکی وہی صفتِ مخصوص تھی جسکے سبب شریعت اور اسکا فتویٰ مقرر کیا گیا تھا۔ پس اگر نافرمانی بنی آدم سے شریعت بےعزت کی جاوے تو انصافِ الٰہ کو ضرور تھا کہ فتوے شدید کو عمل میں لاوے۔ ازیں باعث کُلِ خلایق خدا کی انصافِ بلاتغیر کے سامنے مُردگوں کے سے لکھا ہو گئے تھے۔ اِس سے مُراد یہی ہے کہ اولادِ آدم رحم سے ناپاک ہو کر سب کے سب بچپن سے شریعت کی شکست کیا کرتے ہیں پس صرف نافرمانی اصلی میں مبتلا ہونے سے نہیں بلکہ فی الحقیقت شریعت کی شکست کرنے سے غضب کے لائق ٹھہرتے۔ اگر خدا اِس حالت میں انکی حمایت نہ کرتا تو اُن میں سے ہر ایک بشر شریعت کے فتوے کے موافق ہلاکی ابدی میں گرفتار ہو جاتا۔ چنانچہ ہم مسئلہ سابق کو بیان کرنے میں نصاف تمام ثابت کر چکے

کہ اس آفت میں خلایق کے ہاتھ سے علاج ممکن نہ تھا۔ پس ایک کم فہم بھی معلوم کریگا کہ اِس امر میں خدا
مختار تھا خواہ بالکل باز رہنا یا گنہگاروں کی نجات کے لئے دخل دینا۔ اگر وہ باز رہجاوے تو کل
خلایق کو ہلاک ہونا پڑیگا۔ برعکس اسکے اگر وہ دخل دیوے تو لازم تھا کہ صرف مختاری کی راہ سے نہیں بلکہ
انصاف کے قواعد شدیدہ کے موافق ہووے۔ اِن دو صورتوں میں اختیار خدا پر موقوف تھا
اور حمد و شکر ہے کہ وہ اپنی رحم و محبت کو شرف بخشنے کی خاطر اِس قابو کو غنیمت جانکر اسپر عمل کرنیکا
قصد کیا۔ اما اِس سوالیکے جو تھے باہم انصاف الٰہی کی دریافت کرنے میں مبتلا پایا گیا کہ اگر خدا فتوے
شریعت کو باز رکھنے کے لئے دخل دیوے تو لازم تھا کہ نیچے آنیوالے تین ضروری مقدمات کو
قایم رکھے۔ پہلا یہہ کہ شریعت حقارت سے محفوظ رہے۔ دوسرا یہہ کہ خدا جھوٹھا نہ ٹھہرے۔ تیسرا
یہہ کہ عاصیاں حمایت نہ پاویں۔ پس اِن تین باتوں کو ٹھہرانا اور گنہگاروں کو شریعت کے فتوے سے
خلاصی دینا کسطرح ہو سکتا۔ گو کہ یہہ مقدمہ بالکل مشکل تھا تاہم خدا اپنی دانائی کے رو سے اُسکو
حل کرنے کے لئے ایک حکمت راست کھلایا۔ وہ حکمت کیا تھی سو ہم آگے ہی اپنے چوتھے باب میں بتلا چکے
ہیں۔ وہاں ثابت کیا گیا کہ فرزند خدا مجسم ہو کر اپنے تئیں عصیان انسان کے واسطے فدا کرنے سے
اوپر لکھے گئے سو تین ضروری مقدمات قایم ہو جاتے تھے۔ ازیں باعث خدا اپنے اکلوتے فرزند کو
کار نجات پر تعین کیا اور خدا کا اکلوتا فرزند قصداً و عمداً قربان عصیان بنکر اپنی موت سے کار کفارہ
کو پورا کر دیا۔ پس چونکہ کفارہ مسیح سے شریعت بے عزت ہونے و خدا جھوٹھا ٹھہرنے و عاصیاں
حمایت پانے سے محفوظ رہجاتے تو ظاہر ہے کہ مسیح بہ انصاف تمام اپنے ایماندار لوگوں کو فتوے شریعت
سے نجات بخشکر فضل و عنایت بیشمار عطا کر سکتا۔ چنانچہ اِسبات پر پولس کے ۲۶ قصیدے کی ۱

آیت میں لکھا ہی تو بلندی پر چڑھا ہی تو اسیری کو اسیر کیا ہی تو آدمیوں کے واسطے نعمات حاصل کیا ہی ہان مفسدوں کے واسطے بھی تاکہ خداوند خدا انکے درمیان بسے"

۵- نیا جنم- یعنے روح القدس کی قدرت سے ارواح بنی آدم تازہ کیا جانا کہ وے توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاویں

مسئلہ لاثانی کے بابمیں کتب مقدس صاف صاف دکھلاتی ہیں کہ قدرت الٰہی سے پیدا ہونا سیو نیا جنم کے سوائے ممکن نہیں کہ روح انسان بادشاہت سماوی میں داخل ہووے- اسکا وجہ ظاہر و باہر ہی چاہئے کہ ناظر بہ ہشیاری تمام اسپر لحاظ کرے کہ دیکھو اگرچہ خدا اپنے فرزند کے کفارے سے نجات مفت کا سرانجام کیا ہی تاہم انسان غرضی نفسی و ناپاک ہونے سے محبت الٰہ کی کچھہ خواہش نہ رکھکر حرص و بنا و خواہش عیش سے تمام و کمال معمور ہو گیا ہی الغرض بنی آدم اپنی ناپاکی فراتی کے باعث پاکی خدا سے بکمال نفرت کر کر صرف اسکے احکام پاک سے برگشتہ نہ ہوتے بلکہ اسکی ذات سے بھی عداوت باطنی رکھتے ہیں از ین باعث نعمت نیا جنم کے سوا کوئی بھی ہرگز ول و جان خدا کے سامھنے توبہ نہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ ہو کر نجات کے لئے اسپر ایمان لاویگا چنانچہ اوپر لکھا گیا مسئلہ دوم میں نافرمانی آدم اور اسکی روح پر پہنچے سو بشارت کا بیان کرنے میں بتلایا گیا کہ آدم تقصیر مند ٹھہرنے ہی اسکی پاکی اصلی دور ہو کر وہ اور اسکی اولاد ایکبار خیال و خواہش و فعل میں ناپاک ہو گئے- اگر صاف پوچھے تو بنی آدم راغب عصیان ہو گئے تھے علاوہ اوپر لکھا گیا مسئلہ سیوم میں بتلایا گیا کہ بنی آدم اپنے سر کا ایک بال بھی سفید یا کالا کرنے کی قدرت نہ رکھنے سے ممکن نہ تھا کہ وے اپنے دل نفسی و بخیل کو تبدیل کریں پس اگر آدم کی نافرمانی سے

دلِ انسان بالکل ناپاک ہوگیا ہی بلکہ بقدرتِ مخلوق تازہ نہ کیا جا سکتا تو واضح ہی کہ اگر خدا کی
مہربانی سے نعمتِ نیا جنم نہ ہو تو راغبِ عصیان ہکر نہ خدا کے سامھنے توبہ کریگا نہ مسیح کی طرف متوجہ
ہوکر نجات کے لئے اُسپر ایمان لاویگا۔ یہہ تازہ تولد جسِ سے روحِ انسان مسیح سے لاحق ہو جاتی ہی صرف
اللہ کے کرم و فضل سے پہنچ سکتا اور جبتک کہ موجود نہ ہو تبتک عبادت و فعالِ انسان خدا کے پاس
مقبول نہ ہوتے لہذا کوئی نعمت روح القدس کی قدرت سے پیدا ہوتا ہی سو نیا جنم کے برابر نہیں
ہی علاوہ روحِ انسان کے لئے نہایت بلکہ بے نہایت ضروری ہی کیونکہ بجز اُسکے کوئی بھی نہ بچایا جا سکتا۔
چنانچہ یوحنا کے ۳ باب کی آیت میں لکھا ہی اور نیقودیموس نام ایک شخص جو فریسی اور یہودیوں کے
حاکموں سے تھا وہ رات کو عیسے کے پاس آکر کہا کہ اے ربّی ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد
ہوکر آیا ہی کیونکہ خدا اُسکے ساتھ رہنے کے سوائے کوئی شخص ئے معجزے جو تو دکھلاتا ہی سو
نہیں دکھلا سکتا عیسے اُسکو جواب دیا کہ میں تجھہ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ جبتک کہ آدمی تازہ تولد
نہ پاوے تبتک وہ خدا کی بادشاہت کو نہیں دیکھہ سکتا نیقودیموس اُس سے کہا کہ جب آدمی
بوڈہا ہوا تو کیونکر تولد ہو سکے کیا دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہوکر تولد پا سکتا ہی عیسے
جواب دیا کہ میں تجھہ سے سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی پانی اور روح سے تولد نہ پاوے تو وہ خدا کی
بادشاہت میں داخل نہ ہو سکتا۔ جو جسم سے تولد پاتا ہی سو جسم ہی اور جو روح سے تولد
پاتا ہی سو روح ہی تعجب مت کر کہ میں تجھہ سے کہا تم کو تازہ تولد پانا ضرور ہی۔ ہوا جدہر چاہتی

٭ اگر کوئی اس بات کے بابمیں شک رکھے تو وہ خود اللہ کے سامھنے توبہ کرنیکی
کوشش کرے اور تب قایل ہوگا کہ خدا کی کمک کے سوا نہیں ہو سکتا۔

ہی پِدھر چلتی اور تو اُسکی آواز سنتا ہی پر نہیں جانتا کہ وہ کہاں سے آتی ہی اور کِدھر جاتی ہی اور ہر
ایک جو روح سے تولد پاتا ہی اُسی طرح سے ہی۔ نعمتِ نیا جنم کے باب میں عیسیٰ مسیح کی شہادت یہی
ہی ہی۔ اگر ناظرِ محمدی اپنی نجات کو عزیز رکھتا ہی تو شرطِ عقل ہی کہ وہ بہ انکساری تمام اِن سب بات
پر ملاحظہ کرے کیونکہ نعمتِ مذکور فقط ایک ہی وسیلے سے یعنے فرزندِ خدا کے کفارے سے عطا کی
جا سکتی ہی۔ دیکھو شریعت کو کفارۂ عوض بخشش پہنچنے کے سوا انصافِ الٰہی عاصیوں کو نعمتِ نیا جنم
روا رکھنے کے عوض فقط عذابِ ابدی ٹھہراتی ہی لہذا ایک ناظرِ محمدی کو معلوم ہووے کہ مسیح
ہی ہی جو اپنے کفارے کے وسیلے سے نعمتِ نیا جنم کو عطا کر سکتا وہ شخص جس پر مسیح روح القدس
کی درست کرنیوالی قدرت نازل کرتا سو ملہم دل ہو کر خدا کے سامنے توبہ کرتا بلکہ برغبتِ تمام
نعمتِ نجات کا خواہاں رہتا ہی۔ اَمّا روح القدس صرف دل کو ملایم کر کے ہدایتِ توبہ نہیں دیتا بلکہ
توبہ کرنیوالوں کو انصافِ الٰہی کی راستی پر قایل کر کر رحم پہنچانے کے لئے کفارۂ مسیح کی ضرورت کو
سکھلاتا ہی۔ اِس تعلیم پر فضل سے کلِ عاصیان جو اپنی نجات کے باب میں بیقرار ہیں مسیح پر ایمان لانا
شروع کرتے ہیں۔ اوپر تحریر کئے گئے سے دیکھا عیسیٰ مسیح روح القدس کی درست کرنیوالی
قدرت سے دلِ انسان کو نعمتِ نیا جنم بخشکر جہان کے ہر ایک ملک و قوم و زبان سے اپنے واسطے
ایک گروہ بہ ایمان جمع کرتا ہی اور دیکھو کہ بجز اُس توبۂ دل و ایمانِ حقیقی مسیح کے جو روح القدس کی
قدرتِ مخصوص سے پیدا ہوتا کوئی شخص عیسوی باطنی نہیں جیسا کہ رومیوں کے ۸ باب کی
۹ آیت میں لکھا ہی پر تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ روحِ الٰہی تم میں بسے پر جس میں
مسیح کی روح نہیں وہ اُسکا نہیں ہی۔

اب ایمانِ مسیح کے بابمیں ناظرِ محمدی خوب امتیاز کرکے سمجھے کہ وہ نیچے بیان کئے

سے یکھاہی یعنے روحِ عاصی بصداقتِ تمام قبولتی اور اعتراف کرتی کہ اپنے افعال و نیکیاں اچہین

خدا کی نظرِ پاک میں شرعِ چندیوں کے سے ٹھہر کر بہ انصافِ تمام رد کئے گئے ہین بہ سبب جسکے نعمتِ نجات

تمام وکمال فرزندِ خدا کی نیکی و کفارے سے ہی وہ جو روح القدس کی ہدایت سے اِسبات کا قایل

ہواہی اپنے افعالِ خاص کے بھروسے سے بالکل مایوس ہوکر بدل و جان نجات کے واسطے عیسے مسیح

پر ایمان لاتا ناظر یہ یقینی تمام جانے کہ اگر ہم صدق دلی سے اپنے نیکیوں کی قصوری و غیر مقبولیت کو

نہ قبول کر انکے بھروسے سے بالکل مایوس نہ ہون توہمکو مسیح پر ایمان لانا ممکن نہ ہوگا۔ کیونکہ مسیح کا

ایمانِ حقیقی صرف مسئلہ کفارے کو باور کرنا نہین ہی بلکہ یہہ کہ روحِ انسان فی الحقیقت دوسرے ہر ایک

بھروسۂ ناحق کو ترک کرے تاکہ کفارۂ مسیح کے وسیلے سے نجاتِ مفت کو پہنچے جبتک کہ آدمی

اِس حالت کو نہ پہنچا تبتک اپنے افعالِ خاص پر بھروسا کر ایمانِ مسیح سے دور دور رہتاہی۔

ایک شخص علانیہ کفارۂ عوضِ بخششِ عصیاں کی حقارت کرنے سے فرزندِ خدا کو ہتکِ کبیرہ پہنچاتا

بلکہ پدر کے حضور میں مجرم ہوتاہی جیسا یوحنا کے ۵ باب کی ۲۳ آیت میں لکھاہی جو کوئی

کہ بیٹے کو عزت نہین دیتاہی سو باپ کو جس نے اسکو بھیجاہی عزت نہین دیتا۔ اور یوحنا کے مکتوب

اول کے ۲ باب کی ۲۳ آیت میں بھی لکھاہی جو کوئی بیٹے کا انکار کرتاہی باپ بھی اُسکا نہین ہی

۲ دفعات ایمانِ مسیح یعنی گنہگار کے عوض خدا کے پاس استبازٹھہرنا بلکہ بفکر

روح القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیاجانا۔

اِس مسئلہ اہم کے بابمین ناظرِ محمدی یکھا چاہئے کہ کتبِ مقدس اِس دنیا مین بھی

معتقدان مسیح کے واسطے نعمات روحانی مشہور کرتے ہیں وے نعمات یہ ہیں اولاً انجلت مغفرت یعنے روح عاصی گنہگار کے عوض خدا کے پاس استباز ٹھہرنا ثانیاً دل نفس و ناپاک بقدرت روح القدس گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانا۔ اولاً خدا کے پاس استباز ٹھہرنیکے باب میں معلوم ہووے کہ جس وقت عاجز توبہ کرنیوالا اصدق دلی سے مسیح پر ایمان لاتا ہی تو مسیح اسکے ایمان پر گواہی دیکر اسکے دل پر قدرت روح القدس کو بھیجتا تاکہ اپنی بخشایش و صلح کا تجربہ بخشے بلکہ لے پالک کی سی طبیعت کے سبب جسکے وہ عاصی بہ اعتماد تمام ابا یعنے ای باپ پکار تا ہے عنایت کرے چنانچہ رومیوں کے ۵ باب کی اآیت میں لکھا ہی جبکہ ہم ایمان سے راستباز ٹھہرے ہیں تب ہمارے خداوند عیسے مسیح کے وسیلے سے ہمارے اور خدا کے درمیان ملاپ ہی اور اسی مکتوب کے ۸ باب کی ۱۴ آیت میں بھی لکھا ہی جتنے خدا کی روح سے ہدایت پاتے ہیں وے خدا کے بیٹے ہیں کیونکہ تمہیں غلاموں کی سی طبیعت پھر نہیں ملی کہ ہراسان ہو بلکہ لے پالک کی سی روح پائی جس سے ہم ابا یعنے ای باپ پکار کر کہتے ہیں روح آپ ہماری روح کے ساتھ گواہی دیتی کہ ہم خدا کے فرزند ہیں ثانیاً عاصی گناہ کے شوق و عادت سے پاک کیا جانے کے باب میں ناظر دیکھا چاہیے کہ معتقدان مسیح خدا کے لے پالک فرزندوں کے مرتبے سے سرفراز ہونیکے باعث مسیح روز بروز انکے حاجات روحانی کی طرف متوجہ ہوتا ہی علاوہ انکے دعاے عاجز کو قبول کر روح القدس کی درست کرنیوالی قدرت سے انکے دلکو پاک کرتا تاکہ وے دم آخر تک ترس و محبت الہ و نیکوکاری میں قایم و دایم رہیں چنانچہ متی کے ۳ باب کی ۱۱ آیت میں یوں لکھا ہی مسیح ہی کہ میں تمہارے تین توبہ کے واسطے پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے پیچھے آنیوالا ہی سو مجھ سے

بزرگتر ہی کہ میں اُسکے جوتیاں اُٹھانے کے لایق نہیں ہوں وہ تمھارے تئیں روح القدس اور آگ سے اصطباغ دیگا۔ اور یوحنا کے ۱۴ باب کی ۲۶ آیت میں بھی لکھا ہی لیکن وہ تسلی دینے والا یعنے روح القدس جسکو باپ ہمارے نام سے بھیجیگا تمھارے تئیں سب باتیں سکھلاویگا اور جو کچھ کہ میں نے تمسے کہا ہوں سو تم کو یاد دلاویگا۔ پس مسیح اِس نعمتِ عظمےٰ کو اپنی دُعا مانگنے والی ولاد پر نازل کرنے سے اپنے تئیں دُعا کا قبول لینے اور جواب دینے والا ٹھہراتا۔ جیسا یوحنا کے ۱۵ باب کی ۷ آیت میں لکھا ہی اگر تم مجھہ میں رہو اور میرے باتیں تم میں قایم ہو ویں تو جو کچھ کہ تم چاہو سو مانگو اور تمھارے لئے کیا جاویگا۔

۷ قضائے الٰہی دربابِ کلیسہ کہ روئے زمین پر مسیح کی فوجِ روحانی ہووے
بلکہ بادشاہتِ آسمان میں اُسکی دُلھن کے مرتبے سے ابد الآباد سرفرازی پاوے

مذہبِ عیسوی کے اِس مسئلہ آخر کے بابمیں ناظرِ محمدی دیکھا چاہیے کہ بابِ سابق میں لکھے گئے سو سارے پیشگوئیاں بتلاتے کہ اللہ تعالےٰ ازل سے تعین کیا تھا کہ اپنا فرزند کل دنیا میں حکومتِ روحانی حاصل کرے بلکہ اُسکی انجیل نور کی (یعنے برکت سے) زمین کے حدود تک پھیلے مگر ابلیس اُس فرمان کو باز رکھنے کے لئے کتنے روک ٹوک حایل کیا ہی چنانچہ مقابلہ کافران و موروثی پرستی رومن کاتھلک و عداوتِ بے ایمانان و مکرِ نبی ناحق و بت پرستی بت پرستان و مخالفاتِ غیبی شیاطین وغیرہ موجود ہیں پس فرزندِ خدا کو کیسی سخت لڑائی کرنا ضرور ہی تاکہ اُسکی حکومتِ روحانی کے بابمیں نازل ہوئے تھے پیشگوئیاں انصرام کو پہنچیں اِس لڑائی کے بابمیں وہ ٹھہرایا ہی کہ اپنے نجات پائے ہوئے کلیسے کی معرفت سے کی جاوے جیسا کہ اشعیا

۴۳ باب کی ۱۰ آیت میں لکھا ہی خداوند کہتا ہی تم میرے گواہ ہو اور میرا نوکر جو میں قبول کیا ہوں
تا کہ تم مجھے جانو اور ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں وہی ہوں میرے آگے کوئی خداوند نہ بنا نہ میرے بعد ہوویگا
میں خود خداوند ہوں اور میرے سوائے کوئی نجات دینے والا نہیں ہی ۔ اما مسیح اپنے ایمان و بادشاہت
کو روئے زمین پر پھیلانے کے لئے نجات پائے ہوئے کلیسے کو اپنی فوج روحانی مقرر کرکے اپنی جانب سے
لڑائی کرنے میں بجز کلام خدا و شہادت و وعظ گوئی کے دوسرے کسی واسطے کو منع کیا ہی الغرض مسیح
اپنی بادشاہت کو پھیلانے کے لئے تلوار پکڑنا یا معتقدان انجیل بنانے میں شنودگان دنیا پر ضرر پہنچانا
یا مسیح کے واسطے کسی انگلی اٹھانا بالکل روا نہ رکھتا پھر اس مقدمے میں کیا عمل کرنا اسکا
حکم نیچے لکھے سے دیکھا ہی یعنے تم انکو جو ضلالت کے اندھیرے میں بیٹھے ہیں کلام خدا پہنچا دو گے
تم بت پرستوں سے کچھ نہ لیکر انکو نعمت نجات مفت از راہ کفارہ مسیح وعظ کروگے علاوہ اسکے
نیک میں ہر قسم کا رنج اٹھاکر بلکہ برائی کا بدلہ نہ لیکر جو تم پر لعنت کرتے سو انکے لئے برکت چاہو گے
اور جو تم سے عداوت رکھتے سو اون سے نیکی کروگے اور انکے حق میں جو تمکو ستاتے اور دکھ دیتے
ہیں سو دعا مانگو گے پر اسطرح بلکہ نہ دوسری کسی طور سے کلیسیا مسیح روئے زمین پر اسکی فوج
روحانی ہی ان چھوٹے چھوٹے واسطوں سے مسیح اپنے مقابلہ کرنیوالوں پر غالب آویگا جب تک کہ کل دنیا
میں سوائے مذہب انجیل کے دوسرا کوئی دین نہ رہیگا جیسا کتاب حیقوق کے ۲ باب کی ۱۴ آیت
میں لکھا ہی کیونکہ جسطرح پانی سے سمندر بھرا ہوا ہی اسیطرح زمین خداوند کے جلال کی شناسائی
سے معمور ہو گی ۔

ثانیاً کلیسے کی عزت ابدی کے باب میں کہ بادشاہت سماوی میں عروس مسیح کے مرتبے

سے سرفراز ہووے ناظرِ محمدی دیکھا چاہئے کہ یہاں مستعمل ہی سو بولی گو کہ استعارہ ہی تاہم
امرِ عظیم کو مشہور کرتی چنانچہ نیچے آنیوالی سچوئی کو ظاہر کرنیکی خاطر روح القدس سے چن لی گئی
ہی یعنے فرزندِ خدا کے نزدیک نجات پایا ہوا کلیسیہ سب سے پیارا و عزیز ہی بلکہ آسمان پر خدا کے سردار
فرشتگاں سے زیادہ قربت پاتا ہی جیسا دنیا میں دولہن نوشہ کے پاس سب سے عزیز ہو کر زیادہ
قربت حاصل کرتی ہی ویسا ہی کلیسیہ جو عارسِ سماوی ہی مسیح کی نظر میں سب سے عزیز تر ٹھہر کر ابدالآباد
اُسکے عینِ حضور رہیگا۔ اگر کوئی ذی فہم ایک لحظہ اِس بات پر غور کرے تو تاڑ لیگا کہ یہ ضرور ویسا ہی
ہو کیونکہ فرزندِ خدا کو اُس چیز سے جسکی نجات کے واسطے وہ جسمدار ہو کر صلیب پر کھینچا جانے راضی ہوا
کونسی چیز عزیز تر ہو سکتی فرشتے یا سردارِ فرشتگان یا آسمان میں یا سوا دوسرے خلائقِ ذی فہم کے
بابت نہیں کہا جا سکتا کہ وے فرزندِ خدا کے خون سے نجات پاتے ہیں مگر مسیح کلیسیہ کے واسطے اپنی
انسانیتِ پاک کا خون دیتا ہی اور خدا کا کلام بتلاتا کہ یہہ خونِ بیش قیمت اسی نیت سے دیا گیا تا
کہ وہ روبرو وے ملایک کلیسیہ سے رکھتا ہی سو محبت کو ابدالآباد ظاہر کرے چنانچہ افسیوں کے ۲ باب
کی ۷ آیت میں لکھا ہی تا کہ وہ اپنے اِس لطف سے جو مسیح یسوع کے سبب ہم پر ہی زمانہ آیندہ میں
اپنے فضل کی دولت بے نہایت کو دکھلاوے۔ پس اوپر تحریر کی گئی سو معنی کے موافق کلیسیہ جو روئے
زمین میں مسیح کا لشکرِ روحانی ہی آسمان میں دولہن کے مرتبے سے سرفراز ہو کر مسیح کے ساتھ تخت پر ہمیشہ
بیٹھا رہیگا جیسا کتاب مکاشفات کے ۳ باب کی ۲۱ آیت میں لکھا ہی وہ جو غالب آتا ہی میں اُسے
اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دونگا جیسا میں بھی غالب آیا اور اپنے باپ کے ساتھ اُسکے تخت
پر بیٹھا ہوں اور اُسی کتاب کے ۱۹ باب کی ۹ آیت میں لکھا ہی اور تخت سے آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی

کہ تم سب جو اُسکے بندے ہو اور جو اُس سے ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستایش کرو
اور میں نے بڑی جنگل کی سی آواز اور کثیر پانیوں کی سی آواز اور بڑے بڑے گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنی
کہ ہللویہ کیونکہ خداوند خدا قادر مطلق بادشاہت کرتا ہم خوشی و خرمی کریں اور اُسکو عزت دیویں
اسلئے کہ حلوان کا بیاہ آپہنچا اور اُسکی دولہن اپنے تئیں سنواری ہی اور اُسے یہہ دیا گیا کہ صاف
اور شفاف مہین سوت کا کپڑا پہنے کہ مہین سوت کا کپڑا مقدسوں کی نیکی ہی اور وہ مجھے کہا لکھ کہ
مبارک وے ہیں جو شادی حلوان کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں اور وہ مجھے کہا یہ خدا
کی صحیح باتیں ہیں

اوپر لکھے گئے مسایل سے ناظر محمدی توریت و انجیل میں افشا ہوئی ہی سو
نجات کے بابمیں وہ آگہی جو پیشتر کبھی میسر آئی سو حاصل کر سکتا ہی اسا ایل مذہب مسیح
کو جو اپنے تئیں فرزند خدا و بانی کائنات و شافی انسان و حاکم دنیا مشہور کیا کرتا بدوستی
تمام بتلاتے ہیں اس مذہب کے بابمیں ہر ایک متلاشی حقیقت دیکھا چاہئے کہ روئے زمین پر جو
سو ہر ایک مذہب سے نیچے آنیوالی بابت مخصوص میں اختلاف رکھتا یعنے دوسرے ہر ایک مذہب
آدمیوں کو تعلیم کرتا کہ وے اپنی خاص نجات کے واسطے سرانجام کریں مگر یہہ مذہب وے کھلاتا کہ جو کچھ
کہ نجات انسان کے لئے لازم تھا سو خدا نے اُسے سرانجام پا چکا ہی دوسرے سارے مذاہب آدمیوں کو
حکم کرتے کہ نجات کے واسطے بہ محنت تمام نیکوکاری کریں مگر یہہ مذہب دکھلاتا کہ خدا کی محبت سے
اولاد انسان کو نجات مفت پہنچی ہی چنانچہ پدر اپنی محبت سے نجات دنیا کو تعین کر کے اپنے
فرزند کو دریغ نکرنے سے عصیان کے لئے قربان وافی و کافی ٹھیہ کیا ہی اور فرزند مارے محبت کے

اپنے تئیں عصیانِ دنیا کے واسطے فدا کرنے سے شریعت کو کفارہ عزت بخش بنا رکھا ہی اور روح القدس اپنی محبت سے بلکہ بہ سبب کفارہ فرزند کے صرف نعمت بنا جسم کو نہیں بلکہ اس پاکیزگی کو جس سے معتقدانِ مسیح جتنے تنگ خدا کے ترس و محبت میں اور قالب گرسنہ سو انجام کیا ہی پس روحِ انسان نیکی جو کسی کے باعث کہ آپ عمل میں لاسکتی بلکہ صرف محبتِ الٰہ کے وسیلے سے نجات کو پہنچتی ہی ازین باعث ہم دھر اکر کہتے کہ بجز مذہب فرزندِ الٰہ کے دنیا میں اور کوئی نہیں جو عاصیانِ لاچار و پلید کو نجاتِ مفت پہنچاتا ہی دوسرے سارے مذاہب انسان کو وہ جو بالکل غیر ممکن ہی یعنے افعالِ نیک سے نجات کو پیدا کرنا حکم دیتے ہاں ہر ایک مذہب ساختہ نا حق مشہور کرتا کہ اگر انسان نجات کو حاصل کیئے چاہیں تو یہ بخششِ تمام اسکو پیدا کرنا ضرور ہی مگر مذہب الٰہ دکھلاتا کہ گنہگار افعال سے کوئی بھی حقدارِ نجات نہیں ہو سکتا لیکن نعمتِ نجات اللہ کی محبت سے مفت ہی اگر ہنوز کسیکے دل میں یہہ سوال باقی رہے کہ ایسے عجائبات کیسے ہو سکتے تو ہم دھر اکر جواب دیتے ہیں کہ فرزندِ الٰہ کے کفارے کے وسیلے سے قایم و دایم ہیں

اب مسایلِ اہم نجات کو بہ اختصار و صفائی تمام اپنے ناظرینِ محمدی کے روبرو گذار کر اس باب کو اختتام کرنے میں راست جانتے کہ انکو پھر فرقان کی طرف رجوع کریں کیونکہ اسمیں محمد مصطفٰے صدا کہا کرتا کہ فرقان اس وجہ سے دیا گیا تا کہ کتبِ مقدس میں افشا کی گئی تھی تعلیم کو قایم و اثبات کرے پس ہم یہہ سوال کرتے ہیں کیا فرقان اوپر لکھے گئے مسایل یا انمیں سے کوئی ایک مسئلے کو قایم کرتا ہی اس سوال کا جواب جو کوئی بھی اس کتاب کی دریافت کرے گا جلد قایل ہوگا نیچے لکھے سے سمجھا ہی یعنے ان مسایل میں بعض کا تو ذکر نہیں اور بعض کو شوخی تمام

انکار کرتا۔ اول تثلیث خدا کے مسئلے کے بابمیں ناظر دیکھا چاہئے کہ فرقان اسکو صاف صاف انکار
کر کر کہتا کہ خدا فرزند ابدی نہیں رکھتا بلکہ عیسے مسیح سوائے بندۂ خدا کے جسکو نعمت نبوت دی
گئی تھی سو بڑھ کر نہیں ہے۔ دوم گناہ اصلی آدم کے مسئلے کے بابمیں فرقان گو کہ آدم کی نافرمانی کا اقرار
کرتا تاہم اُس سے روح انسان پر پہنچے تاثیرات نفسی و زبونی کے بابمیں بالکل ساکت رہتا چنانچہ
یہ سورتیں گناہ آدم اور اسکے بہشت سے نکالے جانیکے بابمیں بیان ناقص موجود ہی لیکن اُس گناہ سے
روح آدم اور اسکے اولاد کے ارواح کسقدر غلیظ و ناپاک ہوگئے تھے سو دکھلانے کے واسطے
ایک لفظ بھی نہ پایا جاتا۔ سیوم لاچاری بنی آدم کے مسئلے کے بابمیں فرقان کچھ بھی تعلیم نہیں دیتا
گو کہ اس مسئلے کی شناخت ہدایت انسان کے لئے نہایت اہم ہی تاہم معتقدان فرقان اُس کتاب
کی ایک بات سے بھی آگہی نہ پاکر اسکے بابمیں بالکل ناواقف کے نادان رہجاتے ہیں شاید وے اپنے
دل کے خیالات خواہشات کو بہ ہوشیاری تمام آزمایش کرنے سے شناخت مذکور کو پہنچ
سکیں مگر یقین ہی کہ اس مقدمے میں فرقان کسیطرح کمک نہ دیتا۔ چہارم کفارۂ مسیح کے مسئلے کے
بابمیں فرقان بگستاخی تمام انکار کر کر کہتا کہ عیسے مسیح فرزند مریم یہود سے صلیب پر نہیں کھینچا گیا
مگر اسکی صورت لیکر دوسرا ایک شخص تھا۔ لہٰذا اگر مسیح نہیں موا تو ظاہر ہی کہ شریعت کو کفارۂ
عذر بخشش عصیان نہ ہونے سے نجات انسان تمام و کمال غیر ممکن ہی سو یہاں دنیائے لعنتی کے لئے باقی
رہ گئی سو امید نجات کے بابمیں محمد مصطفےٰ کا انکار صاف ہی۔ پنجم مسئلہ نیا جنم کے بابمیں فرقان صرف
اُسکا ذکر کچھ نہیں کرتا بلکہ کفارۂ عصیان کا انکار کرنے سے اُس نعمت اور انجیل کے دوسرے
سارے نعمات کا منکر ہو جاتا ہی کیونکہ یقین ہی کہ انصاف الٰہی شریعت کو کفارۂ عذر بخشش

گذار اجانے کے سوائے گنہگاروں کو نعمات روحانی پہنچانا روا نہ رکھتی ششم نعمات ایمان
مسیح کے مسئلے کے بابمیں لحاظ کیا چاہیئے کہ فرقان بخشایش عصیان کے لئے ایمان مسیح کو دکھلانے
کے عوض ایمان محمدؐ بتلاتا سوائے اسکے روح القدس کی قدرت مخصوص سے پیدا ہونی ہے سو
پاکی کے عوض کارہائے مخلوق کو ٹھہراتا ہفتم قضائے الٰہی کے بابمیں کہ نجات پایا ہوا کلیسیا روئے زمین
پر مسیح کی فوج روحانی ٹھہرے بلکہ آسمان میں اسکی دلہن کے مرتبے سے سرفراز ہووے ناظر دیکھا
چاہئے کہ اگر فرقان میں شروع سے آخر تک تلاش کریں تو اسکا ذکر کہیں نہیں پاوینگے مگر محمدؐ اپنے
اندھے وجاہل ہموطنوں کو حکم کرتا کہ وے شمشیر پکڑکر سفاکی و قتل سے بلکہ بہ کوشش تمام مذہب
مسیح کو نیست و نابود کرکے مذہب محمدؐ کو جانشین کریں سوائے اسکے فرقان اُن لوگ کے
لئے جو اس کار کفر و خونریزی میں اپنے جان دیویں بہشت وعدہ کرتا کہ وے بہشت نفسانی جسمیں مزاحمت
خواہشات جسمانی کو عمل میں لاسکیں حاصل کرینگے پس ثابت ہو چکا کہ فرقان کتب مقدس میں
بنی آدم کی ہدایت و نجات کے واسطے افشا ہوا ہے سو ہر ایک مسئلے سے عین اختلاف رکھتا ہے

ازیں باعث ہماری خدمت مخصوص ہے کہ ہم ہر ایک آدمی کو اسکے بابمیں یہہ عبرت سنجیدہ پہنچاویں

کہ کتب مقدس کی کل شہادت سے صرف کتاب جعلی نہیں بلکہ ارواح انسان کے لئے تعلیم مضر و مہلک
ٹھہرتا علاوہ اسکے فخر کے بابمیں کہ توریت و انجیل کا قایم و اثبات کرنے والا ہے ہم بہ اغلوط تمام
کہہ سکتے کہ اس رسالے کے اگلے بابوں میں واضح ہوئی ہے سو شہادت سے ہر ایک فہم پر ظاہر
ہوگا کہ بجز دروغ کے معرفت جسکی محمدؐ اپنے تئیں دوسرے عربان ہود و عیسویوں کی لعن تعن
سے محفوظ رکھتا سو اور کچھہ نہیں ہے اگر کوئی محمدی ہمارے اس فیصلے کو شدید سمجھے تو ہم

اُس سے یہہ سوال کرتے ہیں کہ فرقان کی کسی جاتے میں وہ تقویت توریت و انجیل جسکے باعث محمد مصطفےٰ اتنا فخر کرتا سو کہاں ہے ہم اِس مباحثے میں اکثر بار کتبِ مقدس کو فرقان کے ساتھہ مقابلہ کئے ہیں اور ہر ایک مقابلے سے ثابت ہوا کہ محمدیان اِس سوال کا جواب نہیں دے سکینگے۔ اُس سے مراد یہی ہے کہ اگرچہ محمدیان نام آور نبی محمد کو بچانیکی خاطر ضد اً فرقان کہیں باہر کہیں کہیں توریت و انجیل کو قایم و اثبات کرنے پہنچا تا ہم کل دلایل انکے عین خلاف نظر آتے ہیں لہٰذا انکا اِسطرح کد کرنا کچھہ دلیلِ معتبر کے سوائے ہونا پڑیگا۔ علاوہ اگر نام آور نبی محمد کو بچا رکھنے کے واسطے وے کد کر کہینگے کہ فرقان توریت و انجیل کو قایم کرنے آیا تو انکے مفسرین کی روایتِ نادان کے باعث کہ وہ اُن کتب کو منسوخ کرنے آپہنچا سو سمجھا جایگا قایم کرنا و منسوخ کرنا بایکدیگر مختلف ہونے سے دونو صحیح نہ ہوسکتے۔ اگر فرقان توریت و انجیل کو قایم کرنے دیا گیا تو واضح ہے کہ منسوخ کرنے نہیں آیا برعکس اِسکے اگر کتبِ مذکور کو منسوخ کرنے بھیجا گیا تو ظاہر ہے کہ انکو قایم و اثبات کرنے نہیں پہنچا۔ پس دیکھئے کہ محمد بجراتِ تمام اظہار کرتا کہ فرقان توریت و انجیل کو قایم کرنے آیا۔ اگر یہہ سچ ہو تو چاہیئے کہ وہ اُن کتب کے مضامین کو تقویت دینے کی خاطر شہادتِ معقول رکھے۔ اما چونکہ اُسکی تعلیم کتبِ مذکور کے مطالب کو تقویت دینے کے عوض بہ گستاخی تمام انکار کرتی تو ظاہر و باہر ہے کہ اِس بات پر دعویٰ محمد بالکل باطل ہے مگر محمدیان اوپر دکھلایا گیا سو اظہارِ محمد کو انکار کر کر کہتے کہ فرقان توریت و انجیل کو نہ قایم کرنے بلکہ منسوخ کرنے آپہنچا۔ اگر یہہ بات راست ہو تو لازم ہے کہ اُسکا ثبوت مطالبِ فرقان سے نمایان ہووے۔ مگر فرقان ہمارے دوستانِ محمدی کے دعوے کو پشتی دینے کے عوض علانیہ رد کر کہتا کہ میں توریت

و انجیل کو نہ منسوخ کرنے بلکہ قایم و اثبات کرنے آیا۔ پس امتِ محمد اور فرقان کے درمیان پڑ گیا ہی سو نا
موافقت میں ہو سکے سو یہ لکھا موافقت فی الناہم علمائے اسلام کی روشن دلی پر رکھ چھوڑتے ہیں
فرقان کے خلاف اِس چھوٹے رسالے میں جمع کی گئی ہی سو
شہادتِ وافر کے بعد ہم اپنے برادرانِ محمدی سے نیچے آنیوالے دو درخواست کرنا مناسب
جانتے ہیں اول اگر فرقان محمد کہے سے یہ لکھا فی الحقیقت توریت و انجیل کو قایم کرنے کے لئے خدا کی
وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان اُن کتب میں افشا ہوئی ہیں سو نجاتِ اصلی الٰہی پر اسکے تقویت
دینے والے مضامین کو بتلا کر دعوی محمد کو ثابت کریں دوم اگر امتِ محمد کہے سے یہ لکھا فرقان فی الحقیقت
توریت و انجیل کو منسوخ کرنے کے لئے خدا کی وحی حقیقی ہو تو محمدیان یا انکے مرشدان اِسبات کے ثبوت
میں محمد مصطفے کا اظہار دکھلانے سے انکے دعوے کو استوار کریں ہم اُن سوالاتِ معقول و منقول کے
جواب کے منتظر ہیں اور ظاہر ہے کہ وے جواب پہنچانے تک مدت مدید لگیگی کیونکہ اگر انکو سوالِ
اول کا جواب دینا ممکن ہو تو سوالِ دوم میں بالکل لاچار ہونا پڑیگا برعکس اسکے اگر وے سوالِ
آخر کا جواب پہنچا سکیں تو البتہ سوالِ اول میں لاجواب ٹھہرینگے القصہ یہ مقدمہ ایسا ہے کہ
اُن سوالات میں پہلے نہ پچھلے کا جواب پہنچا سکیں اس باعث انکو اِس بات سے راضی ہونا ضرور
پڑتا کہ فرقان کہلاتا سو نسخہ جو سالِ ہجری سے انکے باپ دادوں کو فریب دیا ہی سو کتابِ جعلی و مہلک
ٹھہرے بلکہ اسکا مصنف عینِ نبی ناحق مشہور کیا جاوے۔

اب ہمارے چھ باب سابق میں داخل کئے گئے ہیں سو دلایلِ معقول
سے ہمکو نیچے آنیوالے تین مقدموں کو ٹھہرانا لازم پڑتا اُن مقدمات کو ناظر کے غور و تامل کے لئے

لہذا ہم نے یہی مناسب جانا کہ سلاست و صفائی کی خاطر ہر ایک کو تین جدے جدے مقالوں میں تقسیم کریں

مُقدّمۂ اوّل

۱۔ محمّد مصطفٰے اِس بات سے آگاہ ہو کر کہ توریت و اِنجیل ایسے معجزاتِ عظیم کے ساتھ دیئے گئے تھے بلکہ ایسی پیشگوئیاں اِنصرامی سے قایم کئے گئے تھے کہ انکی الہامیت کسی صورت سے انکار نہ کی جا سکتی سو اُن کتب کے اصل و سندِ الٰہی کو علانیہ اقرار کرنے سے اپنا آغازِ کار کرتا ہے۔

۲۔ محمّد اپنے دعوے و نسخۂ بے سند کو توریت و انجیل کے تعلیماتِ الٰہی سے نسبت دینے کی خاطر مشہور کیا کرتا کہ فرقان کے علیحدہ علیحدہ سورے خدا کے وحیانِ حقیقی ہو کر خصوصاً کتبِ الہامی کو قایم و اثبات کرنے نازل ہوئے تھے۔

۳۔ پس محمّد مصطفٰے اپنی اُمت کی اُس روایتِ باطل کی جو کہ فرقان تعلیمِ توریت و اِنجیل کو منسوخ کرنے آیا سو بالکل روا نہ رکھتا۔ لہذا محمّدیوں کی وہ روایت صرف دلیلِ قطعی نہیں ہے کیونکہ فرقان کے مضامین سے تمام و کمال جاہل ہیں بلکہ ثابت کرتی کہ کل فرقہ حماقت کو کام فرما کر ایک کتاب پر جسکی بار اُٹھا کر کبھی آزمایش نہیں کیئے ہیں بھروسا کرنے سے اپنے ارواحِ لایموت کو خطرِ دوزخ میں ڈالتے ہیں

مُقدّمۂ دوم

۱۔ محمّد توریت و اِنجیل کی الہامیت کو قبول لینے کے باعث ہم اُن کتب کے وسیلے سے پہنچی ہے سو تعلیمِ نجات کو تحقیق کرنے کی خاطر بہ ہشیاری تمام تلاش کرتے ہیں پس کیا دیکھتے کہ ابتدائے

دنیا سے قربانیاں بزرگان و نمونا خون آلودہ موسے و پیشگوئیاں انبیا و مسایل حواریاں بالاتفاق گواہی دیتے کہ نعمت نجات قربانی الہی کے وسیلے سے ہی اگر صاف پوچھیے تو نجات انسان فرزند خدا کے کفارے سے قایم ہی۔

۲- محمد بجرارت تمام فرقان کے باب میں یہہ دعوی کرنے سے کہ توریت و انجیل کو قایم کرنے پہنچا ہم فرزند خدا کی نجات پر اس کتاب کی تقویت دینے والے مضمون کو تحقیق کرنے کی خاطر بمحنت تمام تلاش کرتے ہیں پر کیا دیکھتے ہیں کہ فرقان نجات مذکور کو تقویت دینے کے عوض صرف گستاخی سے انکار کرتا ہی بلکہ تازہ اشتہار دیکر ٹھہراتا کہ نجات انسان ایمان محمد پر متعلق ہی۔

۳- پس محمد توریت و انجیل برا فنا کی گئی ہی سو نجات اصلی الہ کو تقویت نہ دیکر گستاخی تمام انکار کرنے سے اپنے تئیں شر الالہام و نبی ناحق ٹھہرایا ہی علاوہ اپنے توریت و انجیل کے انکار کرنے والے نسخے کو ان کتب کا قایم و اثبات کرنے والا کہلا کر بشوخی و بے شرمی تمام دروغ کو مشہور کیا ہی۔

مقدمۂ سیوم

۱- محمد اور پرگذاری گئی سو شہادت کے مطابق بشر الالہام و فریبی ہموطناں و نبی ناحق ٹھہرنے سے واضح ہی کہ فرقان کہلاتی ہی سو کتاب نجات انسان کے واسطے رہبر کامل الہ نہیں ہی۔

۲- برعکس اسکے توریت و انجیل بہ کثرت معجزات دیئے جانے و بہت سے پیشگوئیاں انصرامی سے قایم ہونے بلکہ خود محمد کے اقرارات سے کتب الہامی ٹھہرائے جانے سے واضح ہی کہ وے ہی متقدّم اہم نجات میں اولاد آدم کی ہدایت کے لئے خدا کا رہبر کامل ہیں۔

۳- پس فرقان باوجودیکہ مقدمۂ اہم نجات میں رہبرِ کامل الٰہ نہیں ہے تاہم محمد مصطفےٰ سے خدا کے رہبرِ کامل کی سی شہادت سہو رکھا گیا ہی لہٰذا رسالۂ ثلثۃ الکتب کے صفحوں میں داخل کی گئی ہے سو شہادت سے روبروئے محمدیاں صرف کتاب جعلی نہیں بلکہ ارواحِ انسان کے لئے تعلیمِ مہلک ٹھہرایا گیا ہی

ساتواں باب

بادشاہتِ محمدی کے عروج و وسعت کو ظاہر کرنے کی خاطر دانیال نبی پر
نازل ہوئی تھی سو پیشگوئی عمدہ کے باہمیں درثبوت کہ اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کو صرف
کلیسۂ مسیح کی ریاکاری و بدعتی کی سزا میں بلائے شدید کے سر پر کھا آنے دیا۔

اِس رسالے کے پہلے باب میں بتلایا گیا کہ محمد مصطفےٰ خود الہامیتِ توریت کو قبول لینے کے
بعد بگستاخی تمام اسکی تعلیم و پیشگوئیوں کو اِنکار کر کے اپنے تئیں شرالالہام ٹھہرایا ہے بلکہ دُنیا آخر ہوی
تک دِ انسان کو فرقان کی ناراستی پر دلیلِ قطعی پہنچایا ہے۔ دوسرے باب میں دکھلایا گیا کہ محمد
مصنفانِ انجیل کی معتبری کو اقرار کرنے سے نہ عمداً بلکہ سہواً انجات مسیح پر یعنے وہ نجات جو
ازراہِ قربانی و خون بہنے کے ہی سو گواہ بنا ہے تیسرے باب میں محمدیوں کی وہ روایتِ طفلی
و بے دلیل کہ توریت و انجیل تغیّر و متبدّل ہو گئے ہیں جس سے وے اُن کتب کی حقارت غفلت
کر کے اپنی حرکت کو روا رکھتے ہیں سو بے سند ٹھہر کر رہ گئی ہے چوتھے باب میں اللہ تعالےٰ
کی انصافِ بلا تغیّر سبب جسکے نجاتِ انسان کے لئے شریعت کو کفارہ عوضِ بخششِ عصیان پہنچانا

ضرور تھا ثابت ہو کر مستحکم کی گئی ہے پانچویں باب میں ابتدائے دنیا سے مسیح کی الوہیت و جسمیت و موت و کفارے و آسمان پر جانے کے بابمیں نازل ہوئے تھے پیشگوئیان مخصوص تفصیلوار بیان ہو کر ناظر کے روبرو گذارے گئے ہیں اور چھٹویں باب میں مسایل نجات جنبا ہدایت انسان کے لئے توریت و انجیل میں افشا ہوئے ہیں شو بہ اختصار و صافی تمام تحریر کئے گئے ہیں بلکہ تعلیم فرقان اُن سے رکھتی ہے سو کمال اختلاف فاش ہو کر رسوا کیا گیا ہے اب ہمارے ناظرین محمدی کی منفعت کے لئے ایکہی کام باقی رہتا کہ ہم اللہ تعالے بادشاہت اسلام کو بلکہ اسکے شرع میں جو روے زمین پر پائی سو غلبہ عجیب کو کس سبب سے انے دیا سو بتلاویں خدا ہماری شہادت کے اس حصہ مخصوص پر اپنی برکت عظیم عنایت فرماوے تا کہ ہر ایک متلاشی حقیقت کو فایدہ بخش ہووے۔

ہمارے برادران محمدی اپنے باپ دادوں کی عادت کے مطابق کچھ بھی دریافت کے سوائے اسلام کو نعمت الٰہی بلکہ روئے زمین پر جس قدر مذہبوں میں مذہب راست سمجھکر بمغروری تمام اپنے تئیں بزرگ تصور کئے ہیں ہاں ہے ایسے مذہب سے جسکے تعلیمات دریافت میں اگر فقط مجموعہ مختلفات ثابت ہوتے ہیں سو فریب پاکر صرف بات سے نہیں بلکہ قلم سے بھی اپنے ہم جنس پر فخر و فضیلت کئے ہیں الغرض خدا تعالے کے کلام الہامی سے انجان ہو کر اب تک یہہ گمان کرتے ہیں کہ اسلام ایسی نعمت عظیم ہے کہ اُس سے زیر سما موجود ہی کوئی دوسری چیز مقابلہ نہ کیا جاتی در حالت اِس بات سے واقف ہو نا کہ وہ مذہب جو ہووے اور اُنکے بزرگان ایسا عمدہ ٹھہرائے ہیں چنانچہ فرقان ایک جاے میں پاکی کا حکم کرتا دوسری میں زنا کی اجازت دیتا اور ایک موقع میں نیکی کرنے کا فرمان ٹھہراتا دوسرے میں انتقام لینا روا رکھتا وغیرہ۔

صرف وے زمین پر نازل ہوے ہیں سو بلیات میں مبتلا ہوے شدید ترین ہے البتہ انکے لئے مُعَلّم تاسف ہوگا۔

لیکن جو ہے کہ مذہب کو دنیا میں نمود ہونے کے ۱۰۵۰ سال پیشتر وہ بات بصفائی تمام دکھلائی گئی تھی اور دیکھو کہ اسکے بابمیں موجود ہی پیشگوئی دانیال نبی کے وسیلے سے پہنچی اور یہہ وہی نبی ہی جو مسیح کے صلیب پر کھینچے جانیکا وقت بصحتِ تمام فاش کیا تھا پس گو کہ یہہ پیشگوئی ضرور تاج فخرِ اسلام کو توڑنے والی ہوگی تاہم اگر پیشگوئیانِ سابق کے ساتھ محمدیوں کو دانائی پہنچے تو انکے لئے فرقان سا دہشت انگیز ہلاک کرنے والے نسخے سے زیادہ فایدہ بخش ہوگی۔

ہم اپنے ناظرینِ محمدی کو اس پیشگوئی عجیب کی طرف رجوع کرنے کے آگے چاہئے کہ وے اس بات سے آگاہ ہوویں کہ کلامِ خدا صاف صاف بتلاتا ہے کہ خداوند صرف بادشاہتِ سماوی نہیں کرتا بلکہ دنیا کے سلطنتوں پر بھی حکومت رکھکر ہر ایک کے حدود و قدرت و قیام کو مقرر کرتا ہے کہ اسکی یہہ حکمرانی کارپردازانِ دنیوی و عام کے وسیلے سے عمل میں لائی جاتی ہے یہانتک کہ چشمِ انسان کو نظر آتا کہ اللہ تعالےٰ بندوبستِ دنیا میں کچھ علاقہ نہیں رکھتا ہے لیکن فی الحقیقت اسکے انتظامِ پروردگاری قدرتِ غیبی کے زور سے کارپردازانِ کو روکواسقدر بند رکھتا یا آزاد کرتا کہ اسکا مقصد یہہ تعیینی تمام بلکہ وقتِ مقرری میں انصرام کو پہنچا ہے علاوہ خدا اپنے سارے ارادوں کو پیشبینی کرنے بلکہ انکو عمل میں لانیکی خاطر قدرتِ کامل رکھنے سے کوئی حادثہ سیکڑوں بلکہ ہزارہا سال وقوع میں آنے کے آگے بصحتِ تمام انبیاؤں کے وسیلے سے ظاہر کرسکتا ہے پس وہ دانیال نبی روح القدس کی عنایت سے نعمتِ الہام پاکر خدا زمانۂ آخر میں ٹھہرایا تھا سو مقدمے کو مشہور کرنے تعین ہوا۔

ناظر محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ اگرچہ خداوند رواج انسان کے فتوے کو
قیامت تک موقوف رکھتا تاہم دنیا قایم رہی تک اپنے بلیات شدید کو نازل کرنے سے اقوام
و بادشاہتوں کے بدیوں کا بدلہ لیتا ہے۔ خداوند کلام الہام میں دکھلاتا ہے کہ نئے بلیات جنگ و
جدال اور وبا اور قحط میں اور جلدی یا دیری سے اقوام کے گناہوں کے واسطے نازل ہو کر خواہ
انکو عاجز ٹھہرائینگے یا بالکل نیست و نابود کرینگے۔ پس اگر خدا دنیا کے بادشاہتوں پر حکمرانی کر کے
بدئی اقوام کے واسطے سزا نازل کرتا تو یقین ہے کہ کلیسیٔہ ظاہری مسیح پر بھی حکمرانی کریگا۔ علاوہ
جیسا دنیا میں ہے ویسا ہی کلیسیٔہ ظاہری میں بھی واقع ہوتا ہے یعنے خدا ریاکاریوں و جھگڑوں کے سبب
بلکہ حقیقت انجیل کی صحت سے کم و بیش برگشتہ ہونیکے لئے اپنے بلیات شدید کو پہنچاتا ہے۔ لہذا
خدائے غیب دان پیشین بینی کر کے کہ زمانہ مسیح سے لیکر چھٹویں صدی کے آخر میں کلیسیٔہ ظاہری مسیح
ریاکاروں و بدعتوں و ضلالتوں سے معمور ہو جائیگا سو ۱۱۰۰ سال کے قبل دانیال کو اپنا نبی ٹھہرا
کر آپ اس کلیسیٔہ بدعتی پر کیسی بلائے شدید آنے دیگا سو دکھلانے بھیجا۔ یہہ بلا خدا کے سارے بلیات
کے سر پر تھا جب وہ عرصہ دراز گستاخی سے چھیڑا گیا ہے سو نہایت شدید بلکہ بہت طول طویل ہونا
تھا۔ اس سے کلیسیٔہ ظاہری مسیح ویران ہونا و ظلم سہنا بلکہ اکثر مقاموں میں بالکل نیست و نابود
کیا جانا تھا۔ اس سے بھی مسیحیان ظاہری مختلف واسطوں سے تباہ ہونا تھا۔ ایکتو صلح سے
دوسرا شمشیر سے۔ اس سے بھی شہزادہ کلیسیٔہ خوب بے عزت کیا جانا بلکہ اسکی پرستش اکثر مقاموں
میں موقوف ہونا تھا۔ پس یہاں کیسی بلائے مہیب موجود تھی کلیسیٔہ مسیحی کی ریاکاری کے سبب سے
کیسی سزائے شدید ٹھہری۔ اگر ناظر پوچھے کہ یہہ کیا بلا تھی تو ہم جواب دیتے ہیں کہ اسلام تھا۔ بے شک

مذہب مُفتخرِ اسلام صرف بلا ئے مُہیب ہی جو خداوند کلیۂ ظاہری مسیح کے گناہ کے باعث آئے ذکر
پھر وقتِ مُقرری مین نیست ونابود کریگا سو ظرِ محمدی کو باور کرنا نہایت مُشکل ہوگا۔ اگرچہ
یہہ بات محمدیوں کو باور کرنا بالکل مُشکل ہووے تاہم عینِ صحیح ہی جیسا وے نیچے آنیوالی پیشگوئی
کو ہوشیاری تمام آزمایش کرنے سے قایل ہو سکتے۔

مُقدمۂ عجیب جو یہاں ہم اپنے ناظرین کے روبرو گذرانا چاہتے ہیں سو
رویت کے وسیلے سے دانیال نبی کو فاش ہوی لیکن عقلِ دانیال اُسکی تعبیر کے لئے کفایت نکرنے
سے فرشتہ جبرایل کو حکم ہوا کہ جا کر اُسکو تفصیلوار بیان کرے لہذا یہہ پیشگوئی توریت کے صفحوں
پر حرف الہامِ الہی سے لکھی گئی نہین بلکہ یہہ فضیلت رکھتی کہ اُسکے ساتھہ تعبیرِ الہی بھی موجود ہے
ازین باعث ہم مناسب جانتے کہ اولا رویت کو اُسکی تعبیر کے ساتھہ لفظ بلفظ لکھین تاکہ
ناظر اُسکو ملاحظہ کرنے سے نیچے آنیوالے بیان کے واسطے مُستعد ہووے چنانچہ کتابِ دانیال
کے ۸ باب کے شروع مین نیچے دکھلائے گئے سے یکھا تحریر ہے

رویتِ دانیال نبی

بلعاشاز بادشاہ کی سلطنت کے تیسرے سال مین مجھہ دانیال کو ایک رویا نظر آیا
بعد اُسکے جو شروع مین مجھے نظر آیا تھا۔ اور مین رویت مین مُشاہدہ کیا اور یون ہوا کہ جب مین
مُشاہدہ کیا مین سوسن کے محل مین تھا جو صوبۂ عیلام مین ہی اور مین رویت مین دیکھا کہ مین
نہر اولائی کے کنارے پر ہون تب مین اپنی آنکھین اُٹھا کے نظر کیا اور کیا دیکھتا ہون کہ نہر کے آگے
ایک مینڈھا کھڑا ہی جسکی دو شاخین تھین اور اُسکے دو شاخین اونچی تھین لیکن ایک دوسرے سے

بڑی تھی اور بڑی تھی آخر کو میں مینڈھے کو دیکھا کہ مغرب و شمال و جنوب طرف ریلتا تھا یہاں
تک کہ کوئی جانور اسکے سامھنے کھڑا نہ ہوسکا نہ کوئی بھی اسکے ہاتھ سے چھڑا سکا پر وہ اپنی مرضی
کے مطابق چلا اور بزرگ بنا۔ اور میں غور کر رہا تھا کہ دیکھو ایک چھیلا مغرب کی طرف تمام روے
زمین پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھیا اور چھیلے کے دونوں آنکھوں کے بیچ ایک نادر شاخ تھی۔ اور وہ اُس دو
شاخ والے مینڈھے کے پاس جسے میں نہر کے سامھنے کھڑا دیکھا آیا اور اپنی قوت کے قہر سے اُسپر
حملہ کیا۔ اور میں دیکھا کہ وہ مینڈھے کے قریب آپہنچا اور اُسپر خشمناک ہوا اور مینڈھے کو مارا
اور اُسکے دونوں شاخیں توڑا اور مینڈھے کو قوت نہ تھی کہ اُسکے سامھنے کھڑے ہو سو اُسے زمین
پر گرا دیا اور کُچھدلا اور کوئی نہ تھا کہ مینڈھے کو اُسکے ہاتھ سے چھڑا سکے۔ اسلئے چھیلا نہایت
بزرگ ہوا اور جب قوی بنا تو اُسکی بڑی شاخ توٹ گئی اور اُسکی جگہہ نادر چار شاخیں آسمان
کی چاروں ہواؤں کی طرف اُٹھیں۔ اور اُنمیں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اُٹھی جو جنوب اور مشرق
اور زمین دلپسند کی طرف بے نہایت بڑھ گئی۔ اور وہ آسمان کے لشکر تک بڑھی اور اُس لشکر اور
ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دیا اور اُنھیں کُچھدلی۔ ہاں وہ اپنے تئیں اُس لشکر کے شہزادے
تک بلند کیا بلکہ اُس سے دائمی قربانی اُٹھائی گئی اور اُسکے مکانِ مقدس گرایا گیا۔ اور معصیت کے
سبب سے اُسکو دائمی قربانی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا اور وہ عمل کیا
بلکہ کامیاب ہوا۔

یہہ وہی رویتِ عجیب ہے جو روح القدس کی قدرت سے دانیال نبی کو نظر آئی لیکن
دانیال کو اُسکی تعبیر کرنے کے لئے لیاقت بخشی گئی۔ شاید اُسکا وجہہ یہی تھا کہ خداوند نہایت

دو چیندان کے وسیلے سے آپ آئندہ وقوع میں آنے والے حوادثے پر دلیل استوار ٹھہراوے پس انسان روح
کی معنی کو نکالنے کی خاطر قدرت نہ رکھنے سے فرشتہ جبرائیل اسکی تعبیر دینے بھیجا گیا۔ اسکا بیان بابِ دانیال کی ۸ آیت
میں پایا جاتا اور نیچے دکھلا کر لکھا ہے

تعبیرِ جبرائیل

اور وہ کہا کہ دیکھ میں تجھے سمجھاونگا کہ قہر کے آخر میں کیا ہوگا کیونکہ وقتِ معین
میں اسکا آخر ہوویگا وہ دو شاخ والا مینڈھا جسے تو دیکھا سو مادا اور فارس کے بادشاہ ہیں
اور وہ بال والا چھیلا تو یونان کا بادشاہ اور بڑی شاخ جو اسکے آنکھوں کے درمیان ہے سو اسکا پہلا
بادشاہ ہے اور چونکہ اسکے ٹوٹنے پر اسکی جگھہ میں چار کھڑے ہوئے سو اس قوم میں سے چار سلطنتیں
اُٹھینگے لیکن اسکی قوت کے برابر نہیں اور انکے سلطنت کے آخر میں جبکہ عاصیاں حد تک پہنچینگے
تو ایک بادشاہِ تندچہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا اُٹھیگا اور اسکی بڑی قدرت ہوگی پر
اپنی ہی قدرت سے نہیں اور وہ عجیب طرح سے ہلاک کریگا اور بخت آور ہوگا اور عمل کریگا اور زور
آور و مقدس لوگوں کو ہلاک کریگا اور اپنی چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھہ میں کامیاب کرواویگا
اور وہ اپنے دل میں مغرور ہوویگا اور صلح سے بہتوں کو ہلاک کریگا وہ شہزادہ شہزادوں کے
مقابلے میں اُٹھہ کھڑا ہوگا پر بغیر وسیلہ دست کے شکست پاویگا۔

اب رویت کی تعبیر الٰہی کے ساتھہ لفظ بلفظ گذاری گئی ہے ناظر محمدی اس الٰہی
کی معاونت سے جبتک کہ پیشگوئی کو تقسیم کر سکے ہر ایک بابت پر تھوڑا سا بیان کرینگے
ہوشیاری تمام متوجہ ہوجیئے اوّلاً اُس مینڈھے کے بابت جو دانیال نبی رویت میں دیکھا تھا

فرشتہ جبرائیل بیان کرتا کہ اُس سے مراد یہی ہے یعنے مادا و فارس کی بادشاہت متحد اُن بادشاہوں کے
اتفاق کو بتلانے کے واسطے وہ مینڈا دو بلند شاخ رکھتا تھا مگر ایک دوسرے سے اونچی تھی
بلکہ وہ جو بلند تر تھی سو آخر اٹھی یعنی اُن دو شاخ میں پچھلی شاخ سے بادشاہت فارس مفہوم ہوتی
ہی کہ یہہ گو کہ دوسرے سے تھوڑے وقت کے بعد نامآور ہوی تاہم اُن دونوں میں بزرگتر تھی پھر یہہ
بڑے مینڈے کا مغرب و شمال و جنوب کی طرف سینگ دکھلانا کہ اُس عرصے میں جو اللہ تعالی سلطنت
مذکور کے غلبے کے لئے ٹھہرایا تھا اقوام مادا و فارس کی تسخیر اُس طرف پھر کئے جاویں اور دیکھو
کہ عرصہ مقدر تمام ہونے تک کوئی شاہ بادشاہان ایران کی قدرت سے مقابلہ نکر سکتا تھا
ناظر محمدی ثانیا دیکھا چاہئے کہ اُس بکری سلطنت کی بزرگی
کے واسطے وقت مقدر تمام ہوتے ہی اُسکی اگلی غلبہ کرنیوالی قدرت دفعتًا موقوف ہو کر بادشاہت
بالکل تباہ ہو گئی اُس امر کے انصرام کو پہنچانے کے واسطے خداوند وہ بڑا چھیلا جسکے آنکھوں
کے درمیان مذکور نادر شاخ تھی مینڈے سے مقابلہ کرنے مقرر کیا اور فرشتہ جبرائیل بیان
کرتا کہ اُس چھیلے سے مراد یہی ہے یعنے بادشاہت یونان اور نادر شاخ جو اُسکے آنکھوں کے بیچ تھی
سو سکندر ذوالقرنین اُسکا بادشاہ اول ہی یہہ چھیلا مغرب طرف سے نکلکر تمام روئے زمین
پر آیا بلکہ زمین کو نہ چھوا جس سے سکندر ذوالقرنین کی شتابی سے دنیا کو تسخیر کریگا سو صاف
صاف مفہوم ہوتا چنانچہ وہ چھ برس کے عرصے میں دنیا کے اکثر ملکوں کو تسخیر کرکے اُسکی فتحمندی
کے ہر ایک مخالف کو باآسانی تمام شکست دیا علاوہ آپ بھی آغاز جوانی یعنے ۳۲ سال
کی عمر میں مر گیا اگر اُس اقبالمندی عجیب کا راز دریافت کریں تو خود سکندر کے پیچھے آنیوالے

اظہار سے معلوم ہوگا چنانچہ جسوقتکہ وہ یہو کے سردار امام کا استقبال کر کے سجدہ کیا اسکے سرداران
لشکر اپنے شاہِ عظیم کی اِس حرکت کے باعث تعجب کرنے سے وہ انکو جواب دیا کہ جب میں اپنے ملک سے روا
ہونے کو تھا تب ایک شخص سردار امام کی سی صورت بلکہ اسکے جبے کا
سا جبہ پہنا ہوا مجھے خواب میں دکھائی دیکر تاکید کیا کہ میں ایشیا میں اپنے سارے منصوبوں کو بجرات تمام
بجالاوں کیونکہ میں البتہ کامیاب ہوجاوں گا اِسی باعث میں سردار امام کو سجدہ کیا۔ اِن عجیب خوابوں ہمارے سامھنے
پیشگوئی سے قضائے الٰہی معلوم ہوتی ہی یہ اُس تکّے چھیلے کا مینڈے پر دوڑنا اور اسکے دو شاخ
کو توڑنا اور اسکو زمین پر گرا دینا بادشاہتِ فارس کی تسخیر و تباہی کو دکھلا کر غلبۂ بادشاہتِ یونان کو
ظاہر کرتا ہی۔

ثانیاً ناظرِ محمدی کو لحاظ کیا چاہئے کہ چھیلا مینڈے کو گرا دیکر نہایت بزرگ ہوگیا اور
جب قوی بنا اسکے آنکھوں کے بیچمیں تھی سو بڑی شاخ ٹوٹ گئی اسکے عوض نادر چار شاخیں آسمان کی چار
ہواؤں کی طرف اُٹھیں جبرائیل اسکا یوں بیان کرتا کہ بڑی شاخ یونان کا پہلا بادشاہ ہی اور وہ ٹوٹکر اُس
قوم میں سے چار سلطنت قرار پاوینگے لیکن بادشاہتِ اول کی سی قدرت نہ رکھینگے پیشگوئی کے
اِس حصے پر تواریخ بہت سی گواہی دیکر بتلاتی کہ سکندر دنیا کے بہتیرے ملکوں کو فتح کرکے خواہ کثرتِ عیش سے خواہ
یا زہر سے ہلاک ہوا وہ مرتے وقت سلطنت کے قائم مقام کو تعین کرنے سے باز رہکر اُن لوگوں کو جو اُسکا سر
اہم کیا ہمیں شامل ہوتے تھے جوابِ مُتشکّی دیا غرض یونانی سلطنتِ عظیم بہت سے صوبوں میں تقسیم ہوکر تھوڑے
عرصے میں سکندر کے چار بڑے سرداروں کے زیرِ حکم آئی چنانچہ لیسیمکس شمال کا متصرف ہوا تالیمیوس بادشاہ
جنوب ٹھہرا کسندر المالکِ مغرب بنا اور سلیوکس نکتر سلطانِ مشرق ہوگیا ایسا ہوا کہ خدا قدیم سے ٹھہرایا تھا

سو مقدمہ انصرام کو پہنچا بلکہ دانیال نبی پر نازل ہوئی تھی پیشگوئی پوری ہو گئی

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ دانیال رویت میں دیکھا تھا

سو چار شاخوں میں ایک سے ایک چھوٹی شاخ اُٹھی اور وہ اگرچہ شروع میں بالکل چھوٹی تھی
تاہم جلد بڑھنے لگی بلکہ پیشگوئی کے آخر میں مذکور ہے سو سارے عجوبات کو عمل میں لائی جبرائیل رویت
نے اُس مخصوص حصے کی تعبیر کرکے چھوٹی شاخ کی نموداری کے باعث نیچے آنیوالے وجہ اہم کو بتلاتا
یعنے اُن چار سلطنتوں کے آخر میں جب عاصیاں حد تک پہنچینگے تو ایک بادشاہ تند چہرہ اور تاریک
فقروں کا سمجھنے والا اُٹھیگا اور اُسکی قدرت بڑی ہوگی پر اپنے ہی قدرت سے نہیں یہہ چھوٹی
شاخ سکندر کی سلطنتِ عظیم کے ٹوٹنے پر قرار پایے سو چار سلطنتوں میں سے سلطنت جنوبی میں
(یعنے بادشاہتِ تالیمیوس جسمیں مغربی عربستان مشتمل تھا) عروج پائی اور خدا اُس چھوٹی شاخ کو جو
آخر شش قرنیا میں تاریخ پہنچانا تھا کس سبب سے آنے دیا سو جبرائیل اُسکی تعبیر سے صاف معلوم ہوتا ہے
الغرض عاصیوں کا بڑھنا و حد تک پہنچنا اُسکا وجہ حقیقی تھا اگر صاف پوچھے تو خداوند کلیۂ ظاہری مسیح
کی ریاکاری پہ سزا ٹھہرا کر اُس چار دنے کو بلائے شدید کے سپرکھا آنے دیا۔ اُس چھوٹی شاخ کی نموداری کے
واسطے کوئی وقتِ مخصوص نہیں دکھلایا گیا فقط یہہ کہی کہ بادشاہانِ مذکورے کے آخر میں جب عاصیان
حد تک پہنچینگے تو ظہور میں آویگی مگر کلیسیۂ مسیح کی تواریخ بتلاتی ہے کہ چھٹویں صدی کے آخر میں صرف دنیا
کے مشرقی حصے میں نہیں بلکہ مغربی حصے میں بھی کلیسیۂ مسیح نہایت غیر مقدس و مکر آمیز و بدعتی ہو گیا تھا لہٰذا
خداتعالیٰ ٹھہرایا کہ چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی سو یعنی بادشاہت کو وقوع میں آنے دیوے تاکہ اُس
کلیسیۂ ظاہری مسیح کی ریاکاری و بدی پر جس سے اُسکا اسمِ اعظم و حقیقتِ انجیل نہایت بے عزت کی گئی تھی سزا دیوے

پہنچاویں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ خداوند خصوصاً گناہ پر بلائے رعد نازل کرنے کے لئے چھوٹی شاخ اور اسکی نجاوری کو جہانگیر ہونے دیا۔

ثانیاً ناظر محمّدی چھوٹی شاخ سے دکھلائی گئی بادشاہت کے عروج کے باب میں جبرائیل کیا کہتا ہی ہوشیار رہی تمام لحاظ کیا چاہئے چنانچہ بادشاہ تند چہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا نا گہاں دکھائی دینے سے وقوع میں آتا تھا۔ توریت و انجیل میں تاریک و نور ... حقیقت و ضلالت کے واسطے مستعمل ہیں لہذا جب یہہ بات یعنی تاریک فقروں کا سمجھنے والا کہی گئی تو اُس سے مراد یہی ہی یعنی ایک شخص جوان کے فریب کے واسطے غلط اور جھوٹے مسایل کو ایجاد کرنے میں لیاقت کامل رکھے یہہ علامت بصفائی تمام خود بنا ہوا نبی عربستان کی طرف اشارہ کرتی بلکہ تواریخ دنیا میں مذکور ہی سو دوسرے کوئی شخص سے منسوب نہ ہو سکتی کیونکہ کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو اِس علامت مخصوص اور پیشگوئی میں مذکور میں دوسرے سارے علامتوں سے مشابہت رکھتا ہی کیونکہ دیکھو محمد اصلاً بادشاہ نہیں مگر فقط ساکن مکّہ اور قریش کہلاتی ہی سو قوم کا رکن معلق تھا مگر گستاخانہ تاریک فقروں کو ایجاد کرنے و بہ استقلالی تمام قادر مطلق کے وحیوں کے سر رکھا جاہل عربوں میں شہرت دینے سے اپنے تیں بادشاہ عربستان بنایا اُن واسطوں سے اپنے تیں مرتبہ شاہی کو پہنچا کر ایک آن اپنے نعش قاتل کے تیں باز نہ رکھکر ہر ایک قابو سے سنگدلی تمام اُن لوگ کے تیں جو فرقان کے تاریک فقروں کو رد کرتے تھے سو قتل کیا پس ہم دہرا کر کہتے ہیں کہ سوا محمد کے کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جو ہر ایک بابت میں جبرائیل کے بیان سے مشابہت رکھتا ہی یہہ وہی شخص ہی جو تاریک فقروں کو ایجاد کرنے سے اپنے تیں قدرت شاہی کو پہنچا کر روئے زمین پر مذہب و بادشاہت تازہ ٹھہرایا کون سا عرب ہم پوچھتے فرقان کے تاریک فقروں کے بغیر خاندان قریش

اُس کن کے واسطے ملوا دینگی کیا ہوتا۔ کون سے اقوام و خاندانِ عربستان اُن تاریک قعروں سے فرہنگ پائے
تک مصطفٰی صاحب بادشاہ بنانے کی خاطر اپنا خونِ جگر مفت ضائع ہوتے۔ مگر ایسے سوالات کو اور تھوڑا
طول طویل کریں۔ پس ہم پوچھتے کیا چیز تھی جو دلِ عربان کو مشتعل کرکے افواجِ خلفا کو روئے زمین
پر بھیجنے کا سبب ہوگئی۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو ناحق یہ سکھلاتی کہ ضلالتِ اسلام
کو پھیلانے کے واسطے جنگ میں جان دینا خود بخود داخلِ بہشت کے لئے نیکی کافی ہے۔ کیا چیز تھی جو مسلمانان
اصلی کے دلوں میں دوسرے سب فرقوں پر اثر انفِ کینہ ور بےرحم پیدا کی کہ وے انکے ستانے میں لوٹ کھسوٹ
کو نیکی و خوبی کو بندگیٔ خدا گنتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک نہیں تھی جو حرص و کینہ و شہوت کو
جو ہوائے نفسانی میں بدترین ہیں سو جائز رکھتی تھی۔ کیا چیز تھی جو اُس جوانمردی و بےپروائی زندگی کو
پیدا کی جس کے سبب ترک سوارانِ اصلی اسلام معرکے میں بالکل لاشکست ہوتے تھے۔ کیا فرقان کی تعلیم تاریک
نہیں تھی جو وعدہ کیا کرتی کہ وے مسلمانان جو یہود و عیسویوں و بت پرستوں کو قتل کرنے بلکہ انکے بیبیوں
اور بیٹیوں کو خراب کرنے میں اپنے شریکوں سے سبقت لیجاتے تھے بہشتِ محمدی میں مرتبۂ بزرگ تر
پاویں۔ آخر ہم پوچھتے ہیں کہ فرقان کی تعلیم تاریک سے جاری ہے سو تاثیر کے بجز کیا چیز تھی جو خلفائے
محمد کو روئے زمین پر قاموسِ مغربی سے مشرق میں گنگا ندی تک دستِ ستم دراز کرواتی تھی۔ ہم ان
سوالات کے جواب کے منتظر ہیں۔ منصف کو خوب معلوم ہے کہ توریت کے چند مفسرین اِس پیشگوئی
کو بادشاہِ انتیاکس ایپیفنیس سے جو تھوڑا وقت یہود پر بڑی زبردستی کیا منسوب کرتے ہیں
مگر یہ تاویل بالکل غیر مناسب ہے کیونکہ بادشاہتِ انتیاکس سکندر کی سلطنت سے قرار پائے چار
سلطنتوں میں بادشاہتِ شرقی تھی نہ بادشاہتِ تازہ جو اُن چاروں میں ایک سے عروج پائی

علاوہ انتیاکس اغازسے بڑا بادشاہ تھا اور کبھی خدا تعالی کے نام پر تاریک فقروں کو ادا کرنے سے اپنے تیں حالتِ مفلسی سے مرتبۂ شاہی کو نہیں پہنچایا۔ مگر تعلیم تاریک فرقان محمدؐ کی بادشاہت کو ٹھہرانے اور شتابی سے پھیلانے اور آجکے روز تک قایم رکھنے کے لئے ابلیس کا واسطہ مخصوص تھی پس ثابت ہو چکا کہ فرشتہ جبرائیل سے مشہور ہوا تھا سو شخص یعنے بادشاہِ تند چہرہ و تاریک فقروں کا سمجھنے والا محمدؐ ہی ہے

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہیئے کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی گئی ہے یا بادشاہِ تند چہرہ کے ہاتھ سے عروج پاکر جلد بزرگ ہو گئی چنانچہ رویت میں دانیال نبی دیکھا کہ طرف جنوب و طرف مشرق و طرف زمین دلپسند تیز جا کرتی تھی جبرائیل اس بات کی تعبیر یوں کرتا یعنے اسکی قدرت بڑی ہو گی پر اپنی ہی قدرت سے نہیں پس دیکھو کہ بادشاہِ تند چہرہ کی سلطنت کا جنوب و مشرق و زمینِ دلپسند کی طرف پھیلنا بادشاہتِ محمدؐ کے پھیلنے سے عین موافقت رکھتی ہے چنانچہ محمدؐ کے پہلے چھوٹے مہمات شہر مدینہ کی جنوب طرف بنی قریش کے مقابلے میں کئے گئے تھے جن پر تھوڑا سا غالب آیا۔ مِن بعد اپنے نقش قدم کو نہ روک کر مدینے کے اطراف تھے سو آبادیاں یہود پر فوجکشی کیا۔ آخر کش شہر مکہ کو تسخیر کر بنی حاوازن کو حنیم کی لڑائی میں بڑی شکست دیا اُس وقت سے بنی قریش کو دینِ اسلام قبول نے کے لئے مجبور کر کر وہ سارے عربستان میں ریاست حاصل کیا۔ الغرض طرف جنوب قاموس ہند سے لیکر مشرق میں بحرِ فارس تک اقوام ایک آدھے کے سوا سب کے سب اسکے دعوے کو قبول کر دین اسلام کے تابعدار رہے۔ اب مرتبۂ شاہی کو پہنچکر عربستان کے پیلیو جنگ کرنے لئے قدم مند ہوا پس اسکلیوس نام شہنشاہ قسطنطنیہ اسکی قدرت کے حرص سے

اُس پر حملہ کرنے کی تیاری کرتا تھا سو نکلے وہ بڑی فوج کو جمع کر کے ملک شام پر فوج کشی کرنے لگا یہہ
فوج کچھ مقابلے کے بغیر شمال طرف تک یہودیہ یعنے زمین پسند کی حد تک بڑھ گئی بلکہ شہر یروشلم
سے تین منزل الیہ پہنچی ایسا ہوا کہ پیشگوئی میں ٹھہرائے گئے حدود بادشاہت محمد پورے ہو گئے
جیسا لکھا گیا تھا کہ جنوب و مشرق و زمین پسند کی طرف بڑھ جاویگی محمد کا عمل آخر یہی تھا یعنے بار ثانی
ملک شام کی سرحد میں فوج کشی کرنے کی خاطر لشکر کو تیار کرنا مگر اُس مہم کی کامیابی کو دیکھنے نہ پایا
کیونکہ فوج کوچ کو تیار ہونے کے آگے یہہ بادشاہ تند چہرہ و تعلیم تاریک کا مصنف دانیال نبی اُسکے حق میں
پیشگوئی کیا تھا سو سارے باتوں کو پورا کر کے خدا کی دار العدالت میں حاضری دینے گیا۔

ناظر محمدی ثانیاً دیکھا چاہیے کہ اگرچہ اُس عروج پانے والی بادشاہت کا بانی
مر کر روئے زمین سے گذر گیا تھا تاہم اُسکی بادشاہت جو چھوٹی شاخ سے بتلائی گئی تھی آخر کو پہنچی
تھی وہ بلائے شدید جو کلیسیائے ظاہری مسیح کے گناہ کے واسطے ٹھہرائی گئی تھی سو محمد کے ہاتھ سے
اصل پا کر اُسکے خلفا کی معرفت سے کامل کی جاتا تھا کیونکہ دیکھو محمد کا منصوبہ صرف یہہ نہیں تھا کہ حیات
میں اپنے تئیں بزرگ بناوے بلکہ موت کے بعد بے نہایت بزرگی کو پہنچاوے علاوہ وہ موت کے بعد اختیار
کیا تھا سو بزرگی کے انصرام کو پہنچانے کی خاطر حیات میں بہوشیاری تمام تدبیر کیا کرتا پس ناظر محمدی
اُن دو باتوں کو بغور لحاظ کیا چاہیے اولاً محمد موت کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی کیا تھی دوم
اُسکے انصرام کی خاطر وہ حیات میں اپنی ہوشیاری سے کرتا تھا پیش بندی کس طرح پر تھی اولاً محمد موت
کے بعد اختیار کیا تھا سو بزرگی یہی تھی یعنے کتب مقدس کے حقیقتوں کو حقیر و ذلیل کرنے سے دنیا قایم
رہے تک اپنے تئیں خاتم الانبیا و شافع دنیا ٹھہرانا وہ ایسا حوصلہ رکھتا تھا سو شہادت فرقان

سے خوب ثابت ہوتا بلکہ اپنی حیات کے ۲۳ سالِ آخر میں بہوشیاری تمام اُسکے بند وبست کی طرف
مُتوجہ ہوا تھا۔ ثانیاً اُسکے اِس حوصلۂ بزرگ یعنی انصرام کو پہنچانے کے لئے اُسکی پیش بندی بہی تھی یعنے
اللہ تعالیٰ کے نام پر بہت سے تاریک فقروں کو ایجاد کرنا جن میں یہ کُفر گوئی تمام توریت و انجیل کے حقائقِ
مُقدّس سوا کئے جاکر جو جو تھے سو تھے مشہور کئے گئے تھے۔ نئے مسائلِ بزرگ یعنے تثلیثِ خدا و اُلوہیت
مسیح و کفارۂ عصیان و نجات ازراہِ ایمانِ مسیح سب کے سب فُرقان میں انکار و مسخری کئے جاکر
اُنکے عوض فضیلتِ محمدؐ و رسالتی محمدؐ و نجات ازراہِ ایمانِ محمدؐ داخل کئے گئے تھے۔ محمدؐ کی پیش بندی
مذکور کا ایک حصہ وہی تھا اور دوسرا ایک حصہ یہی تھا یعنے فُرقان کے تاریک فقروں کی معرفت سے
اپنی اُمت کو سکھلانا کہ اسلام سے مُنکر ہوتے تھے سو سارے لوگ کو کافر ٹھہرانا نیکی ہے اور
اِسلام کو پھیلانے کی خاطر جنگ کر کے قتل کرنا بھی نیکی ہے اور اِسلام کی خاطر وے اپنی سرگرمی و نفرت
قاتل سے ہلاک کرتے تھے سو لوگ کے مال و اموال کو ضبط کر لینا بھی نیکی ہے اور اِسلام کی خاطر وے
کرتے تھے سو جنگوں میں قتل ہوئے سو لوگ کے عورتوں و بیٹیوں و بہنوں کو خراب کرنا بھی نیکی ہے اور
اِسلام کی خاطر جاری تھے سو تاراج کرنے والے جنگوں میں وے جان بخشی کرتے تھے سو لوگ پر ظُلم
کر کے بہت خراج لینا بھی نیکی ہے آخر اُ فُرقان وثار کھتا ہی سو اُن سارے بدیوں کو عمل میں لانے کی
خاطر قتل ہونا بھی نیکی ہے اور سب جو اُس کام پر اپنے جان فدا کریں سو البتہ بہشتِ نفسانی✠ میں مرتبۂ بزرگ
کو پہنچیں۔ محمدؐ کی پیش بندی کا دوسرا ایک حصہ وہی تھا اور اُسکا تیسرا حصہ یہی تھا یعنے آپ اپنی
اُمتِ داران کا سرا بنکر عادت و حکم سے خون و چوری و زناکاری میں جو سب گُناہوں سے کبیرہ زبون

✠ یعنی جسمیں نفسانیت و خواہشاتِ جسمانی مذاحمت عمل میں لائی جاسکتے۔

ہیں سو تربیت کرنا اگر اُسکی اِس پیشن بندی کا بیان کامل کرنے کے واسطے اور کچھ ضرور ہو تو وہ
مرتے وقت ٹھہرا یا سو برکت میں پایا جاتا ہی یعنے میں تمکو شاہدوں کے واسطے لیتا ہوں کہ میں اُن سب
پر جو ایمانِ راست سے میری پیروی کرینگے اپنی خیر دعا آیندہ و ہمیشہ بخشتا ہوں پس موت کے بعد محمدؐ اپنے
واسطے اختیار کیا تھا سو بزرگی بلکہ وہ حیات میں اُسکے انصرام کی خاطر کیا تھا پیشن بندی اوپر
بیان کئے ہیں لکھا تھی۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ رویتِ دانیال دکھلاتی کہ وہ بادشاہت جو چھوٹی
شاخ سے ظاہر کی گئی ہی صرف جنوب و مشرق و زمینِ دلپسند کی طرف نہیں بڑھ گئی بلکہ لشکرِ آسمان تک
بھی بڑھی اور اُس لشکر اور ستاروں میں سے بعضوں کو زمین پر گرا دی اور اُنھیں کُچل ڈالی جبرایل رویت
کے اِس حصے کی تعبیر یوں کرتا ہی کہ وہ (یعنے بادشاہِ تندچہرہ) عجیب طور سے ہلاک کریگا اور بختآور
ہوگا اور عمل کریگا اور زوراور و مقدس لوگ کو ہلاک کریگا۔ اُن الفاظ سے جبرایل تعلیم کرتا کہ
لشکرِ آسمانی خداوند کے مقدس لوگ یعنے کلیسیا مسیح ہی اور ستارے اُسکے نگہبان و پادریان ہیں
اِسطرح کا استعارہ کتابِ مکاشفات میں بھی پادریانِ کلیسیا کے واسطے مستعمل ہی پس محمدؐ اپنی حیات میں
مہیہ کیا تھا سو اسطور سے پیشگوئی کا یہہ حصہ بھی اُسکی موت کے بعد بصحتِ تمام انصرام کو پہنچا
چنانچہ خلفائے محمدؐ فرقان کے تاریک فقروں کے تابعدار ہو کر اُنکے مصنف کی عادت کے مطابق
بحرارت و اقبالمندی تمام اپنے جنگوں کو جاری کر دئیے یہاں تک کہ آخرش دنیا کے اکثر حصے جہاں
آگے کلیسیا مسیح آباد تھا مسلمانوں کے قبضے میں آ کر فرقان کی تعلیمِ مضر میں مبتلا ہوے۔ الغرض کلیسیا تمام
✠ بابِ سابق میں دکھلایا گیا کہ کلیسیا مسیح روئے زمین پر اُسکی فوجِ روحانی ہے

ہوگیا عیسیوں اور انکے پادریوں میں جو وفادار تھے ہلاک ہوئے اور باقی رہ گئے عیسوی
ظاہری کتین خواہ نخواہ اسلام کو قبول نہ کرتے ورنہ ایسا ہوا کہ فرقان کے تاریک فقروں کی تاثیر سے
لشکرِ سماوی اور ستارے زمین پر گرائے جا کر کچلے گئے۔

ناظرِ محمدی ثانیاً دیکھا چاہئے کہ رویت یہہ بھی بتلاتی کہ وہ بزرگی
جو محمد مسیح کے مقابلے میں اپنے واسطے اختیار کیا تھا اور جسکے انصرام کی خاطر اپنی حیات میں بندوبست
کیا تھا سو خلفا اسکی موت کے بعد فی الحقیقت وقوع میں آنے دیا چنانچہ سبات کے باب میں لکھا ہی وہ
اُس لشکر کے شہزادے تک اپنے کو بلند کیا بلکہ اُس سے قربانی دائمی اُٹھائی گئی اور اُسکا مقامِ مقدس
گرایا گیا اور معصیت کے سبب سے اسکو قربانی دائمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حق کو زمین پر گرا دیا
اور عمل کیا بلکہ کامیاب ہوا۔ جبرائیل اُس باب کے بیان کرنے میں کہتا وہ (یعنے بادشاہِ مذکور) اپنی
چترائی سے دغابازی کو اپنے ہاتھ میں کامیاب کریگا اور وہ اپنے دل میں مغرور ہووے گا اور صلح سے بہتوں
کو ہلاک کریگا اور وہ شہزادوں کے شہزادہ کے مقابلے میں اُٹھ کھڑا ہو گا پر بغیر وسیلہ دست کے شکست پاویگا
محمد آگے بتلائے گئے سے یہہ ارادہ رکھتا تھا کہ کتبِ مقدس کے مسایل کو حقیر و ذلیل کرنے سے اپنے
تیں خاتم الانبیاء و شافیٔ دنیا ٹھہراوے۔ اُس ارادے سے وہ فرقان میں فرزندِ خدا کی الوہیت کا انکار کر کے
اپنے تیں مسیح سے بزرگتر مشہور کیا لازم یا عیث گوئی میں لکھا ہی کہ وہ شہزادوں کے شہزادہ کے مقابلے میں
اُٹھ کھڑا ہوگا۔ علاوہ وہ جو محمد حیات میں اپنی تعلیم کے وسیلے سے شروع کیا تھا خلفا اسکی موت کے
بعد سرگرمی تمام کام کئے۔ اُس سے مراد یہی ہی کہ جہاں کہیں وے املاکِ مسیحی پر غالب آئے تھے وہاں کے
باشندوں کو محمد مسیح سے بزرگتر قبول لینے کے لئے سمجھاتے تھے وے جو ان کلماتِ کفر کو رد کئے سنگدلی سے

قتل کیئے اور وے جو مسلمان ہوکر محمد صلعم مسیح سے بڑھکر اعتراف کرتے تھے سو وہ جان بخشی کئے گئے ۔ ایسا ہوا کہ نبی
عربستان اپنے کو شہزادہ شہزادوں تک بلند کرنے میں کامیاب ہوا اور سطور سے جیسا پیشگوئی میں
لکھا ہے از روئے صلح بھی بہت سے ارواح کو تباہ کیا۔

آخر ناظر محمدی کو دیکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کے اس شدید و خونریز نشانی
سے قربانی دایمی و بیت میں جو کھلائے گئے کیسی پھیر اٹھائی گئی۔ اگر صاف پوچھے تو مسیح اپنی پرستش دایمی
سے محروم ہو گیا کہ دیکھو وہ خود دنیا میں آکر عصیاں کی خاطر کفارہ عز بخش پہنچانے کے باعث قربانیاں
خون آلودہ جو زمانہ پیشتر میں کلیسیا موسوی سے گذارے جاتے اور جو صرف اسکے نمونات تھے سو بالکل
ضرور نہیں ہیں مگر انکے عوض کلیسیا مسیح اسکی قربانی عظیم سے ٹھہری ہے سو نجات کی خاطر حمد و شکر
بطور فدیہ گذرا کرتا ہے کلیسیا ویران ہو کر اسکی جاے میں مسایل فرقان مقرر کئے جانے سے قربانی دایمی یعنی
کلیسیے کی حمد و شکر موقوف ہے کر مسیح اپنی پرستش سے محروم ہو گیا ۔ سوائے اسکے رویت یہہ بھی بتلاتی کہ
معصیت کے باعث اس بادشاہ تند چہرہ کو قربانی دایمی کے خلاف ایک لشکر دیا گیا اور وہ حقیقت
کو زمین پر گرا دیا اور عمل کیا بلکہ کامیاب ہوا۔ اس سے مراد یہی ہے کہ لشکر آسمانی و ستارے یعنے کلیسیا مسیح اور
اسکے نگہبانوں یا دریوں کے مقابلے میں ایک مسلمانی فوج امامی و آئین دینی مدام تعین ہوے جس گروہ
امامی سے حقیقت انجیل دنیا کے اکثر حصوں میں جہاں آگے جاری تھی سو حقیر و ذلیل کی جا کر آجکے روز تک
زمین پر گرائے ہوئے سے دیکھا نظر آتی ہے

اور دکھلائے گئے سو کثرت دلایل سے ثابت ہو چکا کہ دانیال کو نظر آئی تھی
رویت کے علیحدہ علیحدہ حصے با دشاہت محمد کے کیفیتوں سے عین مشابہت رکھتے ہیں امید کہ آیندہ محمدیوں

پر ظاہر ہو گا کہ وہ مذہب جو وے سارے نعمتوں میں نعمت عظمے فخر کئے ہیں دو انیال شہو گئے سے کھا صرف
بلاتے ہیں یہی جو اللہ تعالے کلیسا ظاہری مسیح میں بہت وز رکھتے ہیں جاری ہوئی تھی ریا کاری و مورت پرستی و بدعتی
کے باعث آنے دیا تھا پس ہم اس پیشگوئی اہم کے بیان کتاب اختتام کرنے میں بار ثانی ناظر کو یاد دلاتے ہیں کہ محمد کے
سوائے کل تواریخ میں دوسرا کوئی نہیں جسکی حیات و نسخہ و بادشاہت وہیت دانیال کے مضامین سے مشابہت
کامل رکھتی ہو فقط محمد ہی جو خدا کے نام پر تاریک فقروں کو ایجاد کرکے اپنے تیں حالت افلاس سے مرتبہ شاہی کو
پہنچایا فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کی معرفت سے بارہ صدی کے عرصے تک بادشاہت دینوی و دینی
روے زمین پر ٹھہرایا ہی فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کے وسیلے سے کلیسیا مسیح کو تباہ کرکے اسکے شہزادے
کو اسکی پرستش دایمی سے محروم کیا ہی فقط وہی ہے جو تاریک فقروں کی معرفت سے اپنے تیں خدا کے فرزند سے
سے بزرگتر بتلا کر خدا خود کے مقابلے میں اٹھ کھڑا ہوا ہی لہذا دانیال سے ذکر ہوا ہی سو بادشاہ تند چہرہ
محمد ہی ہے جسکی بادشاہت گو کہ عرصہ دراز سے قایم رہکر نہایت وسیع ہو گئی ہی تاہم قضا و قدر الہی کے مطابق
بغیر وسیلہ دست کے شکستہ ہونا ہر گا پس ناظر محمدی لحاظ کیا چاہئے کہ جب بادشاہت مذکور کی شکست
پا بیں ہے اب یعنے بدون وسیلہ دست کے کہی گئی بیشک اس سے مراد یہی ہے کہ اللہ تعالی اپنا کار مخصوص سمجھیگا
کہ شمشیر و قدرت انسان کے بغیر اس بادشاہت غیر مسیحی کو نیست و نابود کرے اگر کوئی یہہ سوال کیا چاہے کہ
بادشاہت محمدی کسطرح بدون وسیلہ دست کے شکست پاوے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ ہمارا خیال یہی ہے کہ

خدا تعالی بمعرفت حقیقت انجیل جسکے ساتھ فرقان بال ہجری سے عین مقابلہ کیا ہی سو اپنے اس ارادے کو
عمل میں لاویگا۔

آخر ش خدا کے فضل و کرم سے وہ کار اہم جسکے واسطے ہم قلم بکف رہے تھے انصرام کو پہنچا ہی سے یہاں

عیسے مسیح فرزند خدا و شافی دنیا کے نام پر حقیقت نجات کو ایسی معقول طور سے محمدیوں کے روبرو
رکھہ دیئے ہیں کہ اگر وے بہوشیاری تمام ملاحظہ کر کر ہدایت کے لئے خدا سے دعا مانگیں تو ممکن نہیں کہ
اُن کی سمجھ کے باہر ہووے۔ یہ مباحثے کو ختم کرنے میں ہم مناسب جانتے کہ بار ثانی اپنے ناظرین کو یاد دلاویں
کہ روز قیامت صرف جسمانی گناہوں کی جھڑتی دینا ضرور نہیں ہوئیگا بلکہ موسیٰ و داؤد و انبیاے
عبرانی و عیسے مسیح سے افشا ہوئی ہی سو خوشخبری نجات کی حقارت کرنے کے لئے جوابدار ہونا ہوگا
محمدیوں کو یقین ہووے کہ ان سے مقدمے میں جواب دینا غیر ممکن ہوگا کیونکہ خود محمد کی شہادت اور انکے قرآن
خاص بھی انکے عین خلاف ہوینگے کہ دیکھو محمد فرقان کے بہت سے مقاموں میں توریت و انجیل کی
الہامیت کو اعتراف کرتا ہی اور فرقہ محمدی بھی قبول لیتا کہ موسے و داؤد و انبیاے عبرانی و عیسے
مسیح سب کے سب خدا کے بندگان فرستادہ ہو کر اُنکے نام پر تعلیم کرتے تھے اگر ویسا ہی ہی تو وے بغیر
جانیں کہ خداوند انکو اپنے انبیا کے تعلیمات سے برگشتہ ہونے کے باعث سختی تمام تقصیر مند ٹھہراویگا۔

کتب مناظرے کے باہر اس مباحثے کو ختم کرکے ہم ایک سوال لیسن اپنے
دوستان محمدی سے پوچھا چاہتے ہیں وہ سوال یہی ہی یعنے عہد محمد کے قبل ارواح انسان کس طرح بچائے
جاتے تھے سو محمدیاں کیا سمجھتے ہیں نبی عربستان کے نمود ہونے کے پیشتر دنیا پیدا ہو کر قریب ۴۶ سال
ہوے تھے۔ کیا محمدیاں سمجھتے کہ اُس لمبے عرصے میں کسی کو نجات نہ ملی ہوگی اگر ایسا ہو تو ابراہیم
و اسحاق و یعقوب و موسے بلکہ محمد کے آگے ہوے تھے سو خدا کے سارے بندگان مقدس دوزخی
ہو گئے ہیں۔ اما اگر محمدیاں سمجھتے کہ عہد محمد کے قبل ارواح انسان بچائے جاتے تھے تو ہم اُن سے یہہ
سوال کرتے ہیں کہ وے کس معرفت سے بچائے گئے۔ ظاہر کہ ایمان محمد و اطاعت فرقان سے نہیں ہو سکا

کیونکہ محمدؐ اور اُسکی کتاب وقوع میں نہیں آئی تھی بلکہ اُنکا ذکر بھی کسی سے نہ سُنا گیا تھا۔ اور یقین ہے
کہ اسباب میں داخل کی گئی ہے سو دانیال نبی کی لکھی ایک پیشگوئی کے بجز توریت و انجیل محمدؐ کے حق میں
دوسرا کوئی ذکر نہیں رکھتے ہیں پس دُنیا کی پیدایش سے ظہورِ محمدؐ تک جاری تھا سو ۶۴ سال کے عرصے
میں ارواحِ انسان کسطرح بچائے جاتے تھے ہر محمدی لوگ کے جواب کے مُنتظر ہیں اما کوئی محمدی اُس
سوال کے جواب میں کوشش کیسی نہ کئے آگے ہم اُس سے مجوز ہوکر کہتے ہیں کہ وہ بار ثانی موسے کے قربانیاں
خون آلودہ سے و مطلب پیشگوئیاں سے و عیسے مسیح کی ولادتِ فوق العادت سے و اُسکی موت و جی اُٹھنے
و آسمان پر جانے سے نکلتی ہے سو معنی کو بغور و تاملِ تمام دریافت کرے۔

اب باپ و فرزند و روح القدس یعنے ایزد ثلثۃ الاحد جسکے
سامنے روزِ عبد ارِ قیامت عیسویوں و محمدیوں کو کھڑے ہونا پڑیگا ہے سو اُنہ ثلثۃ الکتب اور اُسکے
ناظرینِ محمدی کو سونپتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اِس چھوٹی کتاب کو اسلام کی خلقتِ
بےشمار میں فرشتۂ نور و پیامبرِ صلح کے سر کھا ٹھہراوے۔ کہ فقط وہی ابد الاباد تعظیم و جلال
و حمد کے سزاوار ہے۔

آمین ثم آمین

اشتہارنامہ

جاناچاہیے کہ اگر رسالۂ ثلثۃ الکتب میں مندرج ہیں سو دلایلِ بے شمار کو خوب جانچنے کے بعد
محمدیاں کد کر کے نجات کے مقدمۂ اہم میں توریت و انجیل کی شہادت کو انکار کریں تو مناسب ہے کہ وے
دنیاے لعنتی کی ہدایت کے لیے شہادتِ معتبر کے ساتھ نجات کی راہِ مقرری دکھلاویں کیونکہ آدمی
فقط ایک ہی روح رکھتا ہے اور وہ اُسکی حقیقی دولت کہلائی جا سکتی اگر دوزخ میں گرفتار ہووے تو
دور و بست وہ دولت کو کھوئے ہوئے سمجھا ہووےگا بلکہ یہہ نقصان ابدالاباد ہے ازین باعث عاصیوں کو
نعمتِ نجات نہایت بلکہ بے نہایت اہم ہے چونکہ روح کی بخشایش کی خاطر مغروریِ قلب و فخرِ
قوم و فخرِ دین بھی فایدہ بخش نہیں ہو سکتا واضح ہے کہ شہادتِ معتبر کے موافق اللہ تعالی کی راہِ
نجات کو تحقیق کرنا ہلکی بات نہیں ہے لہذا ہم اُن سب لوگ سے جو نجات کے باب میں کتبِ مقدس کی
شہادت کو انکار کرے تو یہہ درخواست کرنا مناسب جانتے ہیں کہ وے اُن کتب کی شہادت
سے شہادتِ معتبر کے ساتھ نجاتِ انسان کی راہِ حقیقی دکھلاویں

فہرست

دیباچہ

پہلا باب

دوسرا باب

تیسرا باب

چوتھا باب

پانچواں باب

چھٹواں باب

ساتواں باب